رباعیات

قرآن و حدیث

اِس کتاب میں اُن چیزوں کا بیان ہے جو قرآن و حدیث
میں چار چار مرتبہ یا چار کی تعداد کے حوالہ سے مذکور ہیں

مولف
انجنیئر عبدالمجید انصاری



مکتبہ قدوسیہ

رباعیات

قرآن و حدیث

رباعیات

قرآن وحدیث

اِس کتاب میں اُن چیزوں کا بیان ہے جو قرآن وحدیث میں چار چار مرتبہ یا چار کی تعداد کے حوالہ سے مذکور ہیں

مولف
انجنئیر عبد المجید انصاری

مکتبہ قدوسیہ

اشاعت ——— ۲۰۰۷

اهتمام طباعت
ابوبکر قدوسی

نام کتاب	ربنا قرآن وحدیث
مولف	انجنیئر عبدالمجید انصاری
تصحیح	تجمل حسین اعوان لاء اجامعہ احمدیہ لاہور
کمپوزنگ	عمران علی
قیمت	۲۴۰ روپے

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ ◎ غزنی سٹریٹ ◎ اردو بازار ◎ لاہور پاکستان

قدوسیہ اسلامک پریس
Ph:042-7230585-7351124
Email: qadusia@brain.net.pk
www.quddusia.com

فہرست مضامین

حصہ دوم
بحوالہ
حدیث شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

محترم انجینئر عبدالمجید انصاری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ ریٹائرڈ ڈائریکٹر پروکیورمنٹ پاکستان ریلوے کی یہ دوسری تالیف ہے۔ اس سے قبل ان کی تالیف ’’ثلاثیاتِ قرآن وحدیث‘‘ منظرِ عام پر آچکی ہے جس میں انہوں نے قرآن کریم کی وہ آیات اور نبیٔ کریم ﷺ کی وہ احادیث جمع کی تھیں جن میں ۳،۳ چیزوں کا ذکر تھا۔

زیرِ نظر تالیف میں انہوں نے اُن آیاتِ قرآن اور احادیثِ نبویہ کا انتخاب فرمایا ہے جن میں چار چار چیزوں کا ذکر ہے۔

محترم انصاری صاحب موصوف نے ریٹائرمنٹ کی زندگی کا ایک ایسا مصرف تلاش کرلیا ہے جو قابلِ رشک بھی ہے اور سعادتِ اُخروی کا ذریعہ بھی۔

یہ نتیجہ ہے موصوف کا دین کے ساتھ قلبی لگاؤ کا اور قرآن وحدیث کے ساتھ والہانہ تعلق کا۔ اللہ تعالیٰ اس میں بیش از بیش اضافہ فرمائے۔

بہرحال فاضل مؤلف کی یہ دوسری کاوش بھی تبریک وتحسین اور قدر افزائی کی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ خدمت بھی قبول فرمائے۔

صلاح الدین یوسف

حافظ صلاح الدین یوسف

مدیر شعبۂ تحقیق وتالیف وترجمہ دارالسلام لاہور

محرم الحرام ۱۴۲۸ھ۔ فروری ۲۰۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

شاعرِ اسلام مولانا علی محمد صمصامؒ

اور

میرے دادا حاجی نظام الدینؒ

کے نام

جنہوں نے اپنے وعظ و تبلیغ سے ککہ کڑیالہ تحصیل ترن تارن ضلع امرتسر کے مسلمانوں کے دلوں میں توحیدِ باری تعالیٰ کا سبق راسخ کیا۔

اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

عبدالمجید انصاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

پہلی کتاب ''ثلاثیاتِ قرآن وحدیث'' کے ''پیش لفظ'' میں بھی جیسا درج ہے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں مختلف تعداد کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ مثلاً ایک اللہ۔ اعمال لکھنے والے دو فرشتے۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کو عذاب سے پہلے تین دن کی مہلت۔ احیائے موتیٰ سے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دلی تسکین کے لیے ان کو چار پرندوں کے ٹکڑوں کو پہاڑوں پر رکھ کر ان کو بلانے کا حکم۔ روزانہ پانچ نمازیں۔ اللہ تعالیٰ کا آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کرنا۔ سات آسمان۔ جنت کے آٹھ دروازے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئیں نو نشانیاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت شعیب علیہ السلام کی دس سال تک بکریاں چرانا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں گیارہ ستاروں کا سجدہ کرنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مارنے سے پتھر سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہونا۔

قرآن مجید میں چار کی تعداد کا تذکرہ بکثرت ہے۔ چار کا عدد کثرت کا چھوٹے سے چھوٹا جفت عدد ہے۔ قرآن وحدیث میں چار کی تعداد کے زیادہ سے زیادہ مضامین کو زیرِ نظر کتاب میں یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے قرآن وحدیث کی تعلیمات کے ایک قابلِ ذکر حصے سے براہ راست واقفیت حاصل ہوسکتی ہے۔

قرآن مجید میں چار کی تعداد کے مضامین کے لیے مختلف تفاسیر اور اسلامی کتب سے مدد لی ہے۔ جہاں کسی آیت کی ایک سے زیادہ تعبیریں ممکن ہوئیں یا مجھے کوئی مشکل پیش آئی تو مختلف تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ہر عنوان کے تحت قرآن مجید کی متعلقہ سورت اور آیت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح ہر حدیث شریف کے ساتھ کتب احادیث میں سے کم از کم ایک کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ احادیث میں چار کی تعداد کے مضامین کے لیے کتب احادیث کے اُردو تراجم سے مدد لی ہے۔ اس سلسلے میں مولوی محمد حسین رحمانی کا اور ان احباب کا شکرگزار ہوں جنھوں نے مجھے کتب اور دیگر متعلقہ مواد مہیا کیا۔ جناب تجمل حسین اعوان، مدرس دارالعلوم المحمدیہ، لاہور کا ممنون ہوں جنھوں نے زیرِ نظر کتاب پر نظرِ ثانی فرمائی اور جہاں ضروری سمجھا تصحیح فرمائی۔

حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کا خاص طور پر شکر گزار ہوں جنہوں نے اس سلسلے میں گرانقدر مشوروں سے نوازا۔

اس امر کا اعتراف ہے کہ مجھ سے کئی مقامات پر لغزشیں واقع ہوئی ہوں گی۔ اور بہت سے متعلقہ مضامین تک رسائی نہیں ہوسکی ہوگی۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر وہ ان کے مشاہدہ میں آئیں تو مجھے مطلع فرمائیں۔

عبدالمجید انصاری

۱۲۴/۳۲ علامہ اقبال روڈ
لاہور

ربانیات

قرآن و حدیث

مولف

انجنئیر عبدالمجید انصاری

حصہ اول

مکتبہ قدوسیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ
الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ ع

آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصّہ اوّل

بحوالہ

قرآن مجید

۱۔ سورۃ الفاتحہ میں اللہ تعالیٰ کے چار صفاتی نام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○	شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ○	سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔
الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○	بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔
مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ○	بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔
اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ○	ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔
اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ○	ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔
صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ	ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا۔
غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ○	ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔

(الفاتحہ : ۱ تا ۷)

فائدہ: سورۃ الفاتحہ میں اللہ تعالیٰ کے چار صفاتی نام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی انہیں چار صفات یعنی ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت پر موجودہ نظام عالم کا انحصار ہے۔

- ☆ رب۔
- ☆ الرحمٰن۔
- ☆ الرحیم۔
- ☆ مالک۔

۲۔ زمین میں خلیفہ بنانے کی خبر پر فرشتوں کی چار باتیں

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(البقرۃ : ۳۰)

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں، تو انہوں نے کہا ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے؟ اور ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح، اور پاکیزگی بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

فائدہ: اس آیت میں بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بتایا کہ وہ زمین میں خلیفہ بنانے والا ہے تو انہوں نے چار باتوں کا اظہار کیا۔

- ☆ وہ زمین میں فساد کرے گا۔
- ☆ وہ خون بہائے گا۔
- ☆ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔
- ☆ ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔

۳۔ سورۃ البقرۃ میں ''التواب الرحیم'' کا چار بار ذکر

فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝

(البقرۃ: ۳۷)

آدم نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ عِنْدَ بَارِئِکُمْ ؕ فَتَابَ

جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! بچھڑے کو معبود بنا کر تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اب تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو، اپنے کو آپس میں قتل کرو،

عَلَيْكُمْ ط اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ○
(البقرۃ: ۵۴)

تمہاری بہتری اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی میں ہے، تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی، وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۖ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ○
(البقرۃ: ۱۲۸)

اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تُو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ○
(البقرۃ: ۱۶۰)

مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور کھول کر بیان کردیں تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہوں۔

فائدہ: سورۃ البقرۃ کی ان آیات میں ''التواب الرحیم'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۴۔ بنی اسرائیل کو چار بار مخاطب کیا گیا

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ○
(البقرۃ: ۴۰)

اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور مجھ ہی سے ڈرو۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ○
(البقرۃ: ۴۷)

اے اولاد یعقوب! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ○
(البقرۃ : ۱۲۲)

اے اولادِ یعقوب! میں نے جو نعمتیں تم پر انعام کی ہیں انہیں یاد کرو اور میں نے تو تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دے رکھی تھی۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى○
(طٰہٰ : ۸۰)

اے بنی اسرائیل! دیکھو ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے کوہِ طور کی دائیں طرف کا وعدہ کیا اور تم پر من وسلویٰ اتارا۔

فائدہ: ان آیات میں بنی اسرائیل کو چار بار مخاطب کیا گیا ہے۔

۵۔ قیامت کے دن چار چیزیں کام نہیں آئیں گی

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ○
(البقرۃ : ۴۸)

اس دن سے ڈرتے رہو جب کوئی کسی کو نفع نہ دے سکے گا اور نہ شفاعت اور سفارش قبول ہوگی اور نہ کوئی بدلہ اور فدیہ لیا جائے گا اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔

فائدہ: اس آیت میں قیامت کے دن چار چیزوں کے کام نہ آنے کا ذکر ہے۔

- ☆ کوئی کسی کو نفع نہ دے سکے گا۔
- ☆ نہ اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔
- ☆ نہ اس سے بدلہ لیا جائے گا۔
- ☆ نہ انہیں مدد دی جائے گی۔

۶۔ سورۃ البقرۃ میں بچھڑے کا چار بار ذکر

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ○
(البقرۃ:۵۱)

اور ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا پھر تم نے اس کے بعد بچھڑا پوجنا شروع کردیا اور ظالم بن گئے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ (البقرۃ:۵۴)

جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! بچھڑے کو معبود بنا کر تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اب تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو، اپنے کو آپس میں قتل کرو، تمہاری بہتری اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی میں ہے، تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی، وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

تمہارے پاس تو موسیٰ یہی دلیلیں لے کر آئے لیکن تم نے پھر بھی بچھڑا پوجا، تم ہو ہی ظالم۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (البقرۃ:۹۲،۹۳)

جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور تم پر طور کو کھڑا کر دیا (اور کہہ دیا) کہ ہماری دی ہوئی چیز کو مضبوط تھامو اور سنو، تو انہوں نے کہا، ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت (گویا) پلا دی گئی بسبب ان کے کفر کے۔ ان سے کہہ دیجیے کہ تمہارا ایمان تمہیں بُرا حکم دے رہا ہے، اگر تم مومن ہو۔

فائدہ: سورۃ البقرۃ کی ان آیات میں بچھڑے کا چار بار ذکر ہے۔

۷۔ بنی اسرائیل کے مغضوب ہونے کی چار وجوہات

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم سے ایک ہی قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہ ہو سکے گا، اس لیے اپنے رب سے دُعا کیجیے کہ وہ ہمیں زمین کی پیداوار ساگ، ککڑی، گیہوں، مسور اور پیاز دے، آپ نے فرمایا، بہتر چیز کے بدلے

مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۠

(البقرۃ: ۶۱)

ادنیٰ چیز کیوں طلب کرتے ہو؟ اچھا شہر میں جاؤ وہاں تمہیں تمہاری چاہت کی یہ سب چیزیں ملیں گی۔ اُن پر ذلت اور مسکینی ڈال دی گئی اور خدا کا غضب لے کر وہ لوٹے، یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے، یہ ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کا نتیجہ ہے۔

فائدہ: اس آیت میں بنی اسرائیل کے مغضوب ہونے کی چار وجوہات بیان ہوئی ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرنے لگے۔

☆ وہ پیغمبروں کو ناحق قتل کرنے لگے۔

☆ وہ نافرمانی کرنے لگے۔

☆ وہ حدِ شرع سے بڑھ جاتے۔

۸۔ ایک آیت میں چار مذاہب کا ذکر

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(البقرۃ: ۶۲)

مسلمان ہوں، یہودی ہوں، نصاریٰ ہوں اور صابی ہوں جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے ان کے اجر ان کے رب کے پاس ہیں اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ اداسی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(المآئدۃ: ۶۹)

مسلمان، یہودی، ستارہ پرست اور نصرانی کوئی ہو، جو بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ محض بے خوف رہے گا اور بالکل بے غم ہو جائے گا۔

فائدہ: ان دو آیات میں سے ہر ایک آیت میں چار مذاہب کے پیروکاروں کا ذکر ہے۔

☆ مسلمان۔
☆ یہودی۔
☆ نصاریٰ (عیسائی)
☆ صابی۔

۹۔ "اللہ علیم بالظّٰلمین" کا چار بار ذکر

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ○ (البقرۃ : ۹۵)	لیکن وہ اپنی کرتوتوں کو دیکھتے ہوئے کبھی بھی موت نہیں مانگیں گے، اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔
اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۗ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ۗ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ○ (البقرۃ : ۲۴۶)	کیا آپ نے موسیٰ کے بعد والی بنی اسرائیل کی جماعت کو نہیں دیکھا جب کہ انہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ کسی کو ہمارا بادشاہ بنا دیجیے تاکہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ پیغمبر نے کہا کہ ممکن ہے جہاد فرض ہو جانے کے بعد تم جہاد نہ کرو، انہوں نے کہا بھلا ہم اللہ کی راہ میں جہاد کیوں نہ کریں گے؟ ہم تو اپنے گھروں سے اجاڑے گئے ہیں اور بچوں سے دور کر دیئے گئے ہیں۔ پھر جب ان پر جہاد فرض ہوا تو سوائے تھوڑے سے لوگوں کے سب پھر گئے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔
لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ○ (التوبہ : ۴۷)	اگر یہ تم میں مل کر نکلتے بھی تو تمہارے لیے سوائے فساد کے اور کوئی چیز نہ بڑھاتے بلکہ تمہارے درمیان خوب گھوڑے دوڑا دیتے اور تم میں فتنے ڈالنے کی تلاش میں رہتے ان کے ماننے والے خود تم میں موجود ہیں، اور اللہ ان

ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظّٰلِمِينَ ۝ (الجمعۃ: ۷)

یہ ہرگز موت کی تمنا نہ کریں گے بوجہ ان اعمال کے جو اپنے آگے اپنے ہاتھوں بھیج رکھے ہیں۔ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''اللہ علیم بالظّٰلمین'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۱۰۔ ''محسن'' کا چار بار ذکر

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقرۃ: ۱۱۲)

سنو! جو بھی اپنے آپ کو خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے جھکا دے۔ بے شک اسے اس کا رب پورا بدلہ دے گا۔ اس پر نہ تو کوئی خوف ہوگا نہ غم اور اداسی۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ (النسآء: ۱۲۵)

باعتبار دین کے اس سے اچھا کون ہے جو اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی نیکو کار، ساتھ ہی یکسوئی والے ابراہیم کے دین کی پیروی کر رہا ہو، اور ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنا لیا ہے۔

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ (لقمٰن: ۲۲)

اور جو (شخص) اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکوکار یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے۔

وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۝ (الصّٰفّٰت: ۱۱۳)

اور ہم نے ابراہیم واسحٰق پر برکتیں نازل فرمائیں اور ان دونوں کی اولاد میں بعضے تو نیک بخت ہیں اور بعض اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں ''محسن'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۱۱۔ سورۃ البقرۃ میں ''واسع علیم'' کا چار بار ذکر

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ○

(البقرۃ : ۱۱۵)

اور مشرق اور مغرب کا مالک اللہ ہی ہے۔ تم جدھر بھی منہ کرو اُدھر ہی اللہ کا منہ ہے، اللہ تعالیٰ کشادگی اور وسعت والا اور بڑے علم والا ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ○

(البقرۃ : ۲۴۷)

اور انہیں ان کے نبی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا دیا ہے تو کہنے لگے بھلا اس کی ہم پر حکومت کیسے ہو سکتی ہے؟ اس سے تو بہت زیادہ حقدار بادشاہت کے ہم ہیں، اس کو تو مالی کشادگی بھی نہیں دی گئی۔ نبی نے فرمایا سنو، اللہ تعالیٰ نے اسی کو تم پر برگزیدہ کیا ہے۔ اور اسے علمی اور جسمانی برتری بھی عطا فرمائی ہے۔ بات یہ ہے کہ اللہ جسے چاہے اپنا ملک دے۔ اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ○

(البقرۃ : ۲۶۱)

جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ○

(البقرۃ : ۲۶۸)

شیطان تمہیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے۔

فائدہ: سورۃ البقرۃ کی ان آیات میں ''واسع علیم'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۱۲۔ نبیٔ کریم ﷺ کی تعلیم وتزکیہ کے منصب کا چار بار ذکر

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

(البقرۃ : ۱۲۹)

اے ہمارے رب! ان میں انہیں میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے، انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے، یقیناً تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ○

(البقرۃ : ۱۵۱)

جس طرح ہم نے تم میں تمہیں میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے۔ اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جن سے تم بے علم تھے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ○

(آل عمران : ۱۶۴)

بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ○

(الجمعۃ : ۲)

وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

فائدہ: ان آیات میں نبیٔ کریم ﷺ کی تعلیم وتزکیہ کے منصب کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۱۳۔ سورۃ البقرۃ میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا چار بار ذکر

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

اسی کی وصیت ابراہیم اور یعقوب نے اپنی اولاد کو کی، کہ ہمارے بچو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس دین کو پسند فرما لیا ہے، خبردار! تم مسلمان ہی مرنا۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ صلے وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

(البقرۃ : ۱۳۲،۱۳۳)

کیا یعقوب کے انتقال کے وقت تم موجود تھے؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباء و اجداد ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی۔ جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

(البقرۃ : ۱۳۶)

(اے مسلمانو!) تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی اور جو چیز ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسیٰ، عیسیٰ اور جو دوسرے انبیاء دیئے گئے۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

(البقرۃ : ۱۴۰)

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے؟ کہہ دو کیا تم زیادہ جانتے ہو، یا اللہ تعالیٰ؟ اللہ کے پاس شہادت چھپانے والے سے زیادہ ظالم اور کون ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔

فائدہ: سورۃ البقرۃ کی ان آیات میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۱۴۔ ''ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے'' کا چار بار ذکر

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝

(البقرۃ : ۱۳۹)

آپ کہہ دیجیے کیا تم ہم سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو جو ہمارا اور تمہارا رب ہے، ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال، ہم تو اسی کے لیے خلوص کرنے والے ہیں۔

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّیْ عَمَلِیْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِیْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

(یونس : ۴۱)

اور اگر آپ کو جھٹلاتے رہیں تو یہ کہہ دیجیے کہ میرے لیے میرا عمل اور تمہارے لیے تمہارا عمل، تم میرے عمل سے بری ہو اور میں تمہارے عمل سے بری ہوں۔

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۫ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِيْنَ ۝

(القصص : ۵۵)

اور جب بے ہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں سے (الجھنا) نہیں چاہتے۔

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

(الشوریٰ : ۱۵)

پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ ہی ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں۔ ہم تم میں کوئی کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں "ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے" کا چار بار ذکر ہے۔

۱۵۔ نبی کریم ﷺ کے چار فرائض منصبی

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝

(البقرة : ۱۵۱)

جس طرح ہم نے تم میں تمہیں میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے۔ اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جن سے تم بے علم تھے۔

فائدہ: اس آیت میں نبی کریم ﷺ کے چار فرائض منصبی بیان ہوئے ہیں۔

- ☆ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتے ہیں۔
- ☆ وہ تمہیں پاک کرتے ہیں۔
- ☆ وہ تمہیں کتاب وحکمت سکھاتے ہیں۔
- ☆ وہ تمہیں وہ باتیں سکھاتے ہیں جو تم نہ جانتے تھے۔

۱۶۔ "اللہ مع الصابرین" کا چار بار ذکر

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

(البقرة : ۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ساتھ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ

جب طالوت لشکروں کو لے کر نکلے تو کہا اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے، جس نے اس میں سے پانی پی لیا وہ میرا نہیں اور جو اسے نہ چکھے وہ میرا ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے۔ لیکن سوائے چند کے باقی سب نے وہ پانی پی لیا۔

بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۝

(البقرۃ: ۲۴۹)

طالوت مومنین سمیت جب نہر سے گزر گئے تو وہ لوگ کہنے لگے آج تو ہم میں طاقت نہیں کہ جالوت اور اس کے لشکروں سے لڑیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ملاقات پر یقین رکھنے والوں نے کہا، بسا اوقات چھوٹی اور تھوڑی سی جماعتیں بڑی اور بہت سی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غلبہ پالیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۝ۚ

(الانفال: ۴۶)

اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو، آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر رکھو، یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۝

(الانفال: ٦٦)

اچھا اب اللہ تمہارا بوجھ ہلکا کرتا ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ تم میں ناتوانی ہے، پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے، اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''اللہ مع الصابرین'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۱۷۔ چار چیزوں کی حرمت

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ

تم پر مُردہ اور (بہا ہوا) خون اور سُور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے۔ پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○

(البقرۃ : ۱۷۳)

حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو۔ اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○

(الانعام : ۱۴۵)

آپ کہہ دیجیے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے اُن میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ مُردار ہو یا کہ (بہتا ہوا) خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیوں کہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور رحیم ہے۔

فائدہ: ان آیات میں سے ہر ایک آیت میں حرام کردہ چار چیزوں کا ذکر ہے۔

- ☆ مردار۔
- ☆ (بہا ہوا) خون۔
- ☆ سور کا گوشت۔
- ☆ وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔

۱۸۔ غذاؤں کی حرمت کا چار بار ذکر

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○

(البقرۃ : ۱۷۳)

تم پر مُردہ اور (بہا ہوا) خون اور سُور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے۔ پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ط ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ط اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ط فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ لا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

(المآئدۃ:۳)

تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعہ فال گیری کرو یہ سب بدترین گناہ ہیں۔ آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہو گئے۔ خبردار! تم ان سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا، آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔

قُلْ لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَّطْعَمُهُ إِلَّآ أَنْ يَّكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

(الانعام:۱۴۵)

آپ کہہ دیجیے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے اُن میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیوں کہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نام زد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص بے تاب ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو

واقعی آپ کا رب غفور رحیم ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ (النحل: ۱۱۵)

تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے حرام ہیں، پھر اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے نہ وہ خواہشمند ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں حرام کردہ غذاؤں کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۱۹۔ کتاب اللہ کے احکام چھپانے اور انہیں تھوڑی قیمت پر بیچنے والوں کو چار قسم کا عذاب

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ (البقرۃ: ۱۷۴)

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اُتاری ہوئی کتاب چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اِن سے بات بھی نہ کرے گا، نہ انہیں پاک کرے گا، بلکہ ان کے لیے درد ناک عذاب ہے۔

فائدہ: اس آیت میں کتاب اللہ کے احکام چھپانے اور انہیں تھوڑی سی قیمت پر بیچنے والوں کو چار قسم کے عذاب کا ذکر ہے۔

- ☆ وہ اپنے پیٹ میں آگ ڈالتے ہیں۔
- ☆ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا۔
- ☆ اللہ تعالیٰ ان کو پاک نہیں کرے گا۔
- ☆ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۲۰۔ چار آسمانی کتابیں

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۡ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○

(البقرۃ : ۱۸۵)

ماہِ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا○

(النسآء : ۱۶۳)

یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی، اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ○

(التوبہ : ۱۱۱)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں، اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے، تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے، تو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے

معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ۔ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

فائدہ: ان آیات میں چار آسمانی کتابوں کا ذکر ہے۔

☆ زبور۔

☆ تورات۔

☆ انجیل۔

☆ قرآن مجید۔

۲۱۔ کفار کے چار بد اعمال حرمت کے مہینوں میں جنگ کرنے سے بھی بڑے گناہ ہیں

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ق وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ج وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ط وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

(البقرة : ۲۱۷)

لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ ان میں لڑائی کرنا بڑا گناہ ہے، لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا، اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ یہ فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے، یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔

فائدہ: اس آیت میں کفار کے چار بدعملوں کا ذکر ہے جو حرمت کے مہینوں میں جنگ کرنے سے بھی بڑے گناہ ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی راہ سے لوگوں کو روکنا۔
☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا۔
☆ مسجد حرام سے لوگوں کو روکنا۔
☆ حرم کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا۔

۲۲۔ ''غفور حلیم'' کا چار بار ذکر

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ○

(البقرۃ : ۲۲۵)

اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ان قسموں پر نہ پکڑے گا جو پختہ نہ ہوں ہاں اس کی پکڑ اس چیز پر ہے جو تمہارے دلوں کا فعل ہو، اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بُردبار ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ڛ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ○

(البقرۃ : ۲۳۵)

تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اشارۃً کنایۃً ان عورتوں سے نکاح کی بابت کہو، یا اپنے دل میں پوشیدہ ارادہ کرو، اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ تم ضرور ان کو یاد کرو گے لیکن تم ان سے پوشیدہ وعدے نہ کرلو۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ تم بھلی بات بولا کرو اور عقد نکاح جب تک کہ عدت ختم نہ ہو جائے پختہ نہ کرو، جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے دلوں کی باتوں کا بھی علم ہے۔ تم اس سے خوف کھاتے رہا کرو اور یہ بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ بخشش اور حلم والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ

تم میں سے جن لوگوں نے اس دن پیٹھ دکھائی جس دن دونوں جماعتوں کی مڈبھیڑ ہوئی تھی یہ

وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

(آل عمران:۱۵۵)

لوگ اپنے بعض کرتوتوں کے باعث شیطان کے پھسلانے میں آ گئے لیکن یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ ہے بخشنے والا اور تحمل والا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَلَكُمْ ۗ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

(المآئدۃ:۱۰۱)

اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہاری ناگواری کا سبب ہوں اور اگر تم زمانۂ نزولِ قرآن میں ان باتوں کو پوچھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ سوالاتِ گزشتہ اللہ نے معاف کر دیئے اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑے حلم والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''غفور حلیم'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۲۳۔ ایلاء میں چار مہینوں کا تعین

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(البقرۃ:۲۲۶)

جو لوگ اپنی بیویوں سے (تعلق نہ رکھنے کی) قسمیں کھائیں ان کے لیے چار مہینے کی مدت ہے، پھر اگر وہ لوٹ آئیں تو اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔

فائدہ: اس آیت میں ایلاء میں چار مہینوں کی مدت مقرر کی گئی ہے۔ اصطلاح شریعت میں ایلاء یہ ہے کہ کوئی شوہر قسم کھا لے کہ اپنی بیوی سے تعلق نہیں رکھے گا۔ عرب میں یہ رواج تھا کہ جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو نہ چاہتا اور یہ بھی پسند نہ کرتا کہ کسی دوسرے سے نکاح کرے تو قسم کھا لیتا کہ میں اس کے قریب نہ جاؤں گا۔ اس طرح عورت کو دکھ پہنچانا ہوتا تھا۔ قرآن مجید نے صرف چار مہینوں کی مہلت دی ہے۔ وہ چار مہینے گزرنے کے بعد یا تو بیوی سے تعلق قائم کر لے یا پھر اسے طلاق دے دے۔ اگر مدت پوری ہونے سے قبل تعلق قائم کرے گا تو کفارۂ قسم ادا کرنا ہوگا۔ مدت پوری ہونے کے بعد اگر دونوں میں سے کوئی صورت اختیار نہیں کرے گا تو عدالت

اس کو دونوں میں سے کسی ایک بات کے اختیار کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔

۲۴۔ ایک آیت میں ''حدود اللہ'' کا چار بار ذکر

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص فَاِمْسَاکٌ م بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ م بِاِحْسَانٍ ط وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا اِلَّآ اَنْ یَّخَافَآ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ ط فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ لا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ ط تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا ج وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

(البقرۃ : ۲۲۹)

یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں، پھر یا تو اچھائی سے روکنا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہیں حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو، اس لیے اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کے لیے کچھ دے ڈالے، اس میں دونوں پر گناہ نہیں یہ اللہ کی حدود ہیں خبردار ان سے آگے نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کر جائیں وہ ظالم ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں ''حدود اللہ'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۲۵۔ طلاق قبل از خلوت پر چار احکام

لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَالَمْ تَمَسُّوْھُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَھُنَّ فَرِیْضَۃً ج صلے وَّمَتِّعُوْھُنَّ ج عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُہٗ ج مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ج حَقًّا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ ○

اگر تم عورتوں کو بغیر ہاتھ لگائے اور بغیر مہر مقرر کیے طلاق دے دو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں، ہاں انہیں کچھ نہ کچھ فائدہ دو۔ خوشحال اپنے انداز سے اور تنگدست اپنی طاقت کے مطابق دستور کے مطابق اچھا فائدہ دے۔ بھلائی کرنے والوں پر یہ لازم ہے۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَھُنَّ فَرِیْضَۃً فَنِصْفُ مَا

اور اگر تم عورتوں کو اس سے پہلے طلاق دے دو کہ تم نے انہیں ہاتھ لگایا ہو اور تم نے ان کا مہر

فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

(البقرۃ : ۲۳۶، ۲۳۷)

بھی مقرر کر دیا ہو تو مقررہ مہر کا آدھا مہر دے دو، یہ اور بات ہے کہ وہ خود معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ تمہارا معاف کر دینا تقویٰ سے بہت نزدیک ہے اور آپس کی فضیلت اور بزرگی کو فراموش نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ○

(الاحزاب : ۴۹)

اے مسلمانو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر ہاتھ لگانے سے پہلے ہی طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں جسے تم شمار کرو۔ تمہیں کچھ نہ کچھ انہیں (دے دینا) چاہیے اور بھلے طریق پر انہیں رخصت کرنا چاہیے۔

فائدہ: ان آیات میں طلاق قبل از خلوت پر چار احکام کا ذکر ہے۔

☆ اگر مہر مقرر نہیں ہوا تو عورت کو کچھ نہ کچھ دینا چاہیے۔ امیر آدمی اپنی طاقت کے مطابق اور غریب اپنی طاقت کے مطابق دے۔

☆ اگر مہر مقرر ہوا ہے تو نصف مہر دینا ہوگا۔ یہ اور بات ہے کہ عورت یہ اپنا حق معاف کر دے یا مرد اپنا حق معاف کر کے پورا مہر عورت کو دے دے۔

☆ آپس کے معاملات میں فیاضی کو نہ بھولو۔

☆ عورت کے لیے کوئی عدت نہیں۔

۲۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چار پرندے لینے کا حکم

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِىْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً

اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؟ جناب باری تعالیٰ نے فرمایا کیا

مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۭ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(البقرۃ: ۲۶۰)

تمہیں ایمان نہیں؟ جواب دیا۔ ایمان تو ہے لیکن میرے دل کی تسکین ہو جائے گی، فرمایا چار پرندلو، اُن کے ٹکڑے کرڈالو۔ پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو، پھر اُنہیں پکارو۔ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آجائیں گے اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمتوں والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں احیائے موتیٰ سے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دلی تسکین کے لیے اُن کو چار پرندوں کے ٹکڑے ہر پہاڑ پر رکھ کر انہیں بلانے کا حکم دیا گیا ہے۔

۲۷۔ ''عزیز ذوانتقام'' کا چار بار ذکر

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

(آل عمران: ۴)

اس سے پہلے (انجیل کو) لوگوں کو ہدایت کرنے والی بنا کر (اتارا تھا)۔ اور قرآن بھی اسی نے اتارا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے، بدلہ لینے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۭ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

(المآئدۃ: ۹۵)

اے ایمان والو! (وحشی) شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالتِ احرام میں ہو۔ اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر فدیہ واجب ہوگا جو کہ مساوی ہوگا اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے۔ جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کریں خواہ وہ فدیہ خاص چوپایوں میں سے ہو جو نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جائے اور خواہ کفارہ مساکین کو دے دیا جائے اور خواہ اس کے برابر روزے رکھ لیے جائیں تا کہ اپنے کیے کی شامت کا مزہ چکھے، اللہ تعالیٰ

نے گزشتہ کو معاف کردیا اور جو شخص پھر ایسی ہی حرکت کرے گا تو اللہ انتقام لے گا اور اللہ زبردست ہے انتقام لینے والا۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ (ابراہیم:۴۷)

آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ اپنے نبیوں سے وعدہ خلافی کرے گا، اللہ بڑا ہی غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ۝ (الزمر:۳۷)

اور جسے وہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، کیا اللہ تعالیٰ غالب اور بدلہ لینے والا نہیں؟

فائدہ: ان آیات میں ''عزیز ذو انتقام'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۲۸۔ اللہ تعالیٰ نے چار خاندانوں کو منتخب فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام جہان کے لوگوں میں سے آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے خاندان اور عمران کے خاندان کا انتخاب فرمالیا۔

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

کہ یہ سب آپس میں ایک دوسرے کی نسل سے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے۔

(آل عمران:۳۳، ۳۴)

فائدہ: ان آیات میں چار خاندانوں کا بیان ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا۔

- ☆ حضرت آدم علیہ السلام۔
- ☆ حضرت نوح علیہ السلام۔
- ☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خاندان۔
- ☆ حضرت عمران کا خاندان۔

۲۹۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی چار فضیلتیں

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (آل عمران: ۳۹)

پس فرشتوں نے اُنہیں آواز دی، جب کہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، کہ اللہ تعالیٰ تجھے یحییٰ کی یقینی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا، سردار، عورتوں سے بے رغبت اور نبی ہے نیک لوگوں میں سے۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی چار فضیلتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ حضرت یحییٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والے ہیں۔

☆ وہ سردار ہیں۔

☆ وہ عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے ہیں۔

☆ وہ نبی، نیک لوگوں میں سے ہیں۔

۳۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چار چیزیں سکھانے کا وعدہ

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

کہنے لگیں الٰہی! مجھے لڑکا کیسے ہوگا؟ حالانکہ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں لگایا، فرشتے نے کہا، اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے، جب کبھی وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ۚ

اللہ تعالیٰ اسے لکھنا اور حکمت اور توراۃ اور انجیل سکھائے گا۔

(آل عمران: ۴۷، ۴۸)

فائدہ: ان آیات میں یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چار چیزیں سکھانے کا وعدہ فرمایا۔

☆ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لکھنا سکھائے گا۔

☆ حکمت سکھائے گا۔

☆ تورات سکھائے گا۔

☆ انجیل سکھائے گا۔

۳۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار وعدے

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ٥

(آل عمران:۵۵)

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! میں تجھے پورا لینے والا ہوں اور تجھے اپنی جانب اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے تابعداروں کو کافروں کے اوپر غالب کرنے والا ہوں قیامت کے دن تک، پھر تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے میں ہی تمہارے آپس کے تمام تر اختلافات کا فیصلہ کروں گا۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار وعدوں کا ذکر ہے۔

☆ میں تجھے پورا لینے والا ہوں۔

☆ تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔

☆ تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں۔

☆ تیرے تابعداروں کو کافروں پر غالب کرنے والا ہوں۔

۳۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چار اوصاف

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ٥

(آل عمران:۶۷)

ابراہیم تو نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو یک طرفہ (خالص) مسلمان تھے، وہ مشرک بھی نہ تھے۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چار اوصاف بیان ہوئے ہیں۔

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی نہ تھے۔

☆ وہ نصرانی نہ تھے۔

☆ وہ یکطرفہ (خالص) مسلمان تھے۔

☆ وہ مشرک بھی نہ تھے۔

۳۴۔ ''طوعاً کرھاً'' کا چار بار ذکر

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ○

(آل عمران:۸۳)

کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا اور دین کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ تمام آسمانوں والے اور سب زمین والے اللہ تعالیٰ ہی کے فرمانبردار ہیں خوشی سے ہوں یا ناخوشی سے سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ○

(التوبہ:۵۳)

کہہ دیجیے کہ تم خوشی یا ناخوشی کسی طرح بھی خرچ کرو قبول تو ہرگز نہ کیا جائے گا۔ یقیناً تم بے حکم لوگ ہو۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ○

(الرعد:۱۵)

اللہ ہی کے لیے زمین اور آسمانوں کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح وشام۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ○

(حٰمٓ السجدۃ:۱۱)

پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں سا تھا پس اسے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا ناخوشی سے۔ دونوں نے عرض کیا ہم بخوشی حاضر ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں ''طوعاً، کرھاً'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۳۴۔ حضرت محمد ﷺ کا چار بار ذکر

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ٥

(آل عمران:۱۴۴)

(حضرت) محمد (ﷺ) صرف رسول ہی ہیں، ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں، کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں، تو تم اسلام سے اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑے گا، عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمًا٥

(الاحزاب:۴۰)

تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ٥

(محمدؐ:۲)

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر بھی یقین کیا جو محمد (ﷺ) پر اتاری گئی ہے اور دراصل ان کے رب کی طرف سے سچا (دین) بھی وہی ہے، اللہ نے ان کے گناہ دور کر دیئے اور ان کے حال کی اصلاح کر دی۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ

محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں۔ تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی

ذٰلِکَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰةِ ۚۖ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۟ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا۠

(الفتح:۲۹)

کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت محمد ﷺ کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۳۵۔ ایک دعا میں چار باتیں

وَكَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ كَثِیْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ۠

بہت سے نبیوں کے ہم رکاب ہو کر، بہت سے اللہ والے جہاد کر چکے ہیں، انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں لیکن نہ تو انہوں نے ہمت ہاری نہ سست رہے اور نہ دبے، اور اللہ صبر کرنے والوں کو (ہی) چاہتا ہے۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۠

(آل عمران: ۱۴۶، ۱۴۷)

وہ یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔

فائدہ: ان آیات میں ایک آیت میں ایک دعا ہے جو چار باتوں کے لیے ہے۔

☆ اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے۔

☆ ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما۔

☆ ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

☆ ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔

۳۶۔ کامیابی کے لیے چار باتوں کا حکم

يٰٓـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُـوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (آل عمران:۲۰۰)	اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تا کہ تم مراد کو پہنچو۔

فائدہ: اس آیت میں کامیابی کے لیے چار باتوں کا حکم ہے۔

☆ اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو۔

☆ ایک دوسرے کو تھامے رکھو۔

☆ جہاد کے لیے تیار رہو۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

۳۷۔ تعداد ازواج چار تک محدود

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۗ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ (النسآء:۳)	اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے، کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ۔

فائدہ: اس آیت میں عدل کی شرط پر چار تک ازواج کی اجازت کا ذکر ہے۔

۳۸۔ نادان لوگوں کو مال نہ دینے کے چار احکام

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۝ (النسآء : ۵)

بے عقل لوگوں کو اپنا مال نہ دے دو جس مال کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری گزران کے قائم رکھنے کا ذریعہ بنایا ہے، ہاں انہیں اس مال سے کھلاؤ، پلاؤ، پہناؤ اوڑھاؤ اور انہیں معقولیت سے نرم بات کہو۔

فائدہ: اس آیت میں نادان لوگوں کو مال نہ دینے کے چار احکام ہیں۔

- ☆ کم عقل لوگوں کو تم اپنے مال نہ دو جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے سہارا بنایا ہے۔
- ☆ تم انہیں ان سے کھانے پینے کے لیے دو۔
- ☆ انہیں کپڑا پہناؤ۔
- ☆ انہیں بھلی بات کہو۔

۳۹۔ بدکاری کی مرتکب عورتوں پر چار آدمیوں کی گواہی

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا۝ (النسآء : ۱۵)

تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں ان پر اپنے میں سے چار گواہ طلب کرو، اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں قید رکھو، یہاں تک کہ موت ان کی عمریں پوری کر دے، یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی اور راستہ نکالے۔

فائدہ: اس آیت میں بدکاری کی مرتکب عورتوں پر چار گواہ طلب کرنے کا حکم ہے پھر ان کو گھروں میں قید رکھنے کا حکم ہے۔ یہ سزا ابتدائے اسلام میں تھی۔ زنا کی سزا بعد میں مقرر ہوئی تھی یعنی شادی شدہ زانی مرد وعورت کے لیے رجم اور غیر شادی شدہ مرد وعورت کے لیے سو سو کوڑوں کی سزا۔

۴۰۔ لونڈی سے نکاح کی چار شرائط

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (النسآء : ۲۵)

اور تم میں سے جس کسی کو آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی پوری وسعت و طاقت نہ ہو تو وہ مسلمان لونڈیوں سے جن کے تم مالک ہو (اپنا نکاح کر لے) اللہ تمہارے اعمال کو بخوبی جاننے والا ہے، تم سب آپس میں ایک ہی تو ہو، اس لیے ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو، اور قاعدہ کے مطابق ان کے مہر ان کو دو، وہ پاک دامن ہوں نہ کہ علانیہ بدکاری کرنے والیاں، نہ خفیہ آشنائی کرنے والیاں، پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آ جائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو انہیں آدھی سزا ہے اس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے، کنیزوں سے نکاح کا یہ حکم تم میں سے ان لوگوں کے لیے ہے جنہیں گناہ اور تکلیف کا اندیشہ ہو اور تمہارا ضبط کرنا بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں لونڈی سے نکاح کی چار شرائط بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ لونڈی کا مہر آزاد عورت سے بہت کم ہوتا ہے۔
- ☆ اگر نکاح نہ کرے تو کسی مصیبت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔
- ☆ مالک کے اذن سے نکاح ہو۔
- ☆ وہ لونڈی مومنہ ہو۔

۴۱۔ ''العلیم الخبیر'' کا چار بار ذکر

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝

(النسآء : ۳۵)

اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان آپس کی اَن بَن کا خوف ہو تو ایک منصف مرد والوں میں سے اور ایک عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو، اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ دونوں میں ملاپ کرا دے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ پورے علم والا پوری خبر والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۗ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۗ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

(لقمٰن : ۳۴)

بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔ کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۗ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

(الحجرات : ۱۳)

اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور اس لیے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنا دیئے ہیں، اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۗ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

(التحریم : ۳)

اور جب نبی نے اپنی بعض عورتوں سے ایک پوشیدہ بات کہی۔ پس جب اس نے اس بات کی خبر کر دی اور اللہ نے اپنے نبی کو اس پر آگاہ کر دیا تو نبی نے تھوڑی سی بات تو بتا دی اور تھوڑی سی ٹال گئے، پھر جب نبی نے اپنی اس بیوی کو یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی اس کی خبر آپ

کو کس نے دی، کہا سب جاننے والے پوری خبر رکھنے والے اللہ نے مجھے یہ بتلا دیا۔

فائدہ: ان آیات میں ''العلیم الخبیر'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۴۲۔ ''مختال فخور'' کے وصف میں چار باتیں

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ۝

اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں (غلام۔ کنیز)۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ۚ

جو لوگ خود بخیلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخیلی کرنے کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا فضل انہیں دے رکھا ہے اسے چھپا لیتے ہیں ہم نے ان کافروں کے لیے ذلت کی مار تیار کر رکھی ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ۝ (النسآء: ۳۶ تا ۳۸)

اور جو لوگ اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور جس کا ہم نشین اور ساتھی شیطان ہو، وہ بدترین ساتھی ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''مختال فخور'' کے وصف میں چار باتیں مذکور ہیں۔

☆ وہ بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کرنے کا حکم دیتے ہیں۔
☆ وہ اُسے چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے۔
☆ وہ اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔

۴۳۔ چار اشخاص کو تیمّم کرنے کی اجازت

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقْرَبُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَـٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا۟ مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِى سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا۟ ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَـٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُوا۟ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ۝

(النسآء:۴۳)

اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو، اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کرلو، ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھ مل لو، بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُوا۟ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُوا۟ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَٱطَّهَّرُوا۟ ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَـٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُوا۟ بِوُجُوهِكُمْ

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو لو اور تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو تو تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمّم کر

وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○ (المآئدۃ:٦)

لو، اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے، تاکہ تم شکرادا کرتے رہو۔

فائدہ: ان آیات میں چار اشخاص کو تیمم کرنے کی اجازت کا بیان ہے۔

☆ بیمار کو جب پانی کے استعمال سے نقصان کا اندیشہ ہو۔

☆ مسافر کو جب اس کو پانی نہ ملے۔

☆ قضائے حاجت سے آنے والا جب اُس کو پانی نہ ملے۔

☆ بیوی سے مباشرت کرنے والا جب اُس کو پانی نہ ملے۔

نوٹ: تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہی مرتبہ ہاتھ زمین پر مار کر چہرے پر پھیریں پھر کلائی تک دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر پھیر لے۔ (بخاری)

۴۴۔ ''عفوٌ غفورٌ'' کا چار بار ذکر

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا○ (النسآء: ۴۳)

اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو، اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کرلو، ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھ مل لو، بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا○ (النسآء: ۹۹)

بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کرے، اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا اور معاف فرمانے والا ہے۔

ذٰلِکَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ○

(الحج:٦٠)

بات یہی ہے، اور جس نے بدلہ لیا اسی کے برابر جو اس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اگر اس سے زیادتی کی جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد فرمائے گا، بے شک اللہ درگزر کرنے والا بخشنے والا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْکُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓئِیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ○

(المجادلہ:٢)

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (یعنی انہیں ماں کہہ بیٹھتے ہیں) وہ دراصل ان کی مائیں نہیں بن جاتیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے، یقیناً یہ لوگ ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''عفو غفور'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۴۵۔ اسلامی نظام کے چار بنیادی اصول

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ○

(النسآء : ۵۹)

اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور تم میں سے اختیار والوں کی، پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اسلامی نظام کے چار بنیادی اصول بیان ہوئے ہیں۔

- ☆ اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت۔
- ☆ اولی الامر کی اطاعت۔

☆ کسی چیز میں اختلاف کی صورت میں قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنا۔

۴۶۔ چار انعام یافتہ گروہ

وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا ؕ﴿۶۹﴾

(النسآء : ٦٩)

اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی فرمانبرداری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں چار انعام یافتہ گروہوں کا بیان ہے۔

☆ انبیاء کرام۔

☆ صدیقین۔

☆ شہداء۔

☆ صالحین۔

۴۷۔ مومن کے قتل خطا کے چار قانون

وَمَا کَانَ لِمُؤۡمِنٍ اَنۡ یَّقۡتُلَ مُؤۡمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنۡ قَتَلَ مُؤۡمِنًا خَطَـًٔا فَتَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ مُّؤۡمِنَۃٍ وَّ دِیَۃٌ مُّسَلَّمَۃٌ اِلٰۤی اَہۡلِہٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ یَّصَّدَّقُوۡا ؕ فَاِنۡ کَانَ مِنۡ قَوۡمٍ عَدُوٍّ لَّکُمۡ وَہُوَ مُؤۡمِنٌ فَتَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ مُّؤۡمِنَۃٍ ؕ وَاِنۡ کَانَ مِنۡ قَوۡمٍۭ بَیۡنَکُمۡ وَبَیۡنَہُمۡ مِّیۡثَاقٌ فَدِیَۃٌ مُّسَلَّمَۃٌ اِلٰۤی اَہۡلِہٖ وَتَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ مُّؤۡمِنَۃٍ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ شَہۡرَیۡنِ مُتَتَابِعَیۡنِ ۫ تَوۡبَۃً مِّنَ اللّٰہِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ

کسی مومن کو دوسرے مومن کا قتل کر دینا زیبا نہیں مگر غلطی سے ہو جائے (تو اور بات ہے)، جو شخص کسی مسلمان کو بلا قصد مار ڈالے اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے عزیزوں کو خون بہا پہنچانا ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں۔ اور اگر مقتول تمہاری دشمن قوم کا ہو اور ہو وہ مسلمان، تو صرف ایک مومن غلام کی گردن آزاد کرنی لازمی ہے اور اگر مقتول اس قوم سے ہو کہ تم میں اور ان

عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ (النسآء:۹۲)

میں عہد و پیمان ہے تو خون بہا لازم ہے، جو اس کے کنبے والوں کو پہنچایا جائے اور ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا بھی (ضروری ہے)۔ پس جو نہ پائے اس کے ذمے دو مہینے کے لگاتار روزے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بخشوانے کے لیے اور اللہ تعالیٰ بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں مومن کے قتل خطا سے متعلق چار قانون بیان ہوئے ہیں۔

☆ قاتل ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے۔ سوائے اس کے وہ اس کو معاف کر دیں۔

☆ اگر مقتول دشمن قوم کا ہو اور وہ مسلمان ہو تو قاتل ایک مسلمان غلام آزاد کرے۔

☆ اگر مقتول اس قوم سے ہو کہ تم میں اور اُن میں معاہدہ ہے تو قاتل ان کے وارثوں کو خون بہا دے اور ایک مسلمان غلام آزاد کرے۔

☆ پھر جو شخص نہ پائے تو دو مہینے کے متواتر روزے رکھے۔

۴۸۔ مومن کے قتل عمد کی چار سزائیں

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝ (النسآء:۹۳)

اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے، اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں مومن کے قتل عمد کی چار سزاؤں کا ذکر ہے۔

☆ قاتل کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

☆ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔

☆ اس پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔

☆ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۴۹۔ نبیٔ کریم ﷺ پر چار انعامات

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَىْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا٥

(النسآء: ۱۱۳)

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و رحم تجھ پر نہ ہوتا تو ان کی ایک جماعت نے تو تجھے بہکانے کا قصد کر ہی لیا تھا۔ مگر دراصل یہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کرتے ہیں، یہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب و حکمت اتاری ہے اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تو نہیں جانتا تھا، اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا بھاری فضل ہے۔

فائدہ: اس آیت میں نبیٔ کریم ﷺ پر چار انعامات کا ذکر ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے منافقین نبیٔ کریم ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکتے تھے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب اور حکمت نازل کی۔
- ☆ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وہ سکھایا جسے آپ ﷺ نہیں جانتے تھے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ پر بڑا فضل ہے۔

۵۰۔ منافقین کا مومنین کے ساتھ ہونے کی چار شرائط

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۙ٥

منافق تو یقیناً جہنم کے سب سے نیچے کے طبقہ میں جائیں گے ناممکن ہے کہ تو ان کا کوئی مددگار پائے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا٥

ہاں جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں اور خالص اللہ ہی کے لیے دینداری کریں تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں، اللہ تعالیٰ مومنوں کو بہت بڑا اجر دے گا۔

(النسآء: ۱۴۵، ۱۴۶)

فائدہ: ان آیات میں چار شرائط درج ہیں جن پر اگر منافقین عمل کریں تو وہ مومنوں کے ساتھ ہیں۔

☆ منافقین توبہ کرلیں۔

☆ وہ اصلاح کرلیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں۔

☆ اپنی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص کریں۔

۵۱۔ اصلی کافروں کے چار خواص

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۙ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے اور اس کے بین بین کوئی راہ نکالیں۔

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝

(النسآء: ۱۵۰، ۱۵۱)

یقین مانو کہ یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں، اور کافروں کے لیے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔

فائدہ: ان آیات میں اصلی کافروں کے چار خواص بیان ہوئے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں۔

☆ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کریں۔

☆ وہ کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔

☆ وہ چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راہ نکالیں۔

۵۲۔ چار وجوہات سے یہودیوں پر حلال چیزیں حرام کردی گئیں

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ

جو نفیس چیزیں ان کے لیے حلال کی گئی تھیں وہ ہم نے ان پر حرام کردیں ان کے ظلم کے باعث اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اکثر لوگوں کو روکنے کے باعث۔

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ (النسآء: ۱۶۰، ۱۶۱)

اور سود جس سے منع کیے گئے تھے اسے لینے کے باعث اور لوگوں کا مال ناحق کھانے کے باعث اور ان میں جو کفار ہیں ہم نے ان کے لیے المناک عذاب مہیا کر رکھے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں یہودیوں کے چار بد اعمال کا بیان ہے جن کی وجہ سے اُن پر حلال چیزیں حرام کردی گئی تھیں۔

- ☆ یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کی راہ سے لوگوں کو روکنے کی وجہ سے۔
- ☆ سود لینے کی وجہ سے۔
- ☆ لوگوں کا مال ناحق کھانے کی وجہ سے۔

۵۳۔ چار صفات کی وجہ سے راسخ العلم اہل کتاب کے لیے بڑا اجر

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (النسآء: ۱۶۲)

لیکن ان میں سے جو کامل اور مضبوط علم والے ہیں اور ایمان والے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور زکوٰۃ کے ادا کرنے والے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں یہ ہیں جنہیں ہم بہت بڑے اجر عطا فرمائیں گے۔

فائدہ: اس آیت میں راسخ العلم اہل کتاب کو ان چار صفات کی وجہ سے بڑا اجر ملنے کا بیان ہے۔

☆ وہ اس پر ایمان لاتے ہیں جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا اور جو اُن سے پہلے نازل ہوا۔

☆ وہ نماز کو قائم کرنے والے ہیں۔

☆ وہ زکوٰۃ کو ادا کرنے والے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والے ہیں۔

۵۴۔ حضرت ایوب علیہ السلام کا چار بار ذکر

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ (النسآء: ۱۶۳)	یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی، اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولادوں پر اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی۔
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الانعام: ۸۴)	اور ہم نے ان کو اسحاق دیا اور یعقوب۔ ہر ایک کو ہم نے ہدایت کی اور پہلے زمانہ میں ہم نے نوح کو ہدایت کی اور ان کی اولاد میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون کو اور اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔
وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ ۚ صلے (الانبیآء: ۸۳)	ایوب کی اس حالت کو یاد کرو جب کہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔
وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ۝ ؕ (ص: ۴۱)	اور ہمارے بندے ایوب کا بھی ذکر کر جب کہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے رنج اور دُکھ پہنچایا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت ایوب علیہ السلام کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۵۵۔ حضرت یونس علیہ السلام کا چار بار ذکر

اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ ۚ وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ

(النسآء: ۱۶۳)

یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی، اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولادوں پر اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی۔

وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۙ

(الانعام: ۸۶)

اور نیز اسماعیل کو اور یسع کو اور یونس کو اور لوط کو اور ہر ایک کو تمام جہان والوں پر ہم نے فضیلت دی۔

فَلَوْلَا کَانَتْ قَرْیَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِیْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ ؕ لَمَّآ اٰمَنُوْا کَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ ۝

(یونس: ۹۸)

چنانچہ کوئی بستی ایمان نہ لائی کہ ایمان لانا اس کو نافع ہوتا سوائے یونس کی قوم کے۔ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیوی زندگی میں ان پر سے ٹال دیا اور ان کو ایک وقتِ (خاص) تک زندگی سے فائدہ اُٹھانے (کا موقع) دیا۔

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝

(الصّٰفّٰت: ۱۳۹)

اور تحقیق یونس نبیوں میں سے تھے۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت یونس علیہ السلام کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۵۶۔ اہل کتاب کے لیے چار احکام

يَـٰٓأَهْلَ الْكِتَـٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُۥٓ أَلْقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۖ وَلَا تَقُولُوا۟ ثَلَـٰثَةٌ ۚ انتَهُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَـٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ سُبْحَـٰنَهُۥٓ أَن يَكُونَ لَهُۥ وَلَدٌ ۘ لَّهُۥ مَا فِى السَّمَـٰوَٰتِ وَمَا فِى الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝

(النسآء: ۱۷۱)

اے اہلِ کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ پر بجز حق کے اور کچھ نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے کلمہ (کُن سے پیدا شدہ) ہیں جسے مریم کی طرف ڈال دیا تھا اور اس کے پاس کی روح ہیں، اس لیے تم اللہ کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو اور نہ کہو کہ اللہ تین ہیں، اس سے باز آجاؤ کہ تمہارے لیے بہتری ہے، اللہ عبادت کے لائق تو صرف ایک ہی ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو، اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ کافی ہے کام بنانے والا۔

فائدہ: اس آیت میں اہل کتاب کے لیے چار احکام درج ہیں۔

- ☆ اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کی نسبت سوائے حق کے کچھ نہ کہو۔
- ☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔
- ☆ نہ کہو کہ اللہ تین ہیں۔ اس سے باز آجاؤ۔

۵۷۔ چار فرائض وضو

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَوٰةِ فَاغْسِلُوا۟ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا۟ بِرُءُوسِكُمْ

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو

وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○

(المآئدۃ:٦)

ٹخنوں سمیت دھولو، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو، ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لو، اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو، اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے۔ تا کہ تم شکر ادا کرتے رہو۔

فائدہ: اس آیت میں وضو کے چار فرائض بیان ہوئے ہیں۔

- ☆ منہ دھونا۔
- ☆ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔
- ☆ سر کا مسح کرنا۔
- ☆ پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔

۵۸۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کی اپنے قاتل بھائی سے چار باتیں

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ م اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ط قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ○

اور آدم (علیہ السلام) کے دونوں بیٹوں کا کھرا کھرا حال بھی انھیں سنا دو، ان دونوں نے ایک نذرانہ پیش کیا، ان میں سے ایک کی نذر تو قبول ہو گئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ میں تجھے مار ہی ڈالوں گا، اس نے کہا اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کا ہی عمل قبول کرتا ہے۔

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ج اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ○

گو تو میرے قتل کے لیے دست درازی کرے لیکن میں تیرے قتل کی طرف ہرگز اپنے ہاتھ نہ بڑھاؤں گا، میں تو اللہ تعالیٰ پروردگار عالم سے

خوف کھاتا ہوں۔

اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓاَ بِاِثۡمِیۡ وَ اِثۡمِکَ فَتَکُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ ۚ﴿ؕ۲۹﴾

میں تو چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اور اپنے گناہ اپنے سر پر رکھ لے اور دوزخیوں میں شامل ہو جائے، ظالموں کا یہی بدلہ ہے۔

(المآئدۃ: ۲۷تا۲۹)

فائدہ: ان آیات میں حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کی اپنے قاتل بھائی سے چار باتوں کا بیان ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ تو متقیوں ہی کی نذر قبول کرتا ہے۔

☆ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ نہ اُٹھاؤں گا۔

☆ میں تو اللہ تعالیٰ پروردگار عالم سے خوف کھاتا ہوں۔

☆ میں چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اور اپنا گناہ اپنے سر پر رکھ لے اور دوزخیوں میں شامل ہو جائے۔

۵۹۔ زمین میں فساد پھیلانے والوں کے لیے چار قسم کی سزا

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ یُحَارِبُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ یَسۡعَوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَسَادًا اَنۡ یُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ یُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ اَرۡجُلُہُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ یُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ ؕ ذٰلِکَ لَہُمۡ خِزۡیٌ فِی الدُّنۡیَا وَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿ۙ۳۳﴾

(المآئدۃ: ۳۳)

جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سُولی چڑھا دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں، یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت اور خواری، اور آخرت میں ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔

فائدہ: اس آیت میں ان لوگوں کو چار قسم کی سزا کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ وہ قتل کر دیئے جائیں۔ یا

☆ سولی چڑھا دیئے جائیں۔ یا

☆ مخالف جانب سے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ یا

☆ اُنہیں جلاوطن کر دیا جائے۔

۶۰۔ ایک آیت میں تبلیغ اور عصمت سے متعلق چار باتیں

یٰٓـاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ○ (المائدۃ: ۶۷)

اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجیے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی اور آپ کو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بچالے گا بے شک اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کی رہبری نہیں کرتا۔

فائدہ: اس آیت میں تبلیغ حق اور عصمت رسول سے متعلق چار باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اے رسول! جو کچھ آپ ﷺ کے رب کی طرف سے آپ ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔ وہ لوگوں تک پہنچا دیجیے۔

☆ اگر آپ ﷺ نے ایسا نہ کیا تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی رسالت کا حق ادا نہ کیا۔

☆ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو لوگوں کے شر سے بچالے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ کافروں کو ہدایت نہیں دے گا۔

۶۱۔ بنی اسرائیل کے چار اعمال کی وجہ سے دو انبیاء کرام کی لعنت

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ ۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ○

بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد اور عیسٰی بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے۔

کَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ○ (المآئدۃ: ۷۸، ۷۹)

آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے جو کچھ بھی یہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت بُرا تھا۔

فائدہ: ان آیات میں بنی اسرائیل میں سے لوگوں کے چار اعمال کی وجہ سے حضرت داوٗد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لعنت کا ذکر ہے۔

☆ انہوں نے کفر کی راہ اختیار کی۔

☆ وہ سرکش ہو گئے تھے۔

☆ وہ زیادتیاں کرنے لگے تھے۔

☆ انہوں نے ایک دوسرے کو بُرے اعمال کے ارتکاب سے روکنا چھوڑ دیا تھا۔

۶۲۔ حلال وحرام میں چار باتوں کا حکم

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ○	اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں ان کو حرام مت کرو اور حدود سے آگے مت نکلو، بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ○ (المآئدۃ ۸۷،۸۸)	اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں ان میں سے حلال مرغوب چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

فائدہ: ان آیات میں حلال وحرام سے متعلق چار باتوں کا حکم ہے۔

☆ ستھری چیزیں حرام نہ ٹھہراؤ جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہیں۔

☆ حد سے نہ بڑھو۔

☆ حلال اور ستھری چیزیں کھاؤ اس سے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ کرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

۶۳۔ ایک آیت میں چار شیطانی کام کا ذکر

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ	اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں،

الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝ (المآئدۃ:۹۰)

شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب ہو۔

فائدہ: اس آیت میں چار شیطانی کام مذکور ہیں۔ ان سے الگ رہنے کا حکم ہے۔

☆ شراب۔
☆ جوا۔
☆ تھان (پرستش گاہوں)۔
☆ فال نکالنے کے پانسے کے تیر۔

۶۴۔ شیطانی کام شراب اور جوئے کے چار نقصانات

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۝ (المآئدۃ:۹۱)

شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آجاؤ۔

فائدہ: اس آیت میں شیطانی کام شراب اور جوئے کے چار نقصان مذکور ہیں۔

☆ تاکہ شیطان تمہارے درمیان عداوت ڈال دے۔
☆ تاکہ وہ تمہارے درمیان بغض ڈال دے۔
☆ تاکہ وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے روک دے۔
☆ تاکہ وہ تمہیں نماز سے روک دے۔

۶۵۔ لوگوں کو قائم رکھنے والی چار چیزیں

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي

اللہ نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مکان ہے لوگوں کے قائم رہنے کا سبب قرار دے دیا اور عزت والے مہینہ کو بھی اور حرم میں قربانی کے لیے آنے

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○

(المآئدۃ:۹۷)

والے جانور کو بھی اور قلادوں کو بھی یہ اس لیے تا کہ تم اس بات کا یقین کر لو کہ بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کے اندر کی تمام چیزوں کا علم رکھتا ہے اور بے شک اللہ سب چیزوں کو خوب جانتا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں لوگوں کو قائم رکھنے والی چار چیزوں کا بیان ہے۔

☆ عزت والا گھر کعبہ۔

☆ عزت والے مہینے۔

☆ حرم میں قربانی کے لیے آنے والے جانور۔

☆ قربانی کے جانوروں کی گانیاں۔

۶۶۔ بتوں کی نذر کیے جانے والے چار جانور

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِیْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِیْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ○

(المآئدۃ:۱۰۳)

اللہ تعالیٰ نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو، لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے ہیں اور اکثر کافر عقل نہیں رکھتے۔

فائدہ: اس آیت میں اُن چار جانوروں کا نام ہے جو بتوں کی نذر کیے جاتے ہیں۔

☆ بحیرہ۔ بحیرہ اُس اونٹنی کو کہتے تھے جو پانچ دفعہ بچے جن چکی ہو اور آخری بار اس کے ہاں نر بچہ ہو۔ اس کا کان چیر کر اُسے آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا پھر نہ کوئی اس پر سوار ہوتا۔ نہ اُس کا دودھ پیا جاتا، نہ اُسے ذبح کیا جاتا، نہ اُس کا اُون اتارا جاتا۔ اُسے حق تھا کہ جس کھیت اور جس چراگاہ میں چاہے چرے اور جس گھاٹ سے چاہے پانی پیئے۔

☆ سائبہ۔ سائبہ اُس اونٹ یا اونٹنی کو کہتے تھے جسے کسی مَنّت کے پورا ہونے یا کسی بیماری سے شفا پانے یا کسی خطرے سے بچ جانے پر بطور شکرانہ کے پُن کر دیا گیا ہو۔ نیز جس اونٹنی نے دس مرتبہ

بچے دیئے ہوں اور ہر بار مادہ ہی جنے ہوا ُسے بھی آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا۔

☆ وصیلہ۔ وصیلہ اُس اونٹنی کو کہتے تھے جو مسلسل مادہ بچہ جنے، درمیان میں نر بچہ پیدا نہ ہوا ُسے بھی بتوں کے نام چھوڑ دیتے تھے۔

☆ حام۔ حام اُس اونٹ کو کہتے تھے جس کی نسل سے کئی بچے ہو چکے ہوتے اور وہ سواری کے قابل ہو جاتے تو اس بوڑھے اونٹ کو آزاد چھوڑ دیا جاتا۔

۶۷۔ "علام الغیوب" کا چار بار ذکر

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ٥

(المآئدۃ:۱۰۹)

جس روز اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو جمع کرے گا، پھر ارشاد فرمائے گا کہ تم کو کیا جواب ملا تھا، وہ عرض کریں گے کہ ہم کو کچھ خبر نہیں تو ہی بے شک پوشیدہ باتوں کو پورا جاننے والا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ٥

(المآئدۃ:۱۱۶)

اور وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابنِ مریم کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ اللہ کے معبود قرار دے لو! عیسیٰ عرض کریں گے کہ میں تو تجھ کو منزہ سمجھتا ہوں، مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں، اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو اس کا علم ہوگا۔ تو تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا۔ تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ٥ۚ

(التوبہ:۷۸)

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے دل کا بھید اور ان کی سرگوشی سب معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ غیب کی تمام باتوں سے خبردار ہے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ○

کہہ دیجیے! کہ میرا رب حق (سچی وحی) نازل فرماتا ہے وہ ہر غیب کا جاننے والا ہے۔

(سبا:۴۸)

فائدہ: ان آیات میں ''علام الغیوب'' کا چار بار بیان ہوا ہے۔

۶۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چار معجزات

اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَیَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۗ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِیْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ○

(المآئدۃ:۱۱۰)

جب کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے، جب میں نے تم کو روح القدس سے تائید دی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جب کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور جب کہ تم میرے حکم سے مٹی سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے، پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا میرے حکم سے اور تم اچھا کر دیتے تھے مادر زاد اندھے کو اور برص کے بیمار کو میرے حکم سے اور جب کہ تم مردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے میرے حکم سے اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا جب تم ان کے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے، پھر ان میں جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ بجز کھلے جادو کے یہ اور کچھ بھی نہیں۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چار معجزات مذکور ہیں۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندہ کی شکل بنا کر اُس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اڑنے والا بن جاتا۔

☆ وہ مادرزاد اندھے کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا کر دیتے۔

☆ وہ کوڑھی کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا کر دیتے۔

☆ وہ مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے نکال کھڑا کر دیتے۔

۶۹۔ مائدہ کی خواہش پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی چار وضاحتیں

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ○

وہ وقت یاد کے قابل ہے جب کہ حواریوں نے عرض کیا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا رب ایسا کرسکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے کچھ کھانا نازل فرمادے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔

قَالُوْا نُرِيْدُ أَنْ نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○

(المآئدۃ: ۱۱۲، ۱۱۳)

وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو پورا اطمینان ہو جائے اور ہمارا یہ یقین اور بڑھ جائے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے مائدہ کی خواہش کی اور اس کے لیے چار وضاحتیں پیش کیں۔

☆ حواریوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں۔

☆ ہمارے دلوں کو پورا اطمینان ہو جائے۔

☆ ہمارا یہ یقین اور بڑھ جائے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے۔

☆ ہم اس پر گواہ ہو جائیں۔

۷۰۔ اللہ تعالیٰ کے سوال پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چار جواب

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○

اور وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابنِ مریم! کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ اللہ کے معبود قرار دے لو! عیسیٰ عرض کریں گے کہ میں تو تجھ کو پاک سمجھتا ہوں، مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں، اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو اس کا علم ہوگا۔ تو تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا۔ تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○

میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو تو نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تُو ہی اُن پر مطلع رہا۔ اور تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

(المآئدۃ: ۱۱۶ تا ۱۱۸)

اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما دے تو تو زبردست ہے حکمت والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا لو۔ اس سوال پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چار جواب دیں گے۔

☆ تو پاک ہے۔ مجھے کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں وہ کہوں جس کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تجھے ضرور اس کا علم ہوگا۔ تو تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے۔ اور میں نہیں جانتا جو تیرے نفس میں ہے۔ تو ہی غائب کی باتوں کو جاننے والا ہے۔

☆ میں نے اُن سے کچھ نہیں کہا مگر وہی جس کا تو نے حکم دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔

☆ میں اُن پر گواہ رہا جب تک اُن میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی اُن پر نگہبان تھا۔ اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔

☆ اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر تو ان کو معاف فرما دے تو تو زبردست ہے حکمت والا ہے۔

۷۱۔ ''رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ'' کا چار بار ذکر

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ○

(المآئدۃ:۱۱۹)

اللہ ارشاد فرمائے گا کہ یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا۔ ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ سے راضی اور خوش ہیں، یہ بڑی (بھاری) کامیابی ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ○

(التوبہ:۱۰۰)

اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت

كَانُوْآ اٰبَـآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْـرَتَهُـمْ ط اُولٰٓـئِكَ كَتَـبَ فِىْ قُـلُـوْبِهِـمُ الْاِيْـمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَيُـدْخِـلُهُـمْ جَنّٰـتٍ تَـجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰـرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (المجادلہ:۲۲)

کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں۔ یہ خدائی لشکر ہے، آگاہ رہو بے شک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَـحْتِهَـا الْاَنْهٰـرُ خٰـلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط رَضِـىَ الـلّٰـهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ رَبَّهٗ ۝ (البینۃ:۸)

ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہیشگی والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور یہ اُس سے راضی ہوئے۔ یہ ہے اس کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرے۔

فائدہ: ان آیات میں ''رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۷۲۔ ''الحکیم الخبیر'' کا چار بار ذکر

وَهُـوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ط وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (الانعام:۱۸)

اور وہی اللہ اپنے بندوں کے اوپر غالب ہے برتر ہے اور وہی بڑی حکمت والا اور پوری خبر رکھنے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○

(الانعام:۷۳)

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا اور جس وقت اللہ تعالیٰ اتنا کہہ دے گا تو ہو جا بس وہ ہو پڑے گا۔ اس کا کہنا حق اور بااثر ہے۔ اور ساری حکومت خاص اسی کی ہوگی جب کہ صور میں پھونک ماری جائے گی۔ وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا اور وہی ہے (بڑی) حکمت والا (پوری) خبر رکھنے والا۔

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ○

(هود:۱)

الٓرٰ، یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں، پھر صاف صاف بیان کی گئی ہیں ایک حکیم باخبر کی طرف سے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○

(سبا:۱)

تمام تعریفیں اس معبود برحق کے لیے سزاوار ہیں جس کی ملکیت میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے آخرت میں بھی قابلِ تعریف وہی ہے۔ وہ (بڑی) حکمتوں والا اور (پورا) خبردار ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''الحکیم الخبیر'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۷۳۔ مشرکین کا چار قسم کا طرزِ عمل

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○

اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر حجاب ڈال رکھے ہیں اس سے کہ وہ اس کو سمجھیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے اور اگر وہ لوگ تمام دلائل کو دیکھ لیں تو بھی ان پر کبھی ایمان نہ لائیں۔ یہاں تک کہ جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ سے خواہ مخواہ

جھگڑتے ہیں، یہ لوگ جو کافر ہیں یوں کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں صرف بے سند باتیں ہیں جو پہلوں سے چلی آرہی ہیں۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ يَنْئَوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ○

(الانعام:۲۵،۲۶)

اور یہ لوگ اس سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دُور دُور رہتے ہیں اور یہ لوگ اپنے ہی کو تباہ کر رہے ہیں اور کچھ خبر نہیں رکھتے۔

فائدہ: ان آیات میں مشرکین کا چار قسم کا طرزِ عمل مذکور ہے۔

- ☆ مشرکین نبیٔ کریم ﷺ کے پاس آکر قرآن مجید تو سنتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ تا کہ اسے سمجھیں نہیں اور اُن کے کانوں میں بوجھ رہے۔
- ☆ اگر وہ تمام نشانِ صداقت دیکھ لیں تو بھی ان پر کبھی ایمان نہ لائیں۔
- ☆ جب وہ نبیٔ کریم ﷺ کے پاس آتے ہیں تو خواہ مخواہ جھگڑنے کے لیے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ پہلوں کی کہانیاں ہیں۔
- ☆ وہ دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی دور رہتے ہیں۔

۷۴۔ قرآن مجید کی چار صفات

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ○

(الانعام:۹۲)

اور یہ بھی ایسی ہی کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے جو بڑی برکت والی ہے، اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور تا کہ آپ مکہ والوں کو اور آس پاس والوں کو ڈرائیں۔ اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نماز پر مداومت رکھتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں قرآن مجید کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ یہ کتاب جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے مبارک ہے۔
☆ یہ کتاب دوسری آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔
☆ یہ کتاب کل عالم کی طرف ہے۔
☆ آخرت پر ایمان لانے والے اس کتاب کا انکار نہیں کر سکتے۔

۷۵۔ اللہ تعالیٰ کی اولاد کی تردید میں چار دلائل

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ (الانعام:۱۰۱)

وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے، اللہ تعالیٰ کے اولاد کہاں ہو سکتی ہے حالانکہ اس کے کوئی بیوی تو ہے نہیں، اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی اولاد کی تردید میں چار دلائل ہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام البدیع ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ بغیر مادہ (matter) کے پیدا کرنے والا۔ ایسی صفت کا مالک اولاد کا محتاج نہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی نہیں۔ اولاد اکیلے باپ سے کبھی پیدا نہیں ہوتی۔
☆ سب چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر اس کا بیٹا ہے تو چاہیے تھا کہ کچھ مخلوق وہ بھی پیدا کرتا۔
☆ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں بھی کوئی اشتراک نہیں تو بیٹا کیسا جس کو ہر چیز کا علم ہو۔

۷۶۔ مشرکین کے عذرِ مشیتِ الٰہی کے خلاف چار دلائل

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ○

یہ مشرکین (یوں) کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کہہ سکتے۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی تکذیب کی تھی یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا۔ آپ کہیے کہ کیا

تمہارے پاس کوئی دلیل ہے۔ تو اس کو ہمارے روبرو ظاہر کرو۔ تم لوگ محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور تم بالکل اٹکل سے باتیں بناتے ہو۔

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ (الانعام: ۱۴۸، ۱۴۹)

آپ کہیے کہ بس پوری حجت اللہ ہی کی رہی۔ پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لے آتا۔

فائدہ: ان آیات میں مشیتِ الٰہی پر مشرکین کے عذر کے خلاف چار دلائل بیان ہوئے ہیں۔

☆ یہ محض تکذیب ہے۔ پہلے لوگ بھی اسی طرح کے عذر بنا کر انبیاء کرام کو جھٹلاتے رہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہوتا کہ انسان شرک کریں تو پھر شرک کی وجہ سے عذاب کیوں بھیجتا۔

☆ حق کے قبول کرنے میں وہ سلوب الاختیار بنتے ہیں۔ اس کی تکذیب کے وقت نہیں بنتے۔

☆ کسی نبی کی تعلیم شرک کی طرف نہیں جاتی۔ اگر اُن کے پاس کوئی علم ہے تو پیش کریں۔

☆ اُن کی باتیں ظن اور اٹکلوں پر مبنی ہیں۔ حالانکہ پیغمبر جو ابطالِ شرک کرتا ہے وہ یقینی علم کی بنیاد پر کرتا ہے۔

۷۷۔ مال کی حفاظت کے لیے چار احکام

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ (الانعام: ۱۵۲)

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سنِ بلوغ کو پہنچ جائے اور ناپ تول پوری پوری کرو۔ انصاف کے ساتھ، ہم کسی شخص کو اُس کے امکان سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو، گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو، ان کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

فائدہ: اس آیت میں مال کی حفاظت کے لیے چار احکام ہیں۔
☆ یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔
☆ ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ پورا کرو۔
☆ جب تم بات کہو تو انصاف کرو۔
☆ اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو۔

۷۸۔ موحد انسان کے چار افعال اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (الانعام:۱۶۲)

آپ فرما دیجیے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

فائدہ: اس آیت میں نبیِ کریم ﷺ کو اپنے چار افعال صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص کرنے کے اعلان کا حکم ہے۔ اس دعا کے سکھانے میں غرض یہی ہے کہ ہر مسلمان توحید کے اس مقام پر پہنچنے کی کوشش کرے۔
☆ نماز۔
☆ قربانی۔
☆ جینا۔
☆ مرنا۔

۷۹۔ انسانوں کو چار اطراف سے گھیرنے کا شیطان کا اعلان

ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ۝ (الاعراف:۱۷)

پھر ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کی داہنی جانب سے بھی اور ان کی بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پایئے گا۔

فائدہ: اس آیت میں شیطان نے انسانوں کو چار اطراف سے گھیرنے کا اعلان کیا تا کہ وہ ان کو گمراہ کرے۔

☆ انسانوں کے سامنے سے۔
☆ ان کے پیچھے سے۔
☆ ان کو دائیں جانب سے۔
☆ ان کو بائیں جانب سے۔

۸۰۔ اللہ تعالیٰ چار اعمال کی وجہ سے جہنمیوں کو بھلا دے گا

اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۚ فَالْیَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ○

(الاعراف:۵۱)

جنہوں نے دنیا میں اپنے دین کو لہو ولعب بنا رکھا تھا اور جن کو دنیاوی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔ سو ہم (بھی) آج کے روز ان کا نام بھول جائیں گے جیسا کہ وہ اس دن کو بھول گئے اور جیسا یہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔

فائدہ: اس آیت میں اُن چار اعمال کا ذکر ہے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جہنمیوں کو بھلا دے گا۔

☆ انہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنا لیا تھا۔
☆ اُنہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا۔
☆ وہ اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے۔

۸۱۔ ’’خوف وطمع‘‘ کا چار بار ذکر

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ○

(الاعراف:۵۶)

اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں سے نزدیک ہے۔

هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا

وہ اللہ ہی ہے جو تمہیں بجلی کی چمک ڈرانے اور

وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ ۝ (الرعد:۱۲)

امید دلانے کے لیے دکھاتا ہے اور بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ (الروم:۲۴)

اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ تمہیں ڈرانے اور امید وار بنانے کے لیے بجلیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے بارش برساتا ہے اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے اس میں بھی عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (السجدۃ:۱۶)

ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں ''خوف وطمع'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۸۲۔ سورۃ الاعراف میں چار انبیاء کرام کا حق تبلیغ ادا کرنے کا ذکر

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے قابل نہیں، مجھ کو تمہارے لیے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہا کہ ہم تم کو صریح غلطی میں دیکھتے ہیں۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! مجھ میں تو ذرا بھی غلطی نہیں لیکن میں پروردگارِ عالم کا رسول ہوں۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ

تم کو اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں اور

مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ○

تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے ان امور کی خبر رکھتا ہوں جن کی تم کو خبر نہیں۔

(الاعراف:۵۹تا۶۲)

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ○

اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں، سو کیا تم نہیں ڈرتے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ○

ان کی قوم میں جو بڑے لوگ کافر تھے انہوں نے کہا ہم تم کو کم عقلی میں دیکھتے ہیں اور ہم بیشک تم کو جھوٹے لوگوں میں سمجھتے ہیں۔

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ○

انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! مجھ میں ذرا بھی کم عقلی نہیں لیکن میں پروردگار عالم کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ○

تم کو اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔

(الاعراف:۶۵تا۶۸)

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ○

پس انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے کہ اے صالح! جس کی آپ ہم کو دھمکی دیتے تھے اس کو منگوایئے اگر آپ پیغمبر ہیں۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ○

پس اُن کو زلزلہ نے آ پکڑا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔

فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِیْنَ○

اس وقت (صالح) ان سے مُنہ موڑ کر چلے، اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم! میں نے تو تم کو اپنے پروردگار کا حکم پہنچا دیا تھا اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم لوگ خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔

(الاعراف:۷۷تا۷۹)

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۛۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ○

جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی ان کی یہ حالت ہوگئی جیسے ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی وہی خسارے میں پڑ گئے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ○

(الاعراف:۹۲ تا ۹۳)

اس وقت شعیب ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم! میں نے تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچا دیئے تھے اور میں نے تمہاری خیرخواہی کی۔ پھر میں ان کافر لوگوں پر کیوں رنج کروں۔

فائدہ: ان آیات میں چار انبیاء کرام کا حق تبلیغ ادا کرنے کا ذکر ہے۔

- ☆ حضرت نوح علیہ السلام۔
- ☆ حضرت ہود علیہ السلام۔
- ☆ حضرت صالح علیہ السلام۔
- ☆ حضرت شعیب علیہ السلام۔

۸۳۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت میں چار چیزیں

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

اور ہم نے مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آ چکی ہے، پس تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو اور رُوئے زمین میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی، فساد مت پھیلاؤ۔

یہ تمہارے لیے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو۔

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ○

(الاعراف:۸۵،۸۶)

اور تم سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ کی راہ سے روکو اور اس میں کجی کی تلاش میں لگے رہو اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم کم تھے پھر اللہ نے تم کو زیادہ کر دیا اور دیکھو کہ کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت میں چار چیزوں کا بیان ہے۔

☆ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ تمہارے لیے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

☆ ناپ اور تول کو پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔

☆ زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔

☆ ہر ایک راستہ پر مت بیٹھو۔ تم ڈراتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اُسے روکتے ہو جو اس پر ایمان لاتا ہے۔

۸۴۔ تکبر و تکذیب کے چار نتائج

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ○

(الاعراف:۱۴۶)

میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں، جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں اور اگر تمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی وہ اُن پر ایمان نہ لائیں، اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اس کو اپنا طریقہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اس کو اپنا طریقہ بنالیں۔ یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے غافل رہے۔

فائدہ: اس آیت میں تکبر اور تکذیب کے چار نتائج بیان ہوئے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں سے ان لوگوں کی نگاہیں پھیر دے گا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں۔

☆ اگر وہ کوئی نشانی دیکھ لیں تو وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے۔

☆ اگر سیدھا راستہ اُن کے سامنے آئے تو اُسے اختیار نہیں کریں گے۔

☆ اگر وہ گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اُس پر چل پڑیں گے۔ اس لیے کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو جھٹلایا اور ان سے بے پروائی کرتے رہے۔

۸۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی پر حضرت ہارون علیہ السلام کی چار وضاحتیں

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِنْ بَعْدِي ۖ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○

(الاعراف:۱۵۰)

اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے تو فرمایا کہ تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول حرکت کی۔ کیا اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کر لی۔ اور جلدی سے تختیاں ایک طرف رکھیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ ہارون نے کہا کہ اے میرے ماں جائے! ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو قتل کر ڈالیں، تو تم مجھ پر دشمنوں کو مت ہنساؤ اور مجھ کو ان ظالموں کے ذیل میں مت شمار کرو۔

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَاءِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ○

(طٰہٰ:۹۴)

ہارون نے کہا اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی نہ پکڑ اور سر کے بال نہ کھینچ، مجھے تو صرف یہ خیال دامن گیر ہوا کہ کہیں آپ یہ (نہ) فرمائیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا انتظار نہ کیا۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی پر حضرت ہارون علیہ السلام کی چار وضاحتوں کا بیان ہے۔

☆ حضرت ہارون علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ آپ کہیں گے کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا پاس نہ کیا۔

☆ قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار دیں۔

☆ دشمنوں کو مجھ پر مت ہنسا۔

☆ ظالم لوگوں کے ساتھ مجھے نہ شامل کر۔

۸۶۔ ''ارحم الراحمین'' کا چار بار ذکر

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (الاعراف:۱۵۱)

موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب! میری خطا معاف فرما اور میرے بھائی کی بھی اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ۭ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۠ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (یوسف:۶۴)

(یعقوب نے) کہا کہ مجھے تو اس کی بابت تمہارا بس ویسا ہی اعتبار ہے جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں تھا۔ پس اللہ ہی بہترین حافظ ہے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (یوسف:۹۲)

جواب دیا آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ اللہ تمہیں بخشے وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ۚ (الانبیاء:۸۳)

ایوب کی اس حالت کو یاد کرو جب کہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''ارحم الراحمین'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۸۷۔ کامیاب لوگوں کی چار صفات

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ۡ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۠

(الاعراف:۱۵۷)

جو لوگ ایسے رسول نبی اُمّی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دُور کرتے ہیں، سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں چار صفات مذکور ہیں جن کے حامل لوگوں کو کامیابی نصیب ہوگی۔

☆ وہ لوگ جو نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں۔

☆ اور ان کی حمایت کرتے ہیں۔

☆ اور ان کی مدد کرتے ہیں۔

☆ اور اس نور (قرآن مجید) کی پیروی کرتے ہیں۔

۸۸۔ اللہ تعالیٰ کے لیے ''الاسمآء الحسنٰی'' کا چار بار ذکر

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآىِٕهٖ ؕ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

(الاعراف:۱۸۰)

اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کجروی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان کے کیے کی ضرور سزا ملے گی۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا۝ (بنی اسرآئیل:۱۱۰)

کہہ دیجیے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔ نہ تو تو اپنی نماز بہت بلند آواز سے پڑھ اور نہ بالکل پوشیدہ بلکہ اس کے درمیان کا راستہ تلاش کر لے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى۝ (طٰہٰ:۸)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بہترین نام اسی کے ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝ (الحشر:۲۴)

وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا، وجود بخشنے والا، صورت بنانے والا، اسی کے لیے نہایت اچھے نام ہیں۔ ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے لیے ''الاسمآء الحسنٰی'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۸۹۔ نبیٔ کریم ﷺ کی چار صفات

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛ وَمَا مَسَّنِىَ السُّوْٓءُ ۛ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۝ (الاعراف:۱۸۸)

آپ فرما دیجیے کہ میں خود اپنے ذات خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا، اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا۔ میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں نبیٔ کریم ﷺ کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ نبیٔ کریم ﷺ اپنی جان کے لیے نہ نفع کے مالک ہیں اور نہ نقصان کے مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غائب نہیں جانتے۔ اگر آپ غائب جانتے تو بہت بھلائی لے لیتے اور انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔
☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ڈرانے والے ہیں۔
☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کو خوشخبری دینے والے ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔

۹۰۔ مشرکین کے باطل معبودوں کی چار چیزوں میں بے بسی

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ز اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ز اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ز اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ط قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنَ٥

(الاعراف:۱۹۵)

کیا اُن کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہوں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ کسی چیز کو تھام سکیں، یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہوں، یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ تم اپنے سب شرکاء کو بلالو، پھر میری ضرر رسانی کی تدبیر کرو پھر مجھ کو ذرا مہلت مت دو۔

فائدہ: اس آیت میں مشرکین کے باطل معبودوں کی چار باتوں میں بے بسی کا ذکر ہے۔

☆ وہ چل نہیں سکتے۔
☆ وہ کوئی چیز تھام نہیں سکتے۔
☆ وہ دیکھ نہیں سکتے۔
☆ وہ سُن نہیں سکتے۔

۹۱۔ جنگ بدر میں بارش کی چار اغراض

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ٥ؕ

(الانفال:۱۱)

اس وقت کو یاد کرو جب کہ اللہ تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا اپنی طرف سے چین دینے کے لیے اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا کہ اس پانی کے ذریعہ سے تم کو پاک کردے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کردے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور تمہارے پاؤں جمادے۔

فائدہ: اس آیت میں جنگ بدر کے موقع پر بارش کی چار اغراض کا بیان ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے پانی برسایا تاکہ مسلمانوں کو پاک کر دے۔

☆ تاکہ اُن سے شیطانی وسوسہ کو دفع کر دے۔

☆ تاکہ اُن کے دلوں کو مضبوط کر دے۔

☆ تاکہ اُن کے قدم جما دے۔

۹۲۔ سورۃ الانفال میں ''السمیع العلیم'' کا چار بار ذکر

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۖ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(الانفال:۱۷)

سو تم نے انہیں قتل نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا۔ اور آپ نے خاک کی مٹھی نہیں پھینکی لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ پھینکی۔ اور تاکہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے ان کی محنت کا خوب عوض دے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۥ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ۙ

(الانفال:۴۲)

جب کہ تم پاس والے کنارے پر تھے اور وہ دور والے کنارے پر تھے اور قافلہ تم سے بہت نیچے تھا۔ اگر تم آپس میں وعدے کرتے تو یقیناً تم وقت معین پر پہنچنے میں مختلف ہو جاتے۔ لیکن اللہ کو تو ایک کام کر ہی ڈالنا تھا جو مقرر ہو چکا تھا تاکہ جو ہلاک ہو، دلیل پر (یعنی یقین جان کر) ہلاک ہو اور جو زندہ رہے، وہ بھی دلیل پر (حق پہچان کر) زندہ رہے۔ بے شک اللہ بہت سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ۙ

(الانفال:۵۳)

یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ کسی قوم پر کوئی نعمت انعام فرما کر پھر بدل دے جب تک کہ وہ خود اپنی اس حالت کو نہ بدل دیں جو کہ ان کی اپنی تھی اور یہ کہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۝ (الانفال:۶۱)

اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی صلح کی طرف جھک جا اور اللہ پر بھروسہ رکھ یقیناً وہ بہت سننے والا جاننے والا ہے۔

فائدہ: سورۃ الانفال کی ان آیات میں ''السمیع العلیم'' کا چار بار ذکر ہوا۔

۹۳۔ اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنے پر خرچ کرنے والوں کے لیے چار سزائیں

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ۝ۙ

بلاشک یہ کافر لوگ اپنے مالوں کو اس لیے خرچ کر رہے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں سو یہ لوگ تو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہی رہیں گے، پھر وہ مال ان کے حق میں باعثِ حسرت ہو جائیں گے۔ پھر مغلوب ہو جائیں گے۔ اور کافر لوگوں کو دوزخ کی طرف جمع کیا جائے گا۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝ؑ (الانفال:۳۶،۳۷)

تا کہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور ناپاکوں کو ایک دوسرے سے ملا دے۔ پس ان سب کو اکٹھا ڈھیر کر دے پھر ان سب کو جہنم میں ڈال دے۔ ایسے لوگ پورے خسارے میں ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے راستے سے لوگوں کو روکنے کے لیے خرچ کرنے والوں کی چار سزاؤں کا بیان ہے۔

- ☆ یہ کوشش اُن کے لیے پچھتاوے کا سبب بنے گی۔
- ☆ وہ مغلوب ہوں گے۔
- ☆ انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا۔
- ☆ وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

۹۴۔ مالِ غنیمت کے پانچ میں سے چار حصے مجاہدین کے لیے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(الانفال:۴۱)

جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں اور مسکینوں کا اور مسافروں کا، اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر اس دن اتارا ہے، جو دن حق و باطل کی جدائی کا تھا جس دن دو فوجیں بھڑ گئی تھیں۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ: اس آیت میں بیان ہے کہ مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اور باقی یعنی چار حصے جنگ میں حصہ لینے والے مجاہدین میں تقسیم ہوں۔

۹۵۔ ”منام“ کا چار بار ذکر

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

(الانفال:۴۳)

جب کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے تیرے خواب میں ان کی تعداد کم دکھائی، اگر ان کی زیادتی دکھاتا تو تم بزدل ہو جاتے اور ان کے بارے میں آپس میں اختلاف کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے بچا لیا، وہ دلوں کے بھیدوں سے خوب آگاہ ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ○

(الروم:۲۳)

اور بھی اس کی قدرت کی نشانی تمہاری راتوں اور دن کی نیند میں ہے اور اس کے فضل یعنی روزی کو تمہارا تلاش کرنا بھی ہے۔ جو لوگ کان لگا کر سننے کے عادی ہیں ان کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ○

(الصّٰفّٰت:۱۰۲)

پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے، تو ابراہیم نے کہا میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابّا! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لایئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○

(الزمر:۴۲)

اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کرلیتا ہے پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہے انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری (روحوں) کو ایک مقرر وقت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لیے اس میں یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں ''منام'' (خواب) کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۹۶۔ فضیلت میں صحابہ کرام کے چار گروہ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ

جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو پناہ دی اور مدد کی، یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، اور جو ایمان تو لائے ہیں لیکن ہجرت نہیں کی تمہارے لیے ان کی کچھ بھی رفاقت نہیں جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں۔ ہاں اگر وہ تم سے دین کے

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۝ (الانفال:۷۲)

بارے میں مدد طلب کریں تو تم پر مدد کرنا ضروری ہے۔سوائے ان لوگوں کے کہ تم میں اوران میں عہد و پیمان ہے۔تم جو کچھ کررہے ہو اللہ خوب دیکھتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۝

جولوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اوراللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنھوں نے پناہ دی اور مدد پہنچائی۔یہی لوگ سچے مومن ہیں،ان کے لیے بخشش ہےاورعزت کی روزی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۝ (الانفال:۷۵،۷۴)

اور جولوگ اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اورتمہارے ساتھ ہوکر جہاد کیا۔پس یہ لوگ بھی تم میں سے ہی ہیں اور رشتے ناتے والے ان میں سے بعض بعض سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کے حکم میں،بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں فضیلت کے لحاظ سے صحابہ کرام کے چار گروہوں کا بیان ہے۔

☆ جولوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اوراپنے مالوں اور جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا۔
☆ وہ لوگ جنھوں نے مہاجرین کو پناہ دی اور مدد کی۔
☆ وہ لوگ جوایمان تو لائے لیکن ہجرت نہیں کی۔
☆ وہ لوگ جو بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں نبیٔ کریم ﷺ کے ساتھ ہو کر جہاد کیا۔

۹۷۔ مشرکین کو چار ماہ کی مہلت

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ۝

اللہ اوراس کے رسول کی جانب سے بیزاری کا اعلان ہےان مشرکوں کے بارے میں جن سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا۔

فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ○ (التوبہ: ۲،۱)

پس (اے مشرکو!) تم ملک میں چار مہینے تک تو چل پھر لو، جان لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو، اور یہ (بھی یاد رہے) کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔

فائدہ: بعض مشرکین عرب بار بار عہد کر کے خلاف ورزی کرتے تھے۔ ملک میں فتنہ فساد کا خاتمہ نہ ہوتا تھا۔ نبیٔ کریم ﷺ نے اس آیت میں حکم الٰہی کے ماتحت چار ماہ کی مہلت دے کر ان عہدوں کے خاتمہ کا اعلان کر دیا اور یہ کہ اس مدت کے اندر وہ اسلام قبول کر لیں تو انہیں یہاں رہنے کی اجازت ہوگی۔ بصورت دیگر وہ چار مہینے کے بعد جزیرہ عرب سے نکل جائیں۔ اگر وہ دونوں صورتوں میں کوئی بھی اختیار نہیں کریں گے تو مسلمانوں کے لیے ان سے جنگ کرنا ضروری ہو جائے گا۔

۹۸۔ عہد شکنی پر مشرکین کو چار قسم کی سزا کا حکم

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (التوبہ: ۵)

پھر حرمت والے مہینوں کے گزرتے ہی مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو انہیں گرفتار کرو، ان کا محاصرہ کر لو اور ان کی تاک میں ہر گھاٹی میں جا بیٹھو، ہاں اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کی راہیں چھوڑ دو، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

فائدہ: اس آیت میں عہد شکنی پر مشرکین کو حرمت والے مہینوں کے بعد چار قسم کی سزا کا حکم ہے۔

☆ مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو۔
☆ انہیں گرفتار کرو۔
☆ ان کا محاصِرہ کرو۔
☆ ان کی تاک میں ہر گھاٹی میں جا بیٹھو۔

۹۹۔ ہجرت اور جہاد کرنے والوں کی چار فضیلتیں

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ○

جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی، اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ○

انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی، ان کے لیے وہاں دوامی نعمت ہے،

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ○

وہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑے ثواب ہیں۔

(التوبہ: ۲۰ تا ۲۲)

فائدہ: ان آیات میں ہجرت اور جہاد کرنے والوں کی چار فضیلتوں کا ذکر ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کا بڑا درجہ ہے۔
- ☆ وہی کامیاب ہیں۔
- ☆ اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور جنتوں کی بشارت دیتا ہے۔
- ☆ وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

۱۰۰۔ چار شرائط پر اہلِ کتاب سے جنگ کرنے کا حکم

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ○

(التوبہ: ۲۹)

ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے جو اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ شے کو حرام نہیں جانتے نہ دینِ حق کو قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے، یہاں تک کہ وہ ذلیل وخوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔

فائدہ: اس آیت میں چار شرائط کا ذکر ہے جن پر اہل کتاب سے لڑنے کا حکم ہے یہاں تک کہ جزیہ ادا کریں۔ جزیہ ایک متعین رقم ہے۔ یہ بدل ہے اُس امان اور حفاظت کا جو غیر مسلموں کو اسلامی حکومت میں عطا کی جائے گی۔ جزیہ اس امر کی علامت بھی ہے کہ وہ تابع امر بننے پر راضی ہیں اور ان کی خود مختاری ختم ہو جائے۔

☆ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے۔

☆ جو قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے۔

☆ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی حرام کردہ شے کو حرام نہیں جانتے۔

☆ جو دین حق کو قبول نہیں کرتے۔

۱۰۱۔ حرمت والے چار مہینے

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۝ (التوبہ: ۳۶)

مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے، اسی دن سے جب سے آسمان و زمین کو اس نے پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت و ادب کے ہیں، یہی درست دین ہے، تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

فائدہ: اس آیت میں حرمت والے چار مہینوں کا بیان ہے۔ ان مہینوں میں اپنے آپ پر ظلم کرنے سے منع کیا گیا ہے یعنی ان مہینوں میں جنگ نہ کرنے کا حکم ہے۔

☆ ذوالقعدہ۔

☆ ذوالحجہ۔

☆ محرم۔

☆ رجب۔

۱۰۲۔ جہاد میں شریک ہونے والے مسلمانوں کی چار قسمیں

لَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یُّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ ۢ بِالْمُتَّقِیْنَ○ (التوبہ: ۴۴)

اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ویقین رکھنے والے تو مالی اور جانی جہاد سے رک رہنے کی کبھی بھی تجھ سے اجازت طلب نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔

وَّلَا عَلَی الَّذِیْنَ اِذَا مَآ اَتَوْکَ لِتَحْمِلَھُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُکُمْ عَلَیْہِ ص تَوَلَّوْا وَّاَعْیُنُھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوْا مَا یُنْفِقُوْنَ○ (التوبہ: ۹۲)

ہاں ان پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ کے پاس آتے ہیں کہ آپ انہیں سواری مہیا کر دیں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ میں تو تمہاری سواری کے لیے کچھ بھی نہیں پاتا تو وہ رنج وغم سے اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں کہ انہیں خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی میسر نہیں۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْھِمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○ (التوبہ: ۱۰۲)

اور کچھ اور لوگ ہیں جو اپنی خطا کے اقراری ہیں۔ جنہوں نے ملے جلے عمل کیے تھے، کچھ بھلے اور کچھ بُرے۔ اللہ سے امید ہے کہ ان پر توجہ فرمائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ فِیْ سَاعَۃِ الْعُسْرَۃِ مِنْۢ بَعْدِ مَا کَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْھُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْھِمْ ؕ اِنَّہٗ بِھِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ○ (التوبہ: ۱۱۷)

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا، اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا۔ پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے۔

فائدہ: ان آیات میں جہاد میں شریک ہونے والے مسلمانوں کی چار اقسام کا بیان ہے۔

☆ وہ جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ مالی اور جانی جہاد سے رُک رہنے کی کبھی بھی آپ سے اجازت طلب نہیں کریں گے۔

☆ وہ مسلمان جن کے پاس سواریاں بھی نہیں تھیں اور آپ ﷺ نے بھی انہیں سواریاں پیش کرنے سے معذرت کی جس پر انہیں صدمہ ہوا کہ بے اختیار اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں کہ ان کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں۔

☆ وہ مخلص مسلمان جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ایک جہاد میں جانے میں سستی کی اور اپنی غلطی کا احساس کر کے اعترافِ گناہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر کے انہیں معاف کر دیا۔

☆ وہ مسلمان جن کو شروع میں دنیاوی اسباب کی وجہ سے جہاد میں شریک ہونے میں تذبذب ہوا تھا پھر جلد ہی اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس کیفیت سے نکل آئے اور بخوشی جہاد میں شریک ہوئے۔

۱۰۳۔ نبیٔ کریم ﷺ کی چار صفات

وَمِنۡهُمُ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ النَّبِىَّ وَيَقُوۡلُوۡنَ هُوَ اُذُنٌ‌ ؕ قُلۡ اُذُنُ خَيۡرٍ لَّـكُمۡ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤۡمِنُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَرَحۡمَةٌ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ‏ ○

(التوبہ: ۶۱)

ان میں سے وہ بھی ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں، ہلکے کان کا ہے، آپ کہہ دیجیے کہ وہ کان تمہارے بھلے کے لیے ہے، وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے جو اہل ایمان ہیں یہ ان کے لیے رحمت ہے، رسول اللہ کو جو لوگ ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دکھ کی مار ہے۔

فائدہ: اس آیت میں ان منافقین کا ذکر ہے جو نبیٔ کریم ﷺ کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص کانوں کا کچا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے نبیٔ کریم ﷺ کی چار صفات بیان کی ہیں۔

☆ نبیٔ کریم ﷺ ہر ایک کی بات سنتے ہیں تو تمہاری بھلائی کے لیے ایسا کرتے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔

☆ وہ مسلمانوں کی بات کا یقین کرتے ہیں۔

☆ وہ اہل ایمان کے لیے رحمت ہیں۔

۱۰۴۔ جہاد سے معذور چار شخص

لَيۡسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الۡمَرۡضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ مَا يُنۡفِقُوۡنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوۡا لِلّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ؕ مَا عَلَى الۡمُحۡسِنِيۡنَ مِنۡ سَبِيۡلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۙ‏
وَّلَا عَلَى الَّذِيۡنَ اِذَا مَاۤ اَتَوۡكَ لِتَحۡمِلَهُمۡ قُلۡتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحۡمِلُكُمۡ عَلَيۡهِ ۖ تَوَلَّوْا وَّاَعۡيُنُهُمۡ تَفِيۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوۡا مَا يُنۡفِقُوۡنَ ؕ‏

(التوبہ: ۹۱، ۹۲)

ضعیفوں پر اور بیماروں پر اور ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ بھی نہیں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی کرتے ہیں، ایسے نیک کاروں پر الزام کی کوئی راہ نہیں، اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا رحمت والا ہے۔
ہاں ان پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ کے پاس آتے ہیں کہ آپ انہیں سواری مہیا کردیں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ میں تو تمہاری سواری کے لیے کچھ بھی نہیں پاتا، تو وہ رنج وغم سے اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں کہ انہیں خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی میسر نہیں۔

فائدہ: ان آیات میں جہاد سے معذور چار شخصوں کا ذکر ہے۔ ان پر کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خیر خواہی کرتے رہیں۔

☆ ضعیف شخص۔
☆ بیمار شخص۔
☆ وہ شخص جس کے پاس خرچ کرنے کو کچھ بھی نہیں۔
☆ وہ شخص جو نبی کریم ﷺ کے پاس آتے ہیں کہ آپ ﷺ انہیں سواری مہیا کردیں تو آپ ﷺ جواب دیتے ہیں کہ میں تو تمہاری سواری کے لیے کچھ بھی نہیں پاتا تو وہ رنج وغم سے اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں۔

۱۰۵۔ مسجد ضرار بنانے کے چار مقاصد

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا ۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○

(التوبہ: ۱۰۷)

اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے ان اغراض کے لیے مسجد بنائی ہے کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کی باتیں کریں اور ایمانداروں میں تفریق ڈالیں اور اس شخص کے قیام کا سامان کریں جو اس کے قبل سے اللہ اور رسول کا مخالف ہے اور قسمیں کھا جائیں گے کہ بجز بھلائی کے اور ہماری کچھ نیت نہیں اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں مسجد ضرار بنانے کے چار مقاصد بیان ہوئے ہیں۔

☆ کہ (دعوتِ حق) کو نقصان پہنچائیں۔
☆ کہ کفر کی باتیں کریں۔
☆ اہل ایمان میں پھوٹ ڈالیں۔
☆ اس شخص کے لیے کمین گاہ بنائیں جو اس سے پہلے خدا اور اس کے رسول کا مخالف ہے۔

۱۰۶۔ جہنم میں جانے والے لوگوں کی چار خصلتیں

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۙ○

جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں ہے اور وہ دنیوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اس میں جی لگا بیٹھے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

(یونس: ۷،۸)

ایسے لوگوں کا ٹھکانا ان کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے۔

فائدہ: ان آیات میں جہنم میں جانے والے لوگوں کی چار خصلتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اُن کو اللہ تعالیٰ کے پاس آنے کا یقین نہیں ہے۔
☆ وہ دنیوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں۔
☆ وہ دنیا میں دل لگا بیٹھے ہیں۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے غافل ہیں۔

۱۰۷۔ نیکی کرنے والوں کے لیے چار چیزیں

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (یونس:۲۶)

جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید برآں بھی اور ان کے چہروں پر نہ سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت، یہ لوگ جنت میں رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

فائدہ: اس آیت میں ان چار چیزوں کا ذکر ہے جو نیکی کرنے والے لوگوں کے لیے ہیں۔
☆ نیکی کرنے والوں کے لیے نیک بدلہ جنت ہے۔
☆ اُن کے لیے مزید برآں بھی یعنی اللہ کا دیدار ہے۔
☆ ان کے چہروں کو نہ سیاہی ڈھانکے گی۔ اور
☆ نہ اُن کو ذلت ہوگی۔

۱۰۸۔ بدی کرنے والوں کے لیے چار چیزیں

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (یونس:۲۷)

اور جن لوگوں نے بدکام کیے ان کی بدی کی سزا اس کے برابر ملے گی اور ان کو ذلت چھائے گی ان کو اللہ تعالیٰ سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے پرت کے پرت لپیٹ دیئے گئے ہیں۔ یہ لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

فائدہ: اس آیت میں ان چار چیزوں کا ذکر ہے جو بدی کرنے والے لوگوں کے لیے ہیں۔

☆ بدی کرنے والوں کو ان کی بدی کی سزا اس کے برابر ملے گی۔
☆ ان پر ذلت چھا جائے گی۔
☆ ان کے چہروں پر سیاہی چھا جائے گی۔
☆ یہ لوگ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

۱۰۹۔ مشرکین کے اقرارِ توحید میں چار باتیں

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○
(یونس:۳۱)

آپ کہیے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے۔ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ، تو ان سے کہیے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے۔

فائدہ: اس آیت میں مشرکین کے اقرارِ توحید میں چار باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اگر مشرکین سے پوچھا جائے کہ کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے تو وہ کہیں گے کہ اللہ۔
☆ کہ کس کے اختیار میں ہیں کان اور آنکھیں تو وہ کہیں گے کہ اللہ۔
☆ کہ کون زندہ مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ زندہ سے تو وہ کہیں گے کہ اللہ۔
☆ کہ کون کاروبارِ عالم کی تدبیر کرتا ہے تو وہ کہیں گے کہ اللہ۔

۱۱۰۔ ایک آیت میں قرآن مجید کی چار صفات

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَهُدًى

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور

وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ (یونس:۵۷)	دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے۔ اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔

فائدہ: اس آیت میں قرآن مجید کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ قرآن مجید ایک نصیحت ہے۔

☆ دلوں کے روگ کے لیے شفا ہے۔

☆ مومنوں کے لیے ہدایت ہے۔

☆ مومنوں کے لیے رحمت ہے۔

۱۱۱۔ حضرت نوح علیہ السلام کی اپنی قوم کو چیلنج میں چار چیزیں

وَاتۡلُ عَلَیۡهِمۡ نَبَاَ نُوۡحٍ ۘ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖ یٰقَوۡمِ اِنۡ كَانَ كَبُرَ عَلَیۡكُمۡ مَّقَامِیۡ وَتَذۡكِیۡرِیۡ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡتُ فَاَجۡمِعُوۡۤا اَمۡرَكُمۡ وَشُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ لَا یَكُنۡ اَمۡرُكُمۡ عَلَیۡكُمۡ غُمَّةً ثُمَّ اقۡضُوۡۤا اِلَیَّ وَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ۝ (یونس:۷۱)	اور آپ ان کو نوح کا قصہ پڑھ کر سنائیے جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم! اگر تم کو میرا رہنا اور احکامِ الٰہی کی نصیحت کرنا بھاری معلوم ہوتا ہے تو میرا تو اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔ تم اپنی تدبیر مع اپنے شرکاء کے پختہ کرلو پھر تمہاری تدبیر تمہاری گھٹن کا باعث نہ ہونی چاہیے۔ پھر میرے ساتھ کر گزرو اور مجھ کو مہلت نہ دو۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ میرا تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ ہے۔ اور پھر انہوں نے چیلنج کیا جس میں چار چیزیں ہیں۔

☆ تم اپنے شریکوں کو ساتھ لے کر اپنی تدبیر پختہ کرلو۔

☆ تم کو اپنی تدبیر میں شبہ نہ رہے۔

☆ میرے خلاف اس منصوبے کو عمل میں لے آؤ۔

☆ مجھے ہرگز مہلت نہ دو۔

۱۱۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی کی طرف وحی میں چار احکام

وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۝ (یونس:۸۷)

اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنے ان لوگوں کے لیے مصر میں گھر برقرار رکھو اور تم سب اپنے انہی گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو اور نماز کے پابند رہو اور آپ مسلمانوں کو بشارت دے دیں۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی کی طرف وحی میں چار احکام فرمائے۔

- ☆ اپنی قوم کے لیے مصر میں چند مکان بناؤ۔
- ☆ اپنے ان گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو۔
- ☆ نماز قائم کرو۔
- ☆ مومنوں کو خوشخبری دو۔

۱۱۳۔ حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کا چار بار ذکر

فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْیَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِیْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ ؕ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ۝ (یونس:۹۸)

چنانچہ کوئی بستی ایمان نہ لائی کہ ایمان لانا اس کو نافع ہوتا سوائے یونس کی قوم کے۔ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیوی زندگی میں ان پر سے ٹال دیا اور ان کو ایک وقتِ (خاص) تک کے لیے زندگی سے فائدہ اُٹھانے (کا موقع) دیا۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ

مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کو یاد کرو! جب کہ وہ غصہ سے چل دیا اور خیال کیا کہ ہم

اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ق صلے اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ج صلے ○ (الانبیآء:۸۷)	اسے نہ پکڑ سکیں گے۔ بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اُٹھا کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بے شک میں ظالموں میں ہو گیا۔
وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○	اور تحقیق یونس نبیوں میں سے تھے۔
اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ ○	جب بھاگ کر پہنچے بھری کشتی پر۔
فَسَاهَمَ فَکَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ○	پھر قرعہ اندازی ہوئی تو یہ مغلوب ہو گئے۔
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ○	تو پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا اور وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرنے لگ گئے۔
فَلَوْلَآ اَنَّهٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ○	پس اگر یہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔
لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○	تو لوگوں کے اُٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ میں ہی رہتے۔
فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ سَقِیْمٌ ○	پس اسے ہم نے چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ اس وقت بیمار تھے۔
وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ○	اور اس پر سایہ کرنے والا کدو کی قسم کا ایک درخت ہم نے اُگا دیا۔
وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ○ (الصّٰفّٰت:۱۳۹تا۱۴۷)	اور ہم نے اسے ایک لاکھ بلکہ اور زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا۔
فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ وَلَا تَکُنْ کَصَاحِبِ الْحُوْتِ م اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَکْظُوْمٌ ○	پس تو اپنے رب کے حکم کا صبر سے (انتظار کر) اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جا جب کہ اس نے غم کی حالت میں دُعا کی۔
لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَکَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ○	اگر اسے اس کے رب کا احسان نہ پالیتا تو یقیناً وہ برے حالوں میں بنجر زمین میں ڈال دیا جاتا۔
فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ (القلم:۴۸تا۵۰)	اسے اس کے رب نے پھر نوازا اور اسے نیک کاروں میں کر دیا۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۱۱۴۔ سورۃ ھود میں چار انبیاء کرام کی توبہ استغفار کی دعوت

الٓرٰ قف کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍۙ

الرٰ، یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آئتیں محکم کی گئی ہیں، پھر صاف صاف بیان کی گئی ہیں ایک حکیم باخبر کی طرف سے۔

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ط اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌۙ

یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو میں تم کو اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ یُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ط وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ

(ھود:۱تا۳)

اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اسی کی طرف متوجہ رہو، وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔ اور اگر تم لوگ اعراض کرتے رہے تو مجھ کو تمہارے لیے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ط قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ط اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ

(ھود:۵۰)

اور قومِ عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو ہم نے بھیجا، اس نے کہا میری قوم والو! اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تم تو صرف بہتان بازی کر رہے ہو۔

وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْکُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِکُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ

(ھود:۵۲)

اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے پالنے والے سے معافی طلب کرو اور اس کی جناب میں توبہ کرو، تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت قوت بڑھا دے اور تم جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ○ (هود:۶۱)

اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور اسی نے اس زمین میں تمہیں بسایا ہے، پس تم اس سے معافی طلب کرو اور اس کی طرف رجوع کرو۔ بے شک میرا رب قریب اور دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔

وَاِلٰی مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ○ (هود:۸۴)

اور ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اور تم ناپ تول میں بھی کمی نہ کرو۔ میں تو تمہیں آسودہ حال دیکھ رہا ہوں اور مجھے تم پر گھیر لانے والے دن کے عذاب کا خوف بھی ہے۔

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ○ (هود:۹۰)

تم اپنے رب سے استغفار کرو اور اسی کی طرف جھک جاؤ، یقین مانو کہ میرا رب بڑی مہربانی والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔

فائدہ: سورۃ ھود کی ان آیات میں چار انبیاء کرام کی طرف سے اپنی اپنی قوم کو استغفار اور توبہ کرنے کی دعوت کا بیان ہے۔

- ☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
- ☆ حضرت ھود علیہ السلام۔
- ☆ حضرت صالح علیہ السلام۔
- ☆ حضرت شعیب علیہ السلام۔

۱۱۵۔ حضرت نوح علیہ السلام کی چار چیزوں کی تردید

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ۝

(ھود:۳۱)

میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، (سنو!) میں غیب کا علم بھی نہیں رکھتا، نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں، نہ میرا یہ قول ہے کہ جن پر تمہاری نگاہیں ذلت سے پڑ رہی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کوئی نعمت دے گا ہی نہیں۔ ان کے دل میں جو ہے اسے اللہ ہی خوب جانتا ہے، اگر میں ایسی بات کہوں تو یقیناً میرا شمار ظالموں میں ہو جائے گا۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت نوح علیہ السلام نے چار چیزوں کی تردید کی ہے۔

☆ میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔

☆ نہ میں غیب جانتا ہوں۔

☆ نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

☆ نہ میں کہتا ہوں کہ جنہیں تمہاری نظریں حقیر دیکھتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھلائی نہیں دے گا۔

۱۱۶۔ حضرت لوط علیہ السلام کی اپنی قوم سے خطاب میں چار باتیں

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ۝

(ھود:۷۸)

اور اس کی قوم دوڑتی ہوئی اس کے پاس آ پہنچی، وہ تو پہلے ہی سے بدکاریوں میں مبتلا تھی، لوط نے کہا اے قوم کے لوگو! یہ ہیں میری بیٹیاں جو تمہارے لیے بہت ہی پاکیزہ ہیں، اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی بھلا آدمی نہیں۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے خطاب میں چار باتیں کیں جب اُن کی قوم

کے لوگ ان کے مہمانوں کی طرف دوڑے۔

☆ اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے سب سے بڑھ کر پاک ہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔
☆ میرے مہمانوں کے معاملہ میں مجھے رسوا نہ کرو۔
☆ کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں؟

۱۱۷۔ ایک آیت میں چار قوموں پر عذاب کا ذکر

وَيٰقَوۡمِ لَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شِقَاقِىۡۤ اَنۡ يُّصِيۡبَكُمۡ مِّثۡلُ مَاۤ اَصَابَ قَوۡمَ نُوۡحٍ اَوۡ قَوۡمَ هُوۡدٍ اَوۡ قَوۡمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوۡمُ لُوۡطٍ مِّنۡكُمۡ بِبَعِيۡدٍ۝ (ھود:۸۹)

اور اے میری قوم کے لوگو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کو میری مخالفت میں آ کر ان عذابوں کے مستحق ہو جاؤ جو قومِ نوح اور قومِ ھود اور قومِ صالح کو پہنچے ہیں۔ اور قومِ لوط تو تم سے کچھ دور نہیں۔

فائدہ: اس آیت میں چار قوموں پر عذاب کا ذکر ہے۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم۔ وہ طوفان میں غرق ہوگئی۔
☆ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم۔ ان کو تیز ہوا نے آ پکڑا۔
☆ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم۔ اُن کو ایک ہولناک آواز نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔
☆ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم۔ ان کی بستی کو الٹ دیا گیا اور پتھروں کی بارش برسائی گئی۔

۱۱۸۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی اپنے بھائیوں سے چار باتیں

وَجَآءَ اِخۡوَةُ يُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَعَرَفَهُمۡ وَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ۝

یوسف کے بھائی آئے اور یوسف کے پاس گئے تو اس نے انہیں پہچان لیا اور انہوں نے اسے نہ پہچانا۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ قَالَ ائۡتُوۡنِىۡ بِاَخٍ لَّكُمۡ مِّنۡ اَبِيۡكُمۡ ۚ اَلَا تَرَوۡنَ اَنِّىۡۤ اُوۡفِى

جب انہیں ان کا اسباب مہیا کر دیا تو کہا کہ تم میرے پاس اپنے اس بھائی کو بھی لانا جو

الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ○

تمہارے باپ سے ہے، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں نے ناپ بھی پورا کر دیا اور میں ہوں بھی بہترین میزبانی کرنے والوں میں۔

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ○

(یوسف: ۵۸ تا ۶۰)

پس اگر تم اسے لے کر میرے پاس نہ آئے تو میری طرف سے تمہیں کوئی ناپ بھی نہ ملے گا۔ بلکہ تم میرے قریب بھی نہ پھٹکنا۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے چار باتیں کہیں۔

☆ اپنے اُس بھائی کو بھی میرے پاس لاؤ جو تمہارے باپ کی طرف سے ہے۔

☆ اگر تم اُسے میرے پاس نہ لائے تو تمہیں میرے پاس سے کوئی ناپ نہ ملے گا۔ اور میرے پاس نہ آنا۔

☆ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں۔

☆ میں بہترین میزبانی کرنے والوں میں سے ہوں۔

۱۱۹۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی اپنے بیٹوں کو نصیحت میں چار باتیں

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○

(یوسف: ۶۷)

اور (یعقوب) نے کہا اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے نہ جانا بلکہ کئی ایک دروازوں میں سے جدا جدا طور پر داخل ہونا، میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے۔ میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی اپنے بیٹوں کو نصیحت میں چار باتوں کا بیان ہے۔

☆ اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا۔

☆ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا۔

☆ حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے۔

☆ میرا کامل بھروسہ اُسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اُسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

۱۲۰۔ بھائیوں کی حضرت یوسف علیہ السلام سے چار باتیں

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝ (یوسف:۸۸)

پھر جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو کہنے لگے کہ اے عزیز! ہم اور ہمارا خاندان بڑی تکلیف میں ہے۔ ہم حقیر پونجی لائے ہیں پس آپ ہمیں پورے غلہ کا ناپ دیجیے اور ہم پر خیرات کیجیے، اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والوں کو بدلہ دیتا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی طرف سے اُن کو چار باتیں کرنے کا ذکر ہے۔

☆ اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو تکلیف پہنچی ہے۔

☆ ہم تھوڑا سا سرمایہ لے کر آئے ہیں سو ہمیں پورا ناپ دیں۔

☆ ہم پر خیرات کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والوں کو بدلہ دیتا ہے۔

۱۲۱۔ نبیٔ کریم ﷺ کو چار باتوں کا حکم

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (یوسف:۱۰۸)

آپ کہہ دیجیے میری راہ یہی ہے۔ میں اور میرے فرماں بردار اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ۔ اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں۔

فائدہ: اس آیت میں نبیٔ کریم ﷺ کو چار باتوں کا اعلان کرنے کا حکم ہے۔

☆ میرا راستہ یہی ہے۔

☆ میں اور میری پیروی کرنے والے پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔
☆ میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

۱۲۲۔ نبیٔ کریم ﷺ کو چار باتوں کے اعلان کا حکم

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ○
(الرعد: ۳۶)

جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں۔ آپ اعلان کر دیجیے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں، میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب رجوع کرتا ہوں۔

فائدہ: اس آیت میں نبیٔ کریم ﷺ کو چار باتوں کے اعلان کرنے کا حکم ہے۔
☆ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں۔
☆ اس کے ساتھ شریک نہ کروں۔
☆ میں اسی کی طرف بلاتا ہوں۔
☆ اسی کی طرف میرا لوٹنا ہے۔

۱۲۳۔ چار گروہ

اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۨ ۙ ○

اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور منکروں کے لیے تو سخت عذاب کی خرابی ہے،

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا

جو آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگی کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس

عِوَجًا ط اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِیْدٍ ○ (ابراہیم:۲،۳)

میں ٹیڑھا پن پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں چار گروہوں کا بیان ہے جن کے لیے سخت عذاب ہے۔

☆ قبول حق سے انکار کرنے والے۔

☆ وہ جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔

☆ وہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں۔

☆ وہ جو اس میں ٹیڑھا پن پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

۱۲۴۔ بستی سے نکلتے وقت حضرت لوط علیہ السلام کو چار احکام

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَیْثُ تُؤْمَرُوْنَ ○ (الحجر:۶۵)

اب تو اپنے خاندان سمیت اس رات کے کسی حصہ میں چل دے تو آپ ان کے پیچھے رہنا، اور (خبردار) تم میں سے کوئی مڑ کر بھی نہ دیکھے اور جہاں کا تمہیں حکم کیا جا رہا ہے وہاں چلے جاؤ۔

فائدہ: اس آیت میں بستی سے نکلتے وقت حضرت لوط علیہ السلام کو چار باتوں کے حکم کا ذکر ہے۔

☆ تم اپنے اہل کو لے کر کچھ رات رہے چل پڑو۔

☆ تم خود اُن کے پیچھے چلو۔

☆ تم میں سے کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔

☆ تم چلتے جاؤ جہاں تک کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے۔

۱۲۵۔ سمندروں کے چار فوائد

وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ج وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ

اور سمندر بھی اسی نے تمہارے بس میں کر دیئے ہیں کہ تم اس میں سے (نکلا ہوا) تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے زیورات

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ٥ (النحل:۱۴)

نکال سکو۔ تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لیے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہوسکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ٥ (فاطر:۱۲)

اور برابر نہیں دو دریا یہ میٹھا ہے پیاس بجھاتا پینے میں خوشگوار اور یہ دوسرا کھاری ہے کڑوا، تم ان دونوں میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور وہ زیورات نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی کشتیاں پانی کو چیرنے پھاڑنے والی ان دریاؤں میں ہیں تاکہ تم ان کا فضل ڈھونڈو اور تاکہ تم اس کا شکر کرو۔

فائدہ: ان آیات میں سمندروں کے چار فوائد بیان ہوئے ہیں۔

☆ سمندر سے کھانے کے لیے تازہ گوشت ملتا ہے۔

☆ پہننے کے لیے زیورات۔

☆ اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے کے لیے کشتیاں چلتی ہیں۔

☆ سمندر میں میٹھا پانی بھی جو پینے میں خوشگوار۔

۱۲۶۔ آخرت کے بڑے اجر والوں کی چار صفات

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ٥

جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں ترکِ وطن کیا ہے ہم انہیں بہتر سے بہتر ٹھکانا دنیا میں عطا فرمائیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے۔ کاش کہ لوگ اس سے واقف ہوتے۔

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ٥ (النحل:۴۱،۴۲)

وہ جنہوں نے دامن صبر نہ چھوڑا اور اپنے پالنے والے ہی پر بھروسہ کرتے رہے۔

فائدہ: ان آیات میں آخرت میں بڑا اجر پانے والوں کی چار صفات کا بیان ہے۔

☆ اُنہوں نے ظلم برداشت کیے۔

☆ پھر ہجرت کی۔

☆ انہوں نے صبر کیا۔

☆ وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے رہے۔

۱۲۷۔ ''العلیم القدیر'' کا چار بار ذکر

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝

(النحل:۷۰)

اللہ تعالیٰ نے ہی تم سب کو پیدا کیا ہے وہی پھر تمہیں فوت کرے گا۔ تم میں ایسے بھی ہیں جو بدترین عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے بوجھنے کے بعد بھی نہ جانیں۔ بے شک اللہ دانا اور توانا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝

(الروم:۵۴)

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا کیا پھر اس کمزوری کے بعد توانائی دی، پھر اس توانائی کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا، جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہ سب سے پورا واقف اور سب پر پورا قادر ہے۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝

(فاطر:۴۴)

اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا؟ حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھے ہوئے تھے، اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس کو ہرا دے نہ آسمان میں اور نہ زمین میں۔ وہ بڑے علم والا، بڑی قدرت والا ہے۔

اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ٥ (الشوریٰ:۵۰)

یا انہیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے، وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''العلیم القدیر'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۱۲۸۔ قرآن مجید کی چار صفات

وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا عَلَیْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِیْدًا عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ٥ (النحل:۸۹)

اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لیے۔

فائدہ: اس آیت میں قرآن مجید کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ یہ کتاب ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والی ہے۔
- ☆ مسلمانوں کے لیے ہدایت ہے۔
- ☆ اُن کے لیے رحمت ہے۔
- ☆ اُن کے لیے خوشخبری ہے۔

۱۲۹۔ مسلمانوں کی قسموں کو آپس میں فساد کا موجب بننے کے چار نقصانات

وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اَیْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَیْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ٥ (النحل:۹۴)

اور تم اپنی قسموں کو آپس کی دغا بازی کا بہانہ نہ بناؤ۔ پھر تو تمہارے قدم اپنی مضبوطی کے بعد ڈگمگا جائیں گے اور تمہیں سخت سزا برداشت کرنا پڑے گی کیوں کہ تم نے اللہ کی راہ سے روک دیا، اور تمہیں بڑا سخت عذاب ہوگا۔

فائدہ: اس آیت میں مسلمانوں کو اپنی قسموں کو باہمی دھوکا دینے کا موجب نہ بنانے کا حکم ہے۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں چار قسم کے نقصانات کا سامنا کرنا پڑے۔

☆ قدم جمنے کے بعد اُکھڑ جائیں۔
☆ تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے کا سبب بنو۔
☆ تمہیں سخت سزا برداشت کرنا پڑے۔
☆ تمہیں سخت عذاب ہو۔

۱۳۰۔ قرآن مجید کی چار صفات

قُلْ نَزَّلَهُ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ (النحل:۱۰۲)

کہہ دیجیے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبریل حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تاکہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور مسلمانوں کی رہنمائی اور بشارت ہو جائے۔

فائدہ: اس آیت میں قرآن مجید کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبریل علیہ السلام حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں۔
☆ قرآن مجید ایمان والوں کو استقامت عطا ہونے کا ذریعہ ہے۔
☆ مسلمانوں کے لیے ہدایت ہے۔
☆ مسلمانوں کے لیے خوشخبری ہے۔

۱۳۱۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے مستحق لوگوں کی چار صفات

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (النحل:۱۱۰)

جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا بے شک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے مستحق لوگوں کی چار صفات کا ذکر ہے۔

☆ وہ جنہیں دُکھ دیا گیا۔

☆ پھر ہجرت کی۔

☆ پھر جہاد کیا۔

☆ اور صبر کیا۔

۱۳۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چار صفات

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ (النحل: ۱۲۰)

بے شک ابراہیم پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور یک طرفہ مخلص تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ وہ امام تھے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار۔

☆ یک سُو مخلص مسلمان۔

☆ وہ مشرک نہ تھے۔

۱۳۳۔ اعمال پر جزاوسزا کے قانون کی چار باتیں

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ (بنی اسرآئیل: ۱۵)

جو راہِ راست حاصل کرلے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لیے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو بھٹک جائے اُس کا بوجھ اسی کے اوپر ہے، کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ اپنے اوپر نہ لادے گا اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔

فائدہ: اس آیت میں اعمال پر جزاوسزا کے قانون کی چار باتیں مذکور ہیں۔

☆ جو شخص سیدھی راہ پر چلا۔ وہ اپنے ہی لیے سیدھی راہ پر چلا۔

☆ جو گمراہ رہا تو اپنے اوپر وبال کے لیے گمراہ رہا۔

☆ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔

☆ اللہ تعالیٰ عذاب دینے والا نہیں یہاں تک رسول بھیجے۔

۱۳۴۔ مال خرچ کرنے کے چار اصول

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا○	اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بے جا خرچ سے بچو۔
اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا○	بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔
وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا○	اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں جس کی تو امید رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہیے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے۔
وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا○	اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا اور پچھتاتا ہوا بیٹھ جائے۔
اِنَّ رَبَّكَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا○ (بنی اسرآئیل:۲۶تا۳۰)	یقیناً تیرا رب جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں مال خرچ کرنے کے چار اصول بیان ہوئے ہیں۔

☆ ہر انسان کے مال میں اس کے قریبیوں اور مساکین اور مسافروں کا بھی کچھ حق ہے جو ادا کیا جائے۔

☆ مال کو بے جا خرچ کر کے ضائع نہ کیا جائے۔ مال بے جا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔
☆ اگر مسکین وغیرہ کو دینے کی استطاعت نہ ہو تو ایسی صورت میں سختی سے انہیں رد نہ کرے۔ نرمی سے بات کرے۔
☆ نہ بخل کرے اور نہ اسراف بلکہ میانہ روی اختیار کرے۔

۱۳۵۔ کفار کی مخالفت پر چار باتیں

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝ (بنی اسرآئیل:۶۰)

اور یاد کرو جب کہ ہم نے آپ سے فرما دیا کہ آپ کے رب نے لوگوں کو گھیر لیا ہے۔ جو رویا (عینی رؤیت) ہم نے آپ کو دکھائی تھی وہ لوگوں کے لیے صاف آزمائش ہی تھی اور اسی طرح وہ درخت بھی جس سے قرآن میں اظہارِ نفرت کیا گیا ہے۔ ہم انہیں ڈرا رہے ہیں لیکن یہ انہیں اور بڑی سرکشی میں بڑھا رہا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں نبیٔ کریم ﷺ کی تبلیغ اور کفار کی مخالفت پر چار باتیں بیان ہوئی ہیں۔
☆ آپ ﷺ کے رب نے لوگوں کو گھیر رکھا ہے۔ یعنی وہ کفار دعوت کا راستہ نہ روک سکیں گے۔
☆ جو رُءیا آپ کو دکھائی گئی تھی وہ لوگوں کے لیے صاف آزمائش ہی تھی۔ یعنی معراج میں جو دیکھا تھا۔
☆ وہ درخت بھی لوگوں کے لیے فتنہ ہے جس سے قرآن مجید میں اظہارِ نفرت کیا گیا ہے یعنی زقوم کا درخت جو گناہ گاروں کا کھانا ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ انہیں ڈرا رہا ہے لیکن یہ انہیں سرکشی میں بڑھا رہا ہے۔ یعنی نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے بلکہ ان کی سرکشی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

۱۳۶۔ انسانوں کو بہکانے کے لیے شیطان کو چار باتوں کا اختیار

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ

ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُورًا ۝

(بنی اسرآئیل:۶۴)

اوران کے مال اوراولاد میں سے اپنا بھی ساجھا لگااورانہیں (جھوٹے) وعدے دے لے۔ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسرفریب ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں شیطان کو چار باتوں کا اختیار ہے کہ انسانوں کو بہکا سکے تو بہکا لے۔

☆ انسانوں میں سے جسے بھی شیطان اپنی آواز سے بہکا سکے تو بہکا لے۔

☆ اُن پر اپنے سواروں اور پیادوں کو اکٹھا کر لائے۔

☆ اُن کے مالوں اوراولاد میں شریک ہوتا رہے۔

☆ اُن سے وعدہ کرتا رہے۔

۱۳۷۔ اولادِ آدم پر چار انعامات

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۝

(بنی اسرآئیل:۷۰)

یقیناً ہم نے اولادِ آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اورتری کی سواریاں دیں اورانہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اوراپنی بہت سی مخلوق پرانہیں فضیلت عطا فرمائی۔

فائدہ: اس آیت میں اولادِ آدم پر چار انعامات کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو بزرگی دی۔

☆ ان کو خشکی اورتری کی سواریاں دیں۔

☆ اُن کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا۔

☆ بہت سی مخلوق پرانہیں فضیلت دی۔

۱۳۸۔ لوگوں کے ایمان نہ لانے پر نبیٔ کریم ﷺ کے دکھ کا چار بار ذکر

فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا○ (الکہف:٦)

پس اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے۔

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ○ (الشعرآء:٣)

ان کے ایمان نہ لانے پر شاید آپ تو اپنی جان کھو دیں گے۔

وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَلَا تَکُنْ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ○ (النمل:٧٠)

آپ ان کے بارے میں غم نہ کریں اور ان کے داؤں گھات سے تنگ دل نہ ہوں۔

اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ط فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ صلے ز فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُکَ عَلَیْهِمْ حَسَرٰتٍ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ○ (فاطر:٨)

کیا پس وہ شخص جس کے لیے اس کے بُرے اعمال مزین کر دیئے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے، یقین مانو کہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے۔ پس آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنی چاہیے، یہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔

فائدہ: ان آیات میں لوگوں کے ایمان نہ لانے پر نبیٔ کریم ﷺ کے دکھ کا چار بار ذکر ہے۔

۱۳۹۔ سونے کے کنگن کا چار بار ذکر

اُولٰٓئِکَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ

ان کے لیے ہمیشگی والی جنتیں ہیں، ان کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی، وہاں یہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے نرم و

سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا۠ (الکہف:۳۱)	باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے، وہاں تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ کیا خوب بدلہ ہے، اور کس قدر عمدہ آرام گاہ ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ۝ (الحج:۲۳)	ایمان والوں اور نیک کام والوں کو اللہ تعالیٰ ان جنتوں میں لے جائے گا جن کے درختوں تلے سے نہریں لہریں لے رہی ہیں، جہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سچے موتی بھی۔ وہاں ان کا لباس خالص ریشم ہوگا۔
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ۝ (فاطر:۳۳)	وہ باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔
فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ۝ (الزخرف:۵۳)	اچھا اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں آ پڑے یا اس کے ساتھ پَرا باندھ کر فرشتے ہی آ جاتے۔

فائدہ: ان آیات میں سونے کے کنگن کا چار بار ذکر ہے۔

۱۴۰۔ ''استبرق'' کا چار بار ذکر

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا۠ (الکہف:۳۱)	ان کے لیے ہیشگی والی جنتیں ہیں، ان کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی، وہاں یہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے نرم و باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے وہاں تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ کیا خوب بدلہ ہے، اور کس قدر عمدہ آرام گاہ ہے۔

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ (الدخان:۵۳)

باریک اور دبیز ریشم کے لباس پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ○ (الرحمٰن:۵۴)

جنتی ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے، اور ان دونوں جنتوں کے میوے بالکل قریب ہوں گے۔

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّ حُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ○ (الدھر:۲۱)

ان کے جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا۔ اور انہیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا۔

فائدہ: ان آیات میں ''استبرق'' (موٹا ریشم) کا چار بار ذکر ہے۔

۱۴۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ کو چار بار دعوت

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ○

جب کہ اس نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان! آپ ان کی پوجا پاٹ کیوں کر رہے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں؟ نہ آپ کو کچھ بھی فائدہ پہنچا سکیں۔

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ○

میرے مہربان باپ! آپ دیکھیے میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں۔ تو آپ میری ہی مانیں میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی رہبری کروں گا۔

يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ○

میرے ابا جان! آپ شیطان کی پرستش سے باز آجائیں، شیطان تو رحم و کرم والے اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی نافرمان ہے۔

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ○ (مریم:۴۲تا۴۵)

ابا جان! مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آپڑے کہ آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو چار بار حق کی دعوت دی۔

☆ ابا جان! آپ اس کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے۔ اور نہ کچھ تیرے کام آسکتا ہے۔

☆ ابا جان! مجھے وہ علم ملا ہے جو آپ کو نہیں ملا۔ سو آپ میری پیروی کریں۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔

☆ ابا جان! آپ شیطان کی عبادت نہ کریں۔ کیونکہ شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے۔

☆ ابا جان! میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو رحمٰن کی طرف سے کوئی عذاب آ پہنچے تو آپ شیطان کے دوست بن جائیں۔

۱۴۲۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں چار چیزوں کا ذکر

لَـهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ○

جس کی ملکیت آسمان و زمین اور ان دونوں کے درمیان اور کرۂ خاک کے نیچے کی ہر ایک چیز ہے۔

(طٰہٰ : ۶)

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں چار چیزوں کا بیان ہے۔

☆ جو کچھ آسمانوں میں ہے۔

☆ جو کچھ زمین میں ہے۔

☆ جو اُن دونوں کے درمیان ہے۔

☆ جو گیلی مٹی کے نیچے ہے۔

۱۴۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا میں چار باتیں

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ — موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لیے کھول دے۔

وَيَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ○ — اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ○ — اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔

يَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ○ — تا کہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ اور میرا وزیر میرے کنبے میں سے کر دے۔
هٰرُوْنَ اَخِي ۝ یعنی میرے بھائی ہارون کو۔

(طٰہٰ: ۲۵ تا ۳۰)

فائدہ: ان آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے جن میں چار باتوں کا ذکر ہے۔

- ☆ میرے رب! میرا سینہ میرے لیے کھول دے۔
- ☆ میرا کام میرے لیے آسان کر دے۔
- ☆ میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ میری بات کو سمجھ سکیں۔
- ☆ میرے لیے میرے اپنے کنبے سے ایک وزیر مقرر کر دے۔ ہارون جو میرا بھائی ہے۔

۱۴۴۔ سورۃ طٰہٰ میں حضرت ہارون علیہ السلام کا چار بار ذکر

هٰرُوْنَ اَخِي ۝ یعنی میرے بھائی ہارون کو۔

(طٰہٰ: ۳۰)

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝ اب تو تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار اُٹھے کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ کے پروردگار پر ایمان لائے۔

(طٰہٰ: ۷۰)

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۝ اور ہارون نے اس سے پہلے ہی ان سے کہہ دیا تھا اے میری قوم والو! اس بچھڑے سے تو صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے۔ تمہارا حقیقی پروردگار تو اللہ رحمٰن ہی ہے۔ پس تم سب میری تابعداری کرو اور میری بات مانتے چلے جاؤ۔

(طٰہٰ: ۹۰)

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۝ موسیٰ کہنے لگے اے ہارون! انہیں گمراہ ہوتا ہوا دیکھتے ہوئے تجھے کس چیز نے روکا تھا؟

(طٰہٰ: ۹۲)

فائدہ: سورۃ طٰہٰ کی ان آیات میں حضرت ہارون علیہ السلام کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۱۴۵۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے لیے چار شرائط

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰیo (طٰہٰ: ۸۲)

ہاں بے شک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہِ راست پر بھی رہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے لیے چار شرائط درج ہیں۔

- ☆ جو توبہ کرتا ہے۔
- ☆ ایمان لاتا ہے۔
- ☆ نیک عمل کرتا ہے۔
- ☆ ہدایت پر قائم رہتا ہے۔

۱۴۶۔ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے لیے چار نعمتیں

فَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّکَ وَلِزَوْجِکَ فَلَا یُخْرِجَنَّکُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰیo

اِنَّ لَکَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَلَا تَعْرٰیo

وَاَنَّکَ لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا وَلَا تَضْحٰیo (طٰہٰ: ۱۱۷ تا ۱۱۹)

تو ہم نے کہا کہ اے آدم! یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے (خیال رکھنا) ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے کہ تو مصیبت میں پڑ جائے۔

یہاں تو تجھے یہ آرام ہے کہ تُو بھوکا ہوتا ہے نہ ننگا۔

اور نہ تو یہاں پیاسا ہوتا ہے نہ دھوپ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت آدم علیہ السلام کے لیے جنت میں چار نعمتوں کا بیان ہے۔ ان میں انسان کی چار بنیادی ضروریات یعنی کھانا، پینا، پہننا اور دھوپ سے بچاؤ کا سامان ہی ہیں۔

- ☆ نہ بھوکا رہے۔
- ☆ نہ ننگا رہے۔
- ☆ نہ پیاسا رہے۔
- ☆ نہ دھوپ میں تکلیف اُٹھائے۔

۱۴۷۔ حق و باطل کی کشمکش میں چار باتیں

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ○
ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کچھ ہنسی کھیل کرنے کے لیے نہیں بنایا۔

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّا تَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ق صلے اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ○
اگر ہم یوں ہی کھیل تماشے کا ارادہ کرتے تو اسے اپنے پاس سے ہی بنا لیتے۔ اگر ہم کرنے والے ہی ہوتے۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ط وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ○
بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں پس سچ جھوٹ کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے۔ تم جو باتیں بناتے ہو وہ تمہارے لیے باعثِ خرابی ہیں۔

(الانبیآء:۱۶ تا ۱۸)

فائدہ: ان آیات میں حق و باطل کی کشمکش میں چار باتوں کا ذکر ہے۔

☆ تخلیق کائنات بے مقصد نہیں۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ باطل مغلوب ہو۔
☆ جب حق کو باطل پر ڈالا جاتا ہے تو باطل کا سر ٹوٹ جاتا ہے۔
☆ حق ظاہر ہونے پر باطل اُسی وقت مٹ جاتا ہے۔
☆ حقیقت کے خلاف باتیں کرنے والوں کے لیے بالآخر بربادی ہے۔

۱۴۸۔ مقربین الٰہی کی چار صفات

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ○ ج
آسمانوں اور زمین میں جو ہے اسی اللہ کا ہے اور جو اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ○
وہ دن رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور ذرا سی بھی کاہلی نہیں کرتے۔

(الانبیآء:۱۹، ۲۰)

فائدہ: ان آیات میں مقربین الٰہی یعنی جو فرشتے اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں کی چار صفات کا بیان ہے۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے۔
☆ وہ تھکتے نہیں۔
☆ وہ رات اور دن تسبیح کرتے ہیں۔
☆ وہ سست نہیں ہوتے۔

۱۴۹۔ توحیدِ الٰہی پر چار دلائل

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ○

کیا ان لوگوں کے بنائے ہوئے ارضی خدا (مردوں کو) زندہ کر دیتے ہیں؟

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○

اگر آسمان و زمین میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بھی معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے، پس اللہ تعالیٰ عرش کا رب ہر اس وصف سے پاک ہے جو یہ مشرک بیان کرتے ہیں۔

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ○

وہ اپنے کاموں کے لیے (کسی کے آگے) جوابدہ نہیں اور سب (اس کے آگے) جوابدہ ہیں۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں، ان سے کہہ دو لاؤ اپنی دلیل پیش کرو۔ یہ ہے میرے ساتھ والوں کی کتاب اور مجھ سے اگلوں کی دلیل۔ بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے اسی وجہ سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○
(الانبیآء:۲۱تا۲۵)

تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔

فائدہ: ان آیات میں توحیدِ الٰہی پر چار دلائل مذکور ہیں۔
☆ زمین کی مخلوقات میں سے جنہیں لوگوں نے معبود بنا رکھا ہے وہ پیدا نہیں کر سکتے یعنی اللہ تعالیٰ کے

سوا کسی میں یہ طاقت نہیں۔

☆ ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو نظامِ عالم قائم نہ رہ سکتا۔

☆ قرآن مجید اور سابقہ آسمانی کتابوں میں ایک ہی معبود کا ذکر ملتا ہے۔اس کے مقابل مشرکین کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

☆ دنیا میں جتنے انبیاء کرام آئے سب نے توحید کی تعلیم دی اور اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنے کی تلقین کی۔

۱۵۰۔ قیامت کی گھڑی سے متعلق چار باتیں

بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ٥

(الانبیآء:۴۰)

(ہاں ہاں!) وعدے کی گھڑی ان کے پاس اچانک آجائے گی اور انہیں ہکا بکا کردے گی۔ پھر نہ تو یہ لوگ اسے ٹال سکیں گے اور نہ ذرا سی بھی مہلت دیئے جائیں گے۔

فائدہ: اس آیت میں قیامت کی گھڑی سے متعلق چار باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ قیامت کی گھڑی اچانک آئے گی۔

☆ یہ منکرین حق کے ہوش کھودے گی۔

☆ وہ اُسے ہٹا نہ سکیں گے۔

☆ اُنہیں ذرا سی بھی مہلت نہیں ملے گی۔

۱۵۱۔ حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب علیہم السلام کی چار فضیلتیں

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَیَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِیْنَ٥

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ٥ۙۚ

(الانبیآء:۷۲،۷۳)

اور ہم نے اسے اسحٰق عطا فرمایا اور یعقوب اس پر مزید۔ اور ہر ایک کو ہم نے صالح بنایا۔

اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی (تلقین) کی، اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کی چار فضیلتوں کا بیان ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں نیک بنایا۔
- ☆ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں امام بنایا اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہدایت کرتے تھے۔
- ☆ انہیں وحی کے ذریعہ نیک کاموں کی اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی ہدایت کی۔
- ☆ وہ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے تھے۔

۱۵۲۔ حضرت لوط علیہ السلام پر چار انعامات

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (الانبیآء:۷۴،۷۵)

ہم نے لوط کو بھی حکمت اور علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات دی جہاں کے لوگ گندے کاموں میں مبتلا تھے۔ اور تھے بھی وہ بدترین گنہگار۔ اور ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں داخل کر لیا۔ بے شک وہ نیکوکار لوگوں میں سے تھا۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت لوط علیہ السلام پر چار انعامات کا ذکر ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو علم عطا کیا۔
- ☆ ان کو حکمت عطا ہوئی۔
- ☆ اُنہیں ناپاک کام کرنے والے لوگوں کی بستی سے نجات دی۔
- ☆ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رحمت میں داخل کیا۔

۱۵۳۔ سورۃ الانبیاء میں چار انبیاء کرام کی دعا قبول ہونے کا ذکر

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ (الانبیآء:۷۶)

نوح کے اس وقت کو یاد کیجیے جب کہ اس نے اس سے پہلے دُعا کی ہم نے اس کی دُعا قبول فرمائی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات دی۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۚۖ

ایوب کی اس حالت کو یاد کرو جب کہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ○

(الانبیآء:۸۳، ۸۴)

تو ہم نے اس کی سُن لی اور جو دُکھ انہیں تھا اسے دور کر دیا اور اس کو اہل وعیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اور، اپنی خاص مہربانی سے۔ تا کہ سچے بندوں کے لیے سبب نصیحت ہو۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖق اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚۖ

مچھلی والے (حضرت یونسؑ) کو یاد کرو! جب کہ وہ غصہ سے چل دیا اور خیال کیا کہ ہم اسے نہ پکڑ سکیں گے۔ بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اُٹھا کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بے شک میں ظالموں میں ہو گیا۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ○

(الانبیآء:۸۷، ۸۸)

تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔

وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۚۖ

زکریا کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ○

(الانبیآء:۸۹، ۹۰)

تو ہم نے اس کی دُعا کو قبول فرما کر اسے یحییٰ عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لیے درست کر دیا۔ یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ، طمع اور ڈر، خوف سے پکارتے تھے۔ اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

فائدہ: سورۃ الانبیآء کی ان آیات میں چار انبیاء کرام کی دعا قبول ہونے کا ذکر ہے۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور اُن کو اور اُن کے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے نجات دی۔
☆ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور اُن کی تکلیف دور فرمائی۔
☆ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور انہیں غم سے نجات دی۔
☆ حضرت ذکریا علیہ السلام کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام عطا فرمایا۔

۱۵۴۔ چار صابر انبیاء کرام

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (الانبیآء:۸۵)

اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل یہ سب صابر لوگ تھے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝

اور ہمارے بندے ایوب کا بھی ذکر کر۔ جب کہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے رنج اور دُکھ پہنچایا ہے۔

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝

اپنا پاؤں مارو۔ یہ نہانے کا ٹھنڈا اور پینے کا پانی ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

اور ہم نے اسے اس کا پورا کنبہ عطا فرمایا بلکہ اتنا ہی اور بھی اسی کے ساتھ اپنی (خاص) رحمت سے۔ اور عقلمندوں کی نصیحت کے لیے۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ (صٓ:۴۱ تا ۴۴)

اور اپنے ہاتھ میں تیلیوں کی ایک جھاڑو لے کر مار دے اور قسم کے خلاف نہ کر۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اسے بڑا صابر بندہ پایا۔ وہ بڑا نیک بندہ تھا، اور بڑی ہی رغبت رکھنے والا۔

فائدہ: ان آیات میں چار انبیاء کرام کا صابر ہونے کا ذکر ہے۔
☆ حضرت اسماعیل علیہ السلام۔
☆ حضرت ادریس علیہ السلام۔

☆ حضرت ذوالکفل علیہ السلام۔

☆ حضرت ایوب علیہ السلام۔

۱۵۵۔ انسان کی پیدائش کے ابتدائی چار مدارج

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِن كُنتُمْ فِى رَيْبٍ مِّنَ ٱلْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَـٰكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِى ٱلْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوٓا۟ أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرْذَلِ ٱلْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۚ وَتَرَى ٱلْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَآ أَنزَلْنَا عَلَيْهَا ٱلْمَآءَ ٱهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنۢبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيجٍ ○

(الحج:۵)

لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو صورت دیا گیا تھا اور بے نقشہ تھا۔ یہ ہم تم پر ظاہر کر دیتے ہیں۔ اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحمِ مادر میں رکھتے ہیں پھر تمہیں بچپن کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں پھر تا کہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو، تم میں سے بعض تو وہ ہیں جو فوت کر لیے جاتے ہیں اور بعض ناکارہ عمر کی طرف پھر سے لوٹا دیئے جاتے ہیں کہ وہ ایک چیز سے باخبر ہونے کے بعد پھر بے خبر ہو جائے۔ تو دیکھتا ہے کہ زمین (بنجر اور) خشک ہے پھر جب ہم اس پر بارشیں برساتے ہیں تو وہ اُبھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار نباتات اُگاتی ہے۔

فائدہ: اس آیت میں انسان کی پیدائش کے ابتدائی چار مدارج کا بیان ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔

☆ پھر نطفہ سے۔

☆ پھر علقہ سے یعنی جونک کی طرح چمٹ جانے والی خون کی پھٹکی سے۔

☆ پھر گوشت کے لوتھڑے سے۔

۱۵۶۔ جہنمیوں کے لیے چار قسم کا عذاب

هٰذٰنِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا فِیۡ رَبِّهِمۡ ۫ فَالَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِیَابٌ مِّنۡ نَّارٍ ؕ یُصَبُّ مِنۡ فَوۡقِ رُءُوۡسِهِمُ الۡحَمِیۡمُ ۚ﴿۱۹﴾

یہ دونوں اپنے رب کے بارے میں اختلاف کرنے والے ہیں، پس کافروں کے لیے تو آگ کے کپڑے بیونت کر کاٹے جائیں گے۔ اور ان کے سروں کے اوپر سے سخت گرم پانی بہایا جائے گا۔

یُصۡهَرُ بِهٖ مَا فِیۡ بُطُوۡنِهِمۡ وَ الۡجُلُوۡدُ ؕ﴿۲۰﴾

جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلا دی جائیں گی۔

وَ لَهُمۡ مَّقَامِعُ مِنۡ حَدِیۡدٍ ﴿۲۱﴾

اور ان کی سزا کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔

كُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَا مِنۡ غَمٍّ اُعِیۡدُوۡا فِیۡهَا ٭ وَ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِیۡقِ ﴿۲۲﴾

(الحج:۱۹تا۲۲)

یہ جب بھی وہاں کے غم سے نکل بھاگنے کا ارادہ کریں گے وہیں لوٹا دیئے جائیں گے اور (کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھو!

فائدہ: ان آیات میں جہنمیوں کے لیے چار قسم کے عذاب کا بیان ہے۔

- ☆ اُن کے لیے آگ کے کپڑے قطع کیے گئے ہیں۔
- ☆ ان کے سروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے جو کچھ اُن کے پیٹوں میں ہے اور کھالیں گل جائیں گی۔
- ☆ اُن کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے۔
- ☆ جب وہ اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے وہ اس میں پھر لوٹا دیئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ جلنے کا عذاب چکھو۔

۱۵۷۔ ایک آیت میں جنت کی چار نعمتوں کا ذکر

اِنَّ اللّٰهَ یُدۡخِلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ یُحَلَّوۡنَ فِیۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّ لُؤۡلُؤًا ؕ وَ لِبَاسُهُمۡ فِیۡهَا حَرِیۡرٌ ﴿۲۳﴾

(الحج:۲۳)

ایمان والوں اور نیک کام والوں کو اللہ تعالیٰ ان جنتوں میں لے جائے گا جن کے درختوں تلے سے نہریں لہریں لے رہی ہیں۔ جہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سچے موتی بھی۔ وہاں ان کا لباس خالص ریشم ہوگا۔

فائدہ: اس آیت میں مومنوں کے لیے جنت میں چار نعمتوں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ مومنوں کو باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

☆ ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

☆ وہ سچے موتیوں سے آراستہ کیے جائیں گے۔

☆ اُن کے لباس ریشم کے ہوں گے۔

۱۵۸۔ چار بداعمال والے لوگوں کو دردناک عذاب

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ ۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ○

(الحج:۲۵)

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکنے لگے اور اس حرمت والی مسجد سے بھی جسے ہم نے تمام لوگوں کے لیے مساوی کر دیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے ہوں، جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

فائدہ: اس آیت میں لوگوں کے چار بداعمال کا ذکر ہے جن کی وجہ سے اُن کو اللہ تعالیٰ دردناک عذاب چکھائے گا۔

☆ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں۔

☆ مسجد حرام کی زیارت سے روکتے ہیں۔

☆ مسجد حرام میں ظلم کے ساتھ ناانصافی کا ارادہ کرتے ہیں۔

۱۵۹۔ اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والوں کی چار صفات

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ○

(الحج:۳۵)

یہ وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے ان کے دل تھرا جاتے ہیں، انہیں جو بُرائی پہنچے اس پر صبر کرتے ہیں، نمازوں کی حفاظت و اقامت کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ بھی دیتے رہتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی اختیار کرنے والوں کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل کانپ اُٹھتے ہیں۔

☆ اُنہیں جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرتے ہیں۔

☆ وہ نماز قائم کرنے والے ہیں۔

☆ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۱۶۰۔ ایک آیت میں چار قسم کی عبادت گاہوں کا ذکر

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ (الحج:۴۰)

یہ وہ ہیں جنہیں بلاوجہ اپنے گھروں سے نکالا گیا، صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ویران کردی جاتیں جہاں اللہ کا نام بہ کثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں چار قسم کی عبادت گاہوں کا ذکر ہے۔

☆ راہبوں کی کوٹھڑیاں۔

☆ گرجے۔

☆ یہودیوں کے معبد۔

☆ مسجدیں۔

۱۶۱۔ اللہ تعالیٰ کے مددگار لوگوں کی چار صفات

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○ (الحج:۴۱)

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں ادا کریں اور زکوۃ دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور بُرے کاموں سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے مددگار لوگوں کی چار صفات کا بیان ہے۔

☆ اگر اللہ تعالیٰ انہیں اقتدار بخشے تو وہ نماز قائم کریں گے۔

☆ وہ زکوۃ ادا کریں گے۔

☆ وہ اچھے کاموں کا حکم دیں گے۔

☆ وہ بُرے کاموں سے منع کریں گے۔

۱۶۲۔ کامیابی کے لیے مومنوں کو چار باتوں کا حکم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ۚ (الحج:۷۷)

اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

فائدہ: اس آیت میں کامیابی کے لیے مومنوں کو چار باتوں کا حکم۔

☆ اے ایمان والو! رکوع کرو۔

☆ سجدہ کرو۔

☆ اپنے رب کی عبادت کرو۔

☆ نیک کام کرو۔

۱۶۳۔ ایک آیت میں چار احکام

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۠

(الحج:۷۸)

اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔ دین تمہارے باپ ابراہیم کا۔ اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نماز قائم رکھو اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے چار احکام نازل فرمائے ہیں۔

- ☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔
- ☆ نماز کو قائم کرو۔
- ☆ زکوۃ ادا کرو۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کو مضبوط تھام لو۔

۱۶۴۔ حد قذف سے بچنے کے لیے چار گواہ

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ

(النور:۴)

جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ پیش کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہ فاسق لوگ ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں یہ بیان ہے کہ جولوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور پھر چار گواہ پیش نہ کرسکیں تو انہیں حد قذف لگائی جائے گی۔ حد قذف سے بچنے کے لیے قاذف (الزام لگانے والا) کو چار گواہ پیش کرنا ہوں گے جو یہ شہادت دیں کہ انہوں نے مقذوف (جس پر الزام لگا ہو) کو فلاں مرد یا عورت کے ساتھ بالفعل زنا کرتے دیکھا ہے۔ اس صورت میں مقذوف پر حد زنا لگے گی۔

۱۶۵۔ لعان پر چار گواہ نہ ہوں تو چار بار گواہی

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ ۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ۝

جولوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور ان کا کوئی گواہ بجز خود ان کی ذات کے نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ سچوں میں سے ہیں۔

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ۝

اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ ۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ۝ۙ

اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہوسکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یقیناً اس کا مرد جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۝

اور پانچویں دفعہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر اس کا خاوند سچوں میں سے ہو۔

(النور:٦ تا ٩)

فائدہ: ان آیات میں لعان سے متعلق قانون مذکور ہے۔

اگر شوہر کے پاس خود اس کے اپنے سوا دوسرے کوئی گواہ نہ ہوں تو وہ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ اپنے الزام میں سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر وہ اپنے الزام میں جھوٹا ہو۔

عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ یہ شخص

اپنے الزام میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اُس عورت پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر وہ شخص اپنے الزام میں سچا ہو۔

۱۶۶۔ سورۃ النور میں ''ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ'' کا چار بار ذکر

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ۠ (النور:۱۰)

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا (تو تم پر مشقت اترتی) اور اللہ تعالیٰ توبہ کا قبول کرنے والا باحکمت ہے۔

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (النور:۱۴)

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتا تو یقیناً تم نے جس بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا۔

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۠ (النور:۲۰)

اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی، اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (النور:۲۱)

ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی اور بُرے کاموں کا ہی حکم کرے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے کر دیتا ہے اور اللہ سب سننے والا سب جاننے والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ''ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۱۶۷۔ قذف کے واقعہ پر اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کے چار ارشادات

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ○

اسے سنتے ہی مومن مردوں عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمانی کیوں نہ کی اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا صریح بہتان ہے۔

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○

وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اور جب گواہ نہیں لائے تو یہ بہتان باز لوگ یقیناً اللہ کے نزدیک محض جھوٹے ہیں۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ صلے ج

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتا تو یقیناً تم نے جس بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا۔

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ ق وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ○

جب کہ تم اسے اپنی زبانوں سے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنے منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی۔ گو تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی۔

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ ق سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ○

تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں۔ یا اللہ! تو پاک ہے، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے اور تہمت ہے۔

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ ج

اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا اگر تم سچے مومن ہو۔

(النور:۱۲تا۱۷)

فائدہ: ان آیات میں کچھ لوگوں کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائے گئے بہتان سے متعلق اللہ تعالیٰ نے

اُن کی برآت فرمائی اور اہل ایمان کے لیے چار ارشادات فرمائے۔

☆ جب تم نے اُسے سنا تھا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے لوگوں پر حسن ظن کیوں نہ کیا۔ اور کیوں نہ یہ کہا کہ یہ کھلم کھلا صریح بہتان ہے۔ وہ اس پر چار گواہ نہ لائے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں۔

☆ جس بات کا تم نے چرچا کیا تھا اس وجہ سے تم پر بہت بڑا عذاب پہنچتا اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم نہ ہوتا۔

☆ تم ایسی بات کہتے تھے جس کا تمہیں علم نہ تھا۔ تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی۔

☆ تم نے ایسی بات سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں یہ مناسب نہیں کہ اس کے متعلق بات کریں۔ یہ بڑا بہتان ہے۔ پھر کبھی ایسا کام نہ کرنا اگر تم سچے مومن ہو۔

۱۶۸۔ باطل معبود چار باتوں میں بے اختیار

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِکُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوْرًا○

(الفرقان:۳)

ان لوگوں نے اللہ کے سوا جنہیں اپنے معبود ٹھہرا رکھے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کردہ ہیں، یہ تو اپنی جان کے نقصان نفع کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ موت و حیات کے اور دوبارہ جی اٹھنے کے وہ مالک ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں باطل معبودوں کا چار باتوں میں بے اختیار ہونے کا ذکر ہے۔

☆ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا جو معبود بنا لیے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کردہ ہیں۔

☆ وہ اپنے بُرے بھلے کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔

☆ نہ موت اور نہ زندگی ان کے اختیار میں ہے۔

☆ نہ دوبارہ جی اُٹھنا اُن کے اختیار میں ہے۔

۱۶۹۔ عام مذمت سے مستثنیٰ شعرآء کی چار خصوصیات

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِمَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝

(الشعرآء:۲۲۷)

سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا، جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ اُلٹتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اُن شعرآء کی چار خصوصیات ہیں جو عام مذمت سے مستثنیٰ ہیں۔

☆ وہ شعرآء جو ایمان لاتے ہیں۔
☆ جو نیک عمل کرتے ہیں۔
☆ جو اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتے ہیں۔
☆ جو اپنے اوپر کیے گئے ظلم پر بدلہ چاہتے ہیں۔

۱۷۰۔ سورۃ النمل میں ''قرآن'' کا چار بار ذکر

طٰسٓ ۚ تِلْکَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَکِتَابٍ مُّبِیْنٍ ۙ۝

(النمل:۱)

طٰسٓ، یہ آیتیں ہیں قرآن کی یعنی واضح اور روشن کتاب کی۔

وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ عَلِیْمٍ ۝

(النمل:۶)

بے شک آپ کو اللہ حکیم وعلیم کی طرف سے قرآن سکھایا جارہا ہے۔

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَکْثَرَ الَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝

(النمل:۷۶)

یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے ان اکثر چیزوں کا فیصلہ کررہا ہے جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ٥ (النمل:۹۲)

اور میں قرآن کی تلاوت کرتا رہوں۔ جو راہِ راست پر آجائے وہ اپنے نفع کے لیے راہِ راست پر آئے گا۔ اور جو بہک جائے تو کہہ دیجیے! کہ میں تو صرف ہوشیار کرنے والوں میں سے ہوں۔

فائدہ: سورۃ النمل کی ان آیات میں ”قرآن“ کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۱۷۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہدہد کو خط کے ساتھ چار ہدایات

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِىْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ٥ (النمل:۲۸)

میرے اس خط کو لے جا کر انہیں دے دے پھر ان کے پاس سے ہٹ آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی ہدہد کو خط کے ساتھ چار ہدایات کا ذکر ہے۔

☆ میرے اس خط کو لے جا۔
☆ یہ اُنہیں دے دے۔
☆ پھر اُن کے پاس سے ہٹ آ۔
☆ انتظار کر کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

۱۷۲۔ فرعون کی بیوی کی بچے سے متعلق چار گزارشات

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ۭ لَا تَقْتُلُوْهُ ڰ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ٥ (القصص:۹)

اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ یہ تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو۔ بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا ہی بیٹا بنالیں اور یہ لوگ شعور ہی نہ رکھتے تھے۔

فائدہ: اس آیت میں فرعون سے اُس کی بیوی کی بچے سے متعلق چار گزارشات کا بیان ہے۔

☆ یہ میرے لیے اور تیرے لیے آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔
☆ اسے قتل نہ کرو۔
☆ شاید وہ ہمیں فائدہ پہنچائے۔ یا
☆ ہم اسے بیٹا بنالیں۔

۱۷۳۔ کفارِ مکہ کے اسلام قبول نہ کرنے کے عذر پر چار جواب

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ○

کہنے لگے اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر ہدایت کے تابع دار بن جائیں تو ہم تو اپنے ملک سے اچک لیے جائیں، کیا ہم نے انہیں امن وامان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھچے چلے آتے ہیں جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں، لیکن ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ○

اور ہم نے بہت سی وہ بستیاں تباہ کر دیں جو اپنی عیش وعشرت میں اترانے لگی تھیں، یہ ہیں ان کی رہائش کی جگہیں جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد کی گئیں اور ہم ہی ہیں آخر سب کچھ کے وارث۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ○

تیرا رب کسی ایک بستی کو بھی اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ ان کی کسی بڑی بستی میں اپنا کوئی پیغمبر نہ بھیج دے جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنا دے اور ہم بستیوں کو اسی وقت ہلاک کرتے ہیں جب کہ وہاں والے ظلم وستم پر کمر کس لیں۔

وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؈ (القصص:۵۷تا۶۰)

اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ صرف زندگیٔ دنیا کا سامان اور اسی کی رونق ہے، ہاں اللہ کے پاس جو ہے وہ بہت ہی بہتر اور دیر پا ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے۔

فائدہ: ان آیات میں کفارِ مکہ کے اُس عذر کے چار جواب ہیں جس میں وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی اختیار کرلیں تو اپنی زمین سے اُچک لیے جائیں گے۔

- ☆ کیا اللہ تعالیٰ نے اُنہیں امن والے حرم میں جگہ نہیں دی جس کی طرف ہر قسم کے میوے کھچے آتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق ہے۔
- ☆ کتنی ہی بستیاں اللہ تعالیٰ تباہ کر چکا ہے۔ جن کے لوگ اپنی معیشت پر اتراتے تھے۔ یہ اُن کے مکانات ہیں جو ان کے بعد آباد نہیں ہوئے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہ تھا جب تک کہ ان کے مرکزی مقام میں رسول نہ بھیجتا۔ جو اُن کو اُس کی آیات سناتا۔ اور اللہ تعالیٰ بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہ تھا۔ جب تک کہ ان کے رہنے والے ظالم نہیں ہوجاتے۔
- ☆ جو کوئی چیز تم کو دی گئی ہے وہ محض دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اس کی زینت ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

۱۷۴۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے شریکوں کے چار جواب

وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ فَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ؈

اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں پکار کر فرمائے گا کہ تم جنہیں اپنے گمان میں میرا شریک ٹھہرا رہے تھے کہاں ہیں۔

قَالَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَغْوَیْنَا ۚ اَغْوَیْنٰهُمْ کَمَا غَوَیْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَیْکَ ۫ مَا کَانُوْٓا اِیَّانَا یَعْبُدُوْنَ ؈ (القصص:۶۲،۶۳)

جن پر بات آچکی وہ جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! یہی وہ ہیں جنہیں ہم نے بہکا رکھا تھا، ہم نے انہیں اسی طرح بہکایا جس طرح ہم بہکے تھے، ہم تیری سرکار میں اپنی دست برداری کرتے ہیں، یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔

فائدہ: ان آیات میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے شریکوں کے جواب میں چار باتیں ہیں۔

☆ اے ہمارے رب! بے شک یہی لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا۔
☆ اُنہیں ہم نے اُسی طرح گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے۔
☆ ہم آپ کے سامنے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔
☆ یہ ہماری بندگی نہیں کرتے تھے۔

۱۷۵۔ آخرت میں اجر وثواب پر چار باتیں

تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ○

آخرت کا یہ بھلا گھر ہم اُن ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں۔ پرہیز گاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ خَیْرٌ مِّنْھَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَلَا یُجْزَی الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ○ (القصص:۸۴،۸۳)

جو شخص نیکی لائے گا اُسے اس سے بہتر ملے گا اور جو بُرائی لے کر آئے گا تو ایسے بد اعمالی کرنے والوں کو ان کے انہی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے تھے۔

فائدہ: ان آیات میں آخرت میں اجر وثواب پر چار باتیں مذکور ہیں۔

☆ آخرت کا یہ گھر اُن لوگوں کے لیے ہے جو زمین میں بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد چاہتے ہیں۔
☆ پرہیز گاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔
☆ جو شخص نیکی لائے گا اسے اُس سے بہتر ملے گا۔
☆ جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے بد اعمالی کرنے والوں کے لیے ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے ہیں۔

۱۷۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت میں چار باتیں

وَاِبْرٰھِیْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِہِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاتَّقُوْہُ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○

اور ابراہیم نے بھی اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے رہو، اگر تم میں دانائی ہے تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ○

(العنکبوت:۱۶،۱۷)

تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کی پوجا پاٹ کررہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو۔ سنو! جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا پاٹ کررہے ہو وہ تو تمہاری روزی کے مالک نہیں پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکر گزاری کرو اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت میں چار باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ہی رزق طلب کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

۱۷۷۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی قوم کے انجام پر چار باتیں

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ○ۙ

(العنکبوت:۲۵)

(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ تم نے جن بتوں کی پرستش اللہ کے سوا کی ہے انہیں تم نے اپنی آپس کی دنیوی دوستی کی بنا پر ٹھہرا لیا ہے۔ تم سب قیامت کے دن ایک دوسرے سے کفر کرنے لگو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگو گے۔ اور تمہارا سب کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی قوم کے لوگوں کو ان کے انجام کے متعلق چار باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ تم نے دنیا کی زندگی میں تو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنے درمیان محبت کا ذریعہ بنالیا ہے۔ مگر

قیامت کے روز تم ایک دوسرے کا انکار کرو گے۔

☆ تم ایک دوسرے پر لعنت کرو گے۔

☆ آگ تمہارا ٹھکانا ہو گی۔

☆ تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

۱۷۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر چار انعامات

وَوَهَبْنَا لَهُ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ (العنکبوت:۲۷)

اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق و یعقوب عطا فرمایا اور ہم نے نبوت اور کتاب اس کی اولاد میں ہی کر دی اور ہم نے دنیا میں بھی اسے ثواب دیا اور آخرت میں تو وہ صالح لوگوں میں سے ہے۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر چار انعامات کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام عطا کیے۔

☆ اُن کی اولاد میں نبوت جاری رکھی۔

☆ اُن کی اولاد میں کتاب رکھ دی۔

☆ اُنہیں دنیا میں اجر دیا اور آخرت میں وہ یقیناً نیکوں میں سے ہیں۔

۱۷۹۔ ایک آیت میں پہلی قوموں پر عذاب کی چار مثالیں

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ (العنکبوت:۴۰)

پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا۔ ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو زور دار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا۔ اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا، اللہ تعالیٰ ایسا

نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی
جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

فائدہ: اس آیت میں پہلی قوموں پر عذاب کی چار مثالیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ کسی قوم پر اللہ تعالیٰ نے پتھر برسائے۔

☆ کسی کو سخت آواز نے آلیا۔

☆ کسی کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔

☆ کسی کو اللہ تعالیٰ نے غرق کر دیا۔

۱۸۰۔ اہلِ کتاب کو دعوتِ حق میں چار باتوں کا حکم

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

(العنکبوت:۴۶)

اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو۔ مگر ان کے ساتھ جو ان میں بے انصاف ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر نازل فرمائی گئی ہے۔ ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اہل کتاب کو دعوتِ حق میں چار باتوں کا ذکر ہے۔

☆ اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر نہایت اچھے طریقے سے سوائے ان کے جو اُن میں سے ظالم ہیں۔

☆ اور کہو ہم اس پر ایمان لائے جو ہماری طرف اُتارا گیا اور جو تمہاری طرف اتارا گیا۔

☆ اور کہو ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے۔

☆ اور کہو ہم سب اسی کے فرمان بردار ہیں۔

۱۸۱۔ عمدہ اجر پانے والوں کی چار صفات

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ ق صلے

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انہیں ہم یقیناً جنت کے اُن بلند بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ (العنکبوت: ۵۸، ۵۹)

وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ سے عمدہ اجر پانے والوں کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ وہ ایمان لاتے ہیں۔
- ☆ نیک عمل کرتے ہیں۔
- ☆ صبر کرتے ہیں۔
- ☆ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۱۸۲۔ سورۃ الروم میں ''وَجْہ'' کا چار بار ذکر

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ط فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ط لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ق لا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (الروم: ۳۰)

پس آپ یک سو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں، یہی راست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ز وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

پس قرابت دار کو، مسکین کو، مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجیے۔ یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہتے ہوں۔ ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ (الروم: ۳۸،۳۹)

تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو کچھ صدقہ زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کے منہ کی طلب کے لیے دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا دوچند کرنے والے ہیں۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ۝ (الروم: ۴۳)

پس آپ اپنا رُخ اس سچے اور سیدھے دین کی طرف ہی رکھیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس کا ٹل جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہی نہیں۔ اس دن سب متفرق ہو جائیں گے۔

فائدہ: سورۃ الروم کی ان آیات میں ''وَجْهٌ'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۱۸۳۔ ایک آیت میں چار احکام

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (الروم: ۳۱)

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔

فائدہ: اس آیت میں چار احکام کا ذکر ہے۔

☆ اللہ کی طرف رجوع کرنے والے رہو۔

☆ اس کا تقویٰ کرو۔

☆ نماز قائم کرو۔

☆ مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

۱۸۴۔ توحید الٰہی پر چار دلائل

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر روزی دی پھر مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا۔

يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (الروم: ۴۰)

بتاؤ تمہارے شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان میں سے کچھ بھی کر سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لیے پاکی اور برتری ہے ہر اس شریک سے جو یہ لوگ مقرر کرتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں توحید الٰہی پر چار دلائل ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ہی نے تمہیں پیدا کیا، تمہارے بنائے ہوئے معبودوں میں سے کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔
☆ اُسی نے تمہیں رزق دیا۔ تمہارے شریکوں میں سے کوئی رزق دینے والا نہیں۔
☆ وہی تمہیں موت دے گا۔ تمہارے شریکوں میں سے کسی کے قبضہ قدرت میں موت نہیں۔
☆ وہی تمہیں زندہ کرے گا۔ تمہارے شریکوں میں سے کوئی زندہ کرنے والا نہیں۔

۱۸۵۔ ایک آیت میں ہواؤں سے وابستہ چار نعمتوں کا ذکر

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (الروم: ۴۶)

اس کی نشانیوں میں سے خوشخبریاں دینے والی ہواؤں کو چلانا بھی ہے اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے اور اس لیے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کے فضل کو تم ڈھونڈو اور اس لیے کہ تم شکر گزاری کرو۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہواؤں سے وابستہ چار نعمتوں کا بیان ہے۔

☆ ہوائیں بارش کی خوشخبری دیتی ہیں۔
☆ ہواؤں سے اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرتا ہے۔
☆ ہواؤں سے کشتیاں چلتی ہیں۔
☆ ان سے تم اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرتے ہو اور تا کہ تم اُس کا شکر ادا کرو۔

۱۸۶۔ تردید شرک میں چار باتیں

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝

اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انہیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تا کہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیئے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اُگا دیئے۔

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

یہ ہے اللہ کی مخلوق۔ اب تم مجھے اس کے سوا دوسرے کسی کی کوئی مخلوق تو دکھاؤ (کچھ نہیں) بلکہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔

(لقمٰن: ۱۰، ۱۱)

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی ہوئی چار چیزوں کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے شریکوں نے آسمان وزمین میں کسی چیز کو پیدا نہیں کیا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے پیدا کیا۔
☆ زمین پر پہاڑ جمائے۔
☆ زمین میں ہر طرح کے جانور پھیلائے۔
☆ آسمان سے پانی برسایا اور زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اُگا دیں۔

۱۸۷۔ نبیِ کریم ﷺ کی تسلی کے لیے چار ہدایات

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ۙ

اے نبی! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آجانا، اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ

جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًاO	سے وحی کی جاتی ہے اس کی تابعداری کریں (یقین مانو) کہ اللہ تمہارے ہر ایک عمل سے باخبر ہے۔
وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًاO (الاحزاب:۱تا۳)	آپ اللہ ہی پر توکل رکھیں۔ وہ کارسازی کے لیے کافی ہے۔

فائدہ: ان آیات میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لیے چار ہدایات مذکور ہیں۔

☆ اے نبی! اللہ تعالیٰ کے تقویٰ پر قائم رہیں۔

☆ کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانیں۔

☆ اسی پر چلیں جو آپ کے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔

۱۸۸۔ جنگ احزاب میں مسلمانوں کی حالت کی چار باتیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًاO	اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا اسے یاد کرو جب کہ تمہارے مقابلے کو فوجیں کی فوجیں آئیں پھر ہم نے ان پر تیز و تند آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتا ہے۔
اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَاO	جب کہ (دشمن) تمہارے پاس اوپر سے اور نیچے سے آ گئے اور جب کہ آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے اور تم اللہ تعالیٰ کی نسبت مختلف گمان کرنے لگے۔
هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًاO (الاحزاب:۹تا۱۱)	یہیں مومنوں کا امتحان کر لیا گیا اور پوری طرح وہ جھنجھوڑ دیئے گئے۔

فائدہ: ان آیات میں جنگ احزاب میں مسلمانوں کی حالت کی چار باتوں کا ذکر ہے۔

☆ جب دشمن کی فوجیں آ گئیں تو خوف کے مارے آنکھیں پتھرا گئیں۔

☆ کلیجے منہ کو آ گئے۔

☆ مسلمان آزمائش میں ڈالے گئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔

☆ وہ سخت مصائب میں ڈالے گئے۔

۱۸۹۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو چار قسم کے مال کا وارث بنایا

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۠ (الاحزاب:۲۷)

اور اس نے تمہیں ان کی زمینوں کا اور ان کے گھر بار کا اور ان کے مال کا وارث کر دیا اور اس زمین کا بھی جس پر تمہارے قدم ہی نہیں گئے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو چار قسم کے مال کا وارث بنانے کا ذکر ہے۔

☆ اُن (دشمن) کی زمین کے وارث۔

☆ ان کے گھروں کے وارث۔

☆ ان کے مالوں کے وارث۔

☆ ایسی زمین کے وارث جن پر مسلمانوں نے ابھی قدم نہیں رکھا۔

۱۹۰۔ نبی کریم ﷺ کو چار ہدایات

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝

آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجیے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ (الاحزاب:۴۷، ۴۸)

اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیئے! اور جو ایذا ان کی طرف سے پہنچے اس کا خیال بھی نہ کیجیے اللہ پر بھروسہ کیے رہیں۔ اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کام بنانے والا۔

فائدہ: ان آیات میں نبی کریم ﷺ کو چار ہدایات کا بیان ہے۔

☆ خوشخبری دے دیں ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔

☆ کفار اور منافقین کی بات نہ مانیں۔

☆ ان کے ایذا دینے کی پرواہ نہ کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔

۱۹۱۔ حضرت داوٗد علیہ السلام پر چار انعامات

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝ (سبا:۱۰)

اور ہم نے داوٗد پر اپنا فضل کیا، اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت داوٗد علیہ السلام پر چار انعامات کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام پر بڑا فضل کیا تھا۔

☆ پہاڑوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت داوٗد علیہ السلام کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کریں۔

☆ پرندوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت داوٗد علیہ السلام کے ساتھ تسبیح پڑھا کریں۔

☆ حضرت داوٗد علیہ السلام کے لیے لوہا نرم کر دیا۔

۱۹۲۔ جنّوں سے بنوائی گئیں چار چیزوں کی مثال

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝

اور ہم نے سلیمان کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا کہ صبح کی منزل اس کی مہینہ بھر کی ہوتی تھی اور شام کی منزل بھی اور ہم نے ان کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا۔ اور اس کے رب کے حکم سے بعض جنّات اس کی ماتحتی میں اس کے سامنے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے سرتابی کرے ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے

عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ○

(سبا:۱۲،۱۳)

جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے اور مجسمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں۔ اے آلِ داوٗد اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو، میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے جنوں سے بنوائی گئیں چار چیزوں کی مثال ہے۔

- ☆ قلعے۔
- ☆ مجسمے۔
- ☆ تالاب۔
- ☆ دیگیں۔

۱۹۳۔ مومن اور کافر کے فرق کی چار تمثیلات

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ○ۙ
اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں۔

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ○ۙ
اور نہ تاریکی اور نہ روشنی۔

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ○ۚ
اور نہ چھاؤں اور نہ دھوپ۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ○

اور زندے اور مُردے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے۔ اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔

(فاطر:۱۹تا۲۲)

فائدہ: ان آیات میں مومن اور کافر کے فرق کی چار تمثیلات کا ذکر ہے۔

- ☆ اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں۔
- ☆ نہ تاریکی اور نہ روشنی۔
- ☆ نہ چھاؤں اور نہ دھوپ۔

☆ نہ ہی زندے اور مردے برابر ہیں۔

١٩٤۔ جنتی مشروب کے چار خواص

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍۭ ۝ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝ (الصّٰٓفّٰت: ٤٥ تا ٤٧)

جاری شراب کے جام کا ان پر دَور چل رہا ہوگا۔ جو سفید اور پینے میں لذیذ ہوگی۔ نہ اس سے دردِ سر ہو اور نہ اُس کے پینے سے بہکیں۔

فائدہ: ان آیات میں جنتی مشروب کے چار خواص بیان ہوئے ہیں۔

☆ صاف شفاف (شراب)۔

☆ پینے میں لذیذ۔

☆ نہ اس سے دردِ سر ہو۔

☆ نہ اُس کے پینے سے بہکیں۔

١٩٥۔ سورۃ الزمر میں اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عبادت کا چار بار ذکر

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝

یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ (الزمر: ٢، ٣)

خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اُس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرادیں۔ یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں

اس کا (سچا) فیصلہ اللہ خود کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا۔

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۙ (الزمر:١١)

آپ کہہ دیجیے! کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کروں کہ اسی کے لیے عبادت کو خالص کرلوں۔

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِيْنِيْ ۙ (الزمر:١٤)

کہہ دیجیے! کہ میں تو خالص کر کے صرف اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں۔

فائدہ: سورۃ الزمر کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنے کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

١٩٦۔ اپنی جانوں پر زیادتی کرنے والوں کے لیے چار احکام

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

(میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

تم (سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کیے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۙ (الزمر:٥٣تا٥٥)

اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔

فائدہ: ان آیات میں اپنی جانوں پر زیادتی کرنے والوں کے لیے چار احکام بیان ہوئے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہ ہو جاؤ۔
☆ اپنے رب کی طرف رجوع کرو۔
☆ اُس کی فرمانبرداری کرو۔
☆ اس بہتر بات کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتاری گئی ہے۔

۱۹۷۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی چار صفات

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ؀

(المؤمن:۳)

گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول فرمانے والا سخت عذاب والا انعام وقدرت والا جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف واپس لوٹنا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی چار صفات کا ذکر ہے۔
☆ غافر الذنب (گناہ بخشنے والا)۔
☆ قابل التوب (توبہ قبول کرنے والا)۔
☆ شدید العقاب (سخت سزا دینے والا)۔
☆ ذی الطول (بڑے فضل والا)۔

۱۹۸۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی چار نعمتوں کا ذکر

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؀

(المؤمن:٦۴)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو قرار گاہ اور آسمان کو چھت بنا دیا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور تمہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں۔ یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے۔ پس بہت ہی برکتوں والا اللہ ہے سارے جہان کا پرورش کرنے والا۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی چار نعمتوں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا۔
☆ آسمان کو ایک چھت بنایا۔
☆ تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں۔
☆ تمہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو عطا کیں۔

۱۹۹۔ زمین کی تخلیق بمع ارزاق چار دن میں مکمل

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَۚ○

آپ کہہ دیجیے! کہ کیا تم اس اللہ کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کر دی۔ سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔

وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِیْهَا وَقَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ○

(حٰمٓ السجدۃ: ۹، ۱۰)

اور اس نے زمین کے اوپر زمین میں سے ہی پہاڑ پیدا کر دیئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں (رہنے والوں کی) غذاؤں کی تجویز بھی اسی میں کر دی (صرف) چار دن میں ہی۔ ضرورت مندوں کے لیے یکساں طور پر۔

فائدہ: ان آیات میں زمین کی تخلیق بمع ارزاق چار دن میں مکمل ہونے کا بیان ہے۔

۲۰۰۔ ایک آیت میں چار امور غائب کا ذکر

اِلَیْهِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ اَیْنَ شُرَكَآءِیْ ۙ قَالُوْۤا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِیْدٍ○

(حٰمٓ السجدۃ: ۴۷)

قیامت کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے، اور جو جو پھل اپنے شگوفوں میں سے نکلتے ہیں اور جو مادہ حمل سے ہوتی ہے اور جو بچے انہیں ہوتے ہیں سب کا علم اسے ہے، اور جس دن اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کو بلا کر دریافت فرمائے گا میرے شریک کہاں ہیں، وہ جواب دیں گے کہ

ہم نے تو تجھے کہہ سنایا کہ ہم میں سے تو کوئی اس کا گواہ نہیں۔

فائدہ: اس آیت میں چار امور غائب کا ذکر ہے جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

☆ قیامت کا علم۔
☆ جو پھل اپنے شگوخوں سے نکلتے ہیں۔
☆ جو مادہ حمل سے ہوتی ہے۔
☆ وہ بچے جو وہ جنتی ہے۔

۲۰۱۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ سے بہتر اجر پانے والوں کی چار صفات

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ص وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ص وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (الشوریٰ:۳۸)

اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا ہر کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے ہمارے نام پر دیتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ سے بہتر اجر پانے والوں کی چار صفات کا ذکر ہے۔

☆ وہ اپنے رب کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔
☆ نماز کو قائم کرتے ہیں۔
☆ اُن کا ہر کام آپس میں مشورے سے ہوتا ہے۔
☆ جو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۲۰۲۔ برائی کے بدلہ کے چار اصول

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے، اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔ (فی الواقع) اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝

اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر (الزام کا) کوئی راستہ نہیں۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

یہ راستہ صرف ان لوگوں پر ہے جو خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین میں ناحق فساد کرتے پھریں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝

(الشوریٰ: ۴۰ تا ۴۳)

اور جو شخص صبر کرلے اور معاف کردے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔

فائدہ: ان آیات میں برائی کا بدلہ لینے سے متعلق چار اصول بیان ہوتے ہیں۔

- ☆ بُرائی کا بدلہ ویسی ہی بُرائی سے لینے پر کوئی ملامت نہیں۔
- ☆ جو کوئی معاف کردے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔ معافی اس صورت میں ہو جب اس کا نتیجہ اصلاح ہو۔
- ☆ بُرائی کا بدلہ اس سے تجاوز کرنے سے لوگوں پر ظلم ہوگا اور زمین میں فساد کرنے کے مترادف ہے۔
- ☆ (بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہوئے) جو صبر کرے اور درگزر کرے تو یہ یقیناً بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

۲۰۳۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے صاحبِ اولاد ہونے والوں کی چار قسمیں

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝

آسمانوں کی اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، اور وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝

(الشوریٰ: ۴۹، ۵۰)

یا انہیں جمع کردیتا ہے۔ بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کردیتا ہے، وہ بڑے علم والا

اور کامل قدرت والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی مشیت سے صاحب اولاد ہونے والوں کی چار قسمیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے۔

☆ وہ جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔

☆ وہ جسے چاہتا ہے ملا کر دیتا ہے، بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی۔

☆ وہ جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔

۲۰۴۔ ایک آیت میں جنت کی چار نعمتوں کا ذکر

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۚ (الزخرف:۷۱)

ان کے چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائے گا۔ ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں سب وہاں ہوگا اور تم یہاں ہمیشہ رہو گے۔

فائدہ: اس آیت میں جنت کی چار نعمتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ جنتیوں پر سونے کی رکابیاں پھرائی جائیں گی۔

☆ ان میں پیالے پھرائے جائیں گے۔

☆ ہر من بھاتی چیز وہاں ہوگی۔

☆ نگاہوں کو لذت دینے والی چیزیں وہاں ہوں گی۔

۲۰۵۔ باطل معبودوں کے باطل ہونے کے چار اثبات

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ

آپ کہہ دیجیے! بھلا دیکھو تو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کونسا ٹکڑا بنایا ہے یا آسمانوں میں ان کا کون سا

مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ○ (الاحقاف:۴)

حصہ ہے؟ اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے ہی کی کوئی کتاب یا کوئی علم ہی جو نقل کیا جاتا ہو، میرے پاس لاؤ۔

فائدہ: اس آیت میں خدا کے سوا معبودوں کے باطل ہونے کی چار وجوہات ہیں۔

☆ اُن کا زمین کی پیدائش میں کوئی حصہ نہیں۔

☆ اُن کا آسمانوں کی پیدائش میں کوئی حصہ نہیں۔

☆ کسی نبی کی کتاب سے اپنے حق میں کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

☆ کوئی واضح علمی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

۲۰۶۔ قرآن مجید کی چار خصوصیات

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ○ (الاحقاف:۱۲)

اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب ہے تصدیق کرنے والی عربی زبان میں تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیک کاروں کو بشارت ہو۔

فائدہ: اس آیت میں قرآن مجید کی چار خصوصیات مذکور ہیں۔

☆ قرآن مجید مصدق ہے۔ یہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔

☆ یہ عربی زبان میں ہے۔

☆ یہ ظالموں کو ڈرانے کے لیے ہے۔

☆ یہ نیکی کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے۔

۲۰۷۔ جنگ کے چار قانون

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ

تو جب کافروں سے گھمسان کا رن پڑ جائے تو گردنوں پر وار مارو۔ جب ان کا خوب کٹاؤ

فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَاْ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ○

(محمد:۴)

کر چکو تو اب خوب مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو۔ (پھر اختیار ہے) کہ خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔ یہی حکم ہے اور اگر اللہ چاہتا تو (خود) ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن (اس کا منشا یہ ہے) کہ تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے کے ذریعے سے لے لے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔

فائدہ: اس آیت میں جنگ کے چار بڑے قانون مذکور ہیں۔

- ☆ جب مسلمانوں کی کافروں سے مڈبھیڑ ہو جائے تو کافروں کی گردنیں مارو۔
- ☆ جب کافروں پر غلبہ حاصل ہو جائے تو بچ جانے والے کافروں کو قید کر لو۔
- ☆ قیدیوں کو فدیہ یا مالی معاوضہ لے کر چھوڑ دو۔ یا
- ☆ بلا معاوضہ رہا کر دو۔

۲۰۸۔ جنت کی چار نہریں

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۗ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۗ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ○

(محمد:۱۵)

اس جنت کی صفت جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے، یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں۔ اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلا، اور شراب کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے لیے بڑی لذت ہے، اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں اور ان کے لیے وہاں ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے، کیا

یہ مثل اس کے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے؟ اور جنہیں گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جس سے ان کی آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی۔

فائدہ: اس آیت میں جنت کی چار نہروں کا ذکر ہے۔

☆ پانی کی نہریں جو بدبو کرنے والا نہیں۔

☆ دودھ کی نہریں جن کا مزہ نہیں بدلتا۔

☆ شراب کی نہریں جن میں پینے والوں کے لیے بڑی لذت ہے۔

☆ شہد کی نہریں جو بہت صاف ہیں۔

۲۰۹۔ فتح مبین (صلح حدیبیہ) کے چار نتائج کی خوشخبری

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًاۙ — بے شک (اے نبی!) ہم نے آپ کو ایک ظاہر فتح دی ہے۔

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًاۙ — تاکہ جو کچھ تیرے گناہ آگے کیے ہوئے اور جو پیچھے رہے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادے، اور تجھ پر اپنا احسان پورا کردے اور تجھے سیدھی راہ چلائے۔

وَّ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا — اور اللہ تعالیٰ آپ کو ایک زبردست مدد دے۔

(الفتح: ۱ تا ۳)

فائدہ: ان آیات میں فتح مبین (صلح حدیبیہ) کے چار نتائج کی خوشخبری دی گئی ہے۔

☆ اے نبی! ہم نے آپ کو کھلی فتح عطا کر دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمائے۔

☆ تاکہ آپ پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دے۔

☆ تاکہ آپ کو سیدھے رستے پر چلائے۔

☆ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو زبردست نصرت بخشے۔

۲۱۰۔ چار باتوں کا حکم

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا ۙ۝ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَ تُعَزِّرُوۡہُ وَتُوَقِّرُوۡہُ ؕ وَتُسَبِّحُوۡہُ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلًا ۝ (الفتح: ۸، ۹)

یقیناً ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تا کہ (اے مسلمانو) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو، اور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح وشام۔

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے چار باتوں کا حکم دیا ہے۔

☆ اے مسلمانو! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

☆ اللہ تعالیٰ کے رسول کا ساتھ دو۔

☆ اُن کی تعظیم کرو۔

☆ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہو۔

۲۱۱۔ بیعت الرضوان کی اہمیت میں چار چیزیں

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ فَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ ۚ وَمَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیۡہُ اللّٰہَ فَسَیُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ۝ (الفتح: ۱۰)

جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے، تو جو شخص عہد شکنی کرے وہ اپنے نفس پر ہی عہد شکنی کرتا ہے اور جو شخص اس اقرار کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے ساتھ کیا ہے تو اسے عنقریب اللہ بہت بڑا اجر دے گا۔

فائدہ: اس آیت میں بیعت الرضوان کی اہمیت میں چار چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ بیعت الرضوان وہ بیعت ہے جو مقام حدیبیہ میں درخت کے نیچے ہوئی۔ اور یہ بیعت اس پر تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی نصرت نہ چھوڑیں گے گو موت بھی قبول کرنی پڑے یا یہ کہ قریش سے مقابلہ میں بھاگیں گے نہیں۔

☆ اے نبی! جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے تھے وہ دراصل اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے تھے۔

☆ اُن کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ تھا۔

☆ اب جو اس عہد کو توڑے گا اس کی عہد شکنی کا وبال اس کی اپنی ہی جان پر ہوگا۔

☆ جو اس عہد کو پورا کرے گا جو اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عنقریب اس کو بڑا اجر عطا فرمائے گا۔

۲۱۲۔ نبی کریم ﷺ کی رویائے طواف بیت اللہ میں چار باتوں کی بشارت

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَالَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا○ (الفتح:۲۷)

یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو واقعہ خواب سچا دکھایا کہ ان شاء اللہ تم یقیناً پورے امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوگے سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) نڈر ہو کر، وہ ان امور کو جانتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے۔ پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح تمہیں میسر کی۔

فائدہ: اس آیت میں نبی کریم ﷺ کی رویائے طواف بیت اللہ میں چار باتوں کی بشارت کا ذکر ہے۔

☆ ان شاء اللہ آپ (ﷺ) مسجد حرام میں پورے امن کے ساتھ داخل ہوں گے۔

☆ اپنے سر منڈوائیں گے۔

☆ اپنے بال ترشوائیں گے۔

☆ آپ (ﷺ) کو کوئی خوف نہ ہوگا۔

۲۱۳۔ مسلمانوں کی آپس میں لڑائی پر چار ہدایات

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى

اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری

تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰہِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ (الحجرات:۹)

جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور عدل کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں مسلمانوں کی باہمی لڑائی سے متعلق چار ہدایات ہیں۔

- ☆ اگر اہل ایمان میں سے دوگروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اُن کے درمیان صلح کرادو۔
- ☆ اگر ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کرے۔
- ☆ اگر وہ رجوع کرے تو ان کے درمیان عدل سے صلح کرادو۔
- ☆ انصاف کرو۔

۲۱۴۔ سچے مومن کی چار صفات

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ (الحجرات:۱۵)

مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک و شبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں۔ (اپنے دعویٰ ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں سچے مومنین کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ سچے مومن وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں۔
- ☆ جو اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان لائیں۔
- ☆ وہ پھر شک وشبہ نہیں کرتے ہیں۔
- ☆ وہ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

۲۱۵۔ متقین کی چار صفات

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝	اور جنت پرہیز گاروں کے لیے بالکل قریب کردی جائے گی ذرا بھی دور نہ ہوگی،
هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝	یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو رجوع کرنے والا حفاظت کرنے والا ہو۔
مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۝	جو رحمٰن کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔

(قٓ:۳۱ تا ۳۳)

فائدہ: ان آیات میں متقین کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ جو بہت رجوع کرنے والا ہے۔

☆ بڑی نگہداشت کرنے والا۔

☆ جو غیب میں رحمان سے ڈرتا ہے۔

☆ جو توجہ والا دل رکھتا ہے۔

۲۱۶۔ اللہ تعالیٰ کی چار چیزوں کی قسم

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝	قسم ہے بکھیرنے والیوں کی اُڑا کر۔
فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝	پھر اُٹھانے والیاں بوجھ کو۔
فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝	پھر چلنے والیاں نرمی سے۔
فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝	پھر کام کو تقسیم کرنے والیاں۔

(الذّٰریٰت:۱ تا ۴)

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کی قسم کھائی ہے۔

☆ قسم ہے اُڑا کر بکھیرنے والیوں کی۔

☆ پھر بوجھ کو اٹھانے والیاں۔

☆ پھر نرمی سے چلنے والیاں۔

☆ پھر کام کو تقسیم کرنے والیاں۔

۲۱۷۔ منکرینِ آخرت کی چار اقسام

اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍۙ	یقیناً تم مختلف بات میں پڑے ہوئے ہو۔
يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَؕ	اس سے وہی باز رکھا جاتا ہے جو پھیر دیا گیا ہو۔
قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَۙ	بے سند باتیں کرنے والے غارت کر دیے گئے۔
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ	جو غفلت میں ہیں اور بھولے ہوئے ہیں۔
يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِؕ	پوچھتے ہیں کہ یومِ جزا کب ہوگا؟

(الذّٰریٰت: ۸تا۱۲)

فائدہ: ان آیات میں منکرینِ آخرت کی چار اقسام کا ذکر ہے۔

☆ آخرت کے بارے میں اُن کی بات ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

☆ جو حق سے باطل کی طرف پھرتے ہیں۔

☆ جو اٹکلیں دوڑانے والے ہیں۔

☆ جو جہالت میں بھولے ہوئے ہیں۔

۲۱۸۔ نبیٔ کریم ﷺ کو چار باتوں کا حکم

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُۙ	تو اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لے۔ بے شک تجھ پر ہماری آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ صبح کو جب تو اٹھے اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کر۔
وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ (الطور: ۴۸، ۴۹)	اور رات کو بھی اس کی تسبیح پڑھ اور ستاروں کے ڈوبتے وقت بھی۔

فائدہ: ان آیات میں نبی کریم ﷺ کو چار باتوں کا حکم ہے۔

- ☆ اے نبی! اپنے رب کا فیصلہ آنے تک صبر کریں۔
- ☆ جب آپ صبح کو اُٹھیں تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کریں۔
- ☆ رات کو اس کی تسبیح کریں۔
- ☆ ستاروں کے ڈوبنے کے بعد بھی اس کی تسبیح کریں۔

۲۱۹۔ نبیؐ کریم ﷺ کی صفت میں چار باتیں

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی ۙ۝	قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے۔
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی ۚ۝	کہ تمہارے ساتھی نے نہ راہ گم کی ہے نہ وہ ٹیڑھی راہ پر ہے۔
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۭ۝	اور نہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتا ہے۔
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰی ۙ۝	وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔
عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰی ۙ۝	اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے۔

(النجم: ۱تا۵)

فائدہ: ان آیات میں نبیؐ کریم ﷺ کی صفت میں چار باتیں بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ آپ ﷺ گمراہ نہیں ہیں۔
- ☆ آپ ﷺ بھٹکے نہیں ہیں۔
- ☆ آپ ﷺ اپنی خواہش نفس پر نہیں بولتے۔
- ☆ آپ ﷺ کو تعلیم دی گئی ہے مضبوط قوتوں والے سے (حضرت جبرائیل علیہ السلام)۔

۲۲۰۔ شق القمر پر کفار کا چار قسم کا ردِ عمل

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۝	قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔
وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۝	یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ زوردار چلتا ہوا جادو ہے۔

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام ٹھہرے ہوئے وقت پر مقرر ہے۔

(القمر: ۱ تا ۳)

فائدہ: ان آیات میں شق القمر پر کفار کے چار قسم کے ردِعمل کا ذکر ہے۔

- ☆ وہ اگر کوئی نشان دیکھیں تو منہ پھیر لیتے ہیں۔
- ☆ وہ کہتے ہیں کہ یہ زبردست جادو ہے۔
- ☆ اُنہوں نے جھٹلایا۔
- ☆ انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی۔

۲۲۱۔ سورۃ القمر میں ''فکیف کان عذابی ونذر'' کا چار بار ذکر

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں؟

(القمر: ۱۶)

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ قومِ عاد نے بھی جھٹلایا پس کیسا ہوا میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں۔

(القمر: ۱۸)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ پس کیسی رہی میری سزا اور میرا ڈرانا؟

(القمر: ۲۱)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ پس کیوں کر ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔

(القمر: ۳۰)

فائدہ: سورۃ القمر کی ان آیات میں ''فکیف کان عذابی ونذر'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۲۲۲۔ ''ولقد یسرنا القرآن ...... من مدکر'' کا چار بار ذکر

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں؟

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔ کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

(القمر: ۱۶، ۱۷)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ۝ — پس کیسی رہی میری سزا اور میرا ڈرانا؟

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ — اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے پس کیا ہے کوئی سوچنے والا؟

(القمر: ۲۱، ۲۲)

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ — ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی پس ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کی اوندھی ہوئی باڑ۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ — اور بے شک ہم نے نصیحت کے لیے قرآن کو آسان کر دیا ہے پس کیا ہے کوئی جو نصیحت پکڑے۔

(القمر: ۳۱، ۳۲)

فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَنُذُرِ ۝ — پس میرے عذاب اور میرے ڈراوے کا مزہ چکھو۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ — اور یقیناً ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے پس کیا کوئی ہے سوچنے والا۔

(القمر: ۳۹، ۴۰)

فائدہ: سورۃ القمر کی ان آیات میں ''ولقد یسرنا القرآن...... من مدکر'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۲۲۳۔ متقین کے لیے چار نعمتیں

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ — یقیناً ہمارا ڈر رکھنے والے جنتوں اور فراخی میں ہوں گے۔

فِىْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ — راستی اور عزت کی بیٹھک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔

(القمر: ۵۴، ۵۵)

فائدہ: ان آیات میں متقین کے لیے چار نعمتوں کا ذکر ہے۔

☆ متقی باغوں میں ہوں گے۔

☆ وہ کشادگی میں ہوں گے۔

☆ وہ راستی کے مقام میں ہوں گے۔

☆ وہ قدرت والے بادشاہ کے پاس ہوں گے۔

۲۲۴۔ نور کے مطالبہ پر منافقین کو مومنوں کے جواب میں چار باتیں

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ○

اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان داروں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں، جواب دیا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور روشنی تلاش کرو۔ پھر ان کے اور اُن کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں دروازہ بھی ہوگا۔ اس کے اندرونی حصہ میں تو رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ○

(الحدید:۱۴،۱۳)

یہ چلا چلا کر ان سے کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہاں تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے آپ کو گمراہی میں پھنسا رکھا تھا اور انتظار میں ہی رہے اور شک و شبہ کرتے رہے اور تمہیں تمہاری فضول تمناؤں نے دھوکے میں ہی رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچا اور تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے والے نے دھوکے میں ہی رکھا۔

فائدہ: ان آیات میں بیان ہے کہ قیامت کے دن منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں۔ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔
ایمان داروں نے اپنے جواب میں چار باتیں کہیں۔

☆ ہاں تم ہمارے ساتھ تھے لیکن تم نے اپنی جانوں کو فتنے میں ڈالا۔

☆ تم انتظار کرتے رہے۔
☆ تم شک میں پڑے رہے۔
☆ تمہیں آرزوؤں نے دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا۔

۲۲۵۔ مومنین کے لیے چار انعامات

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۧ

(الحدید:۱۹)

اللہ اور اس کے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے۔ اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں ان لوگوں کے لیے چار انعامات کا ذکر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔

☆ وہ صدیق ہیں۔
☆ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید ہیں۔
☆ اُن کے لیے ان کا اجر ہے۔
☆ اُن کے لیے اُن کا نور ہے۔

۲۲۶۔ ایک آیت میں چار چیزیں بھیجنے کا ذکر

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۧ

(الحدید:۲۵)

یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت و قوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ

اللہ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا ہے۔ بے شک اللہ قوت والا اور زبردست ہے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار چیزیں بھیجنے کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے دلائل کے ساتھ اپنے رسول بھیجے۔

☆ رسولوں کے ساتھ کتاب نازل کی۔

☆ رسولوں کے ساتھ میزان اُتاری۔

☆ اللہ تعالیٰ نے لوہا اتارا۔ اس میں شدت کی سختی ہے اور لوگوں کے لیے فائدے بھی ہیں۔

۲۲۷۔ چار نیک اعمال کرتے رہنے کا حکم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے مسلمانو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے، ہاں اگر نہ پاؤ تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے،

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

(المجادلہ:۱۲،۱۳)

کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ نکالنے سے ڈر گئے؟ پس جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف فرما دیا تو اب (بخوبی) نمازوں کو قائم رکھو زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرتے رہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس سب سے اللہ خوب خبردار ہے۔

فائدہ: ان آیات میں یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم کیا تھا کہ جب تم نبیٔ کریم ﷺ سے علیحدہ بات چیت کرنا چاہو تو مشورے سے پہلے صدقہ دے دیا کرو۔ جب انہوں نے یہ نہ کیا تو

اللہ تعالیٰ نے اُنہیں معاف فرما دیا اور چار نیک اعمال کرتے رہنے کا حکم کیا۔

☆ نماز کو قائم رکھو۔

☆ زکوٰۃ دیتے رہا کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ کی تابعداری کرتے رہو۔

☆ اللہ تعالیٰ کے رسول کی تابعداری کرتے رہو۔

۲۲۸۔ اموالِ فے کے مستحق غریب مہاجرین کی چار صفات

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ (الحشر:۸)

(فے کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی راست باز لوگ ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اموال فے کے مستحق غریب مہاجرین کی چار صفات کا ذکر ہے۔

☆ وہ اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رضا چاہتے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔

☆ یہی راست باز لوگ ہیں۔

۲۲۹۔ اموالِ فے کے مستحق انصار کی چار صفات

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ والدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ

اور (ان کے لیے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اپنی طرف ہجرت کرکے آنے والوں

عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (الحشر:۹)

سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو، (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کی حرص سے بچیں وہی کامیاب اور بامراد ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اموال فے کے مستحق انصار کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ مہاجرین کے آنے سے پہلے ایمان ان کے دلوں میں قرار پکڑ چکا تھا۔

☆ وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔

☆ مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے۔

☆ وہ خود اپنے اوپر مہاجرین کو ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو۔

۲۳۰۔ بھلائی کے لیے چار باتوں کا حکم

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (التغابن:۱۶)

پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے رہو اور مانتے چلے جاؤ اور اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لیے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔

فائدہ: اس آیت میں بھلائی کے لیے چار باتوں کا حکم ہے۔

☆ جہاں تک تمہارے بس میں ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

☆ سنتے رہو۔

☆ اطاعت کرتے جاؤ۔

☆ اپنے مال خرچ کرتے رہو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

۲۳۱۔ نبیٔ کریم ﷺ کے خلاف جتھہ بندی کی صورت میں ان کی مددگار چار ہستیاں

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ○

(التحریم:۴)

اے نبی کی دونوں بیویو! اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کرلو (تو بہت بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہوگئے ہیں اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی پس یقیناً اس کا کارساز اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک ایمان دار اور ان کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اگر تم نے نبیٔ کریم ﷺ کے خلاف باہم جتھہ بندی کی تو آپ ﷺ کی مدد کے لیے چار ہستیاں ہیں۔

- ☆ اللہ تعالیٰ جو آپ ﷺ کا مولا ہے۔
- ☆ حضرت جبریل علیہ السلام۔
- ☆ تمام صالح اہل ایمان۔
- ☆ فرشتے۔

۲۳۲۔ چار عورتوں کی مثال

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ○

اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے (دو شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں۔ پھر ان کی انہوں نے خیانت کی۔ پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا کہ (اے عورتو!) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝	اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جب کہ اس نے دعا کی کہ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔
وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ (التحریم:۱۰تا۱۲)	اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی۔ پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی، مریم نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ عبادت گزاروں میں سے تھی۔

فائدہ: ان آیات میں چار عورتوں کی مثال بیان ہوئی ہے۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی۔ اُس نے اپنے شوہر کی خیانت کی اور جہنم میں جانے والوں میں ہوگئی۔

☆ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی۔ اُس نے اپنے شوہر کی خیانت کی اور جہنم میں داخل ہونے والوں میں ہوگئی۔

☆ فرعون کی بیوی۔ فرعون اپنی بیوی کو ایمان سے نہ روک سکا۔ اُنہوں نے دُعا کی کہ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے۔ اور ظالم قوم سے خلاصی دے۔

☆ حضرت مریم علیہا السلام۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا و آخرت میں شرف و کرامت سے سرفراز فرمایا اور تمام جہان کی عورتوں پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔

۲۳۳۔ زوجہ فرعون کی دعا میں چار باتیں

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ	اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جب کہ اس نے

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (التحریم:۱۱)

دُعا کی کہ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔

فائدہ: اس آیت میں فرعون کی بیوی کی دعا ہے جو چار باتوں کے لیے ہے۔

☆ اے میرے رب! میرے لیے اپنے ہاں جنت میں ایک گھر بنا دے۔

☆ مجھے فرعون سے نجات دے۔

☆ مجھے فرعون کے عمل سے نجات دے یعنی فرعون جو بُرے اعمال کر رہا ہے۔ اُس کے انجام بد میں مجھے شریک نہ کر۔

☆ ظالم قوم سے مجھے نجات دے۔

۲۳۴۔ سورۃ الملک میں ''الرحمٰن'' کا چار بار ذکر

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ (الملک:۳)

جس نے ساتوں آسمانوں کو اوپر تلے پیدا کیا۔ (تو اے دیکھنے والے) رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا، دوبارہ (نظریں ڈال کر) دیکھ لے کیا کوئی شگاف بھی نظر آ رہا ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ يَقْبِضْنَ ؔؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ۝

کیا یہ اپنے اوپر پر کھولے ہوئے اور (کبھی کبھی) سمیٹے ہوئے (اڑنے والے) پرندوں کو نہیں دیکھتے۔ انہیں (اللہ) رحمٰن ہی (ہوا و فضا میں) تھامے ہوئے ہے۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝ۚ (الملک:۱۹،۲۰)

سوائے اللہ کے تمہارا وہ کون سا لشکر ہے جو تمہاری مدد کر سکے کافر تو سراسر دھوکے ہی میں ہیں۔

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (الملک:۲۹)

آپ کہہ دیجیے! کہ وہی رحمٰن ہے ہم تو اس پر ایمان لا چکے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ تمھیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون ہے؟

فائدہ: سورۃ الملک کی ان آیات میں ''الرحمٰن'' کا چار بار ذکر ہوا ہے۔

۲۳۵۔ حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت پر ان کی قوم کا چار قسم کا ردّعمل

وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ○ (نوح:۷)

میں نے جب کبھی انہیں تیری بخشش کے لیے بلایا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا اور اڑ گئے اور سرکشی کی۔

فائدہ: اس آیت میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت پر اُن کی قوم کے چار قسم کے ردّعمل کا ذکر ہے۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے لوگوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھونس لیں۔
☆ اُنہوں نے اپنے کپڑوں سے منہ ڈھانک لیے۔
☆ وہ اپنی روش پر اَڑ گئے۔
☆ انہوں نے بڑا تکبر کیا۔

۲۳۶۔ ایک سوال پر جہنمیوں کے جواب میں چار باتیں

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ○
قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ○
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ○
وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۙ○

تمھیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔
وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔
نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔
اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے۔

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ	اور جزا وسزا کے دن کو بھی ہم جھٹلاتے تھے۔
حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۗ	یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔

(المدثر: ۴۲ تا ۴۷)

فائدہ: ان آیات میں جہنمیوں سے ایک سوال کہ انہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی تو اُن کے جواب میں چار باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ ہم نماز پڑھنے والوں میں نہ تھے۔

☆ ہم مسکین کو کھانا نہ کھلاتے تھے۔

☆ ہم بے ہودہ باتیں کرنے والوں کے ساتھ مل کر بے ہودہ باتیں بنایا کرتے تھے۔

☆ ہم جزا وسزا کے دن کو جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت نے آ لیا۔

۲۳۷۔ سورۃ القیٰمۃ کی چار آیات میں وحی اخذ کرنے کی ہدایات

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۗ	(اے نبی!) آپ قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔
اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ صلے	اس کا جمع کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔
فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ	ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۗ	پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔

(القیٰمۃ: ۱۶ تا ۱۹)

فائدہ: سورۃ القیٰمۃ کی ان چار آیات میں وحی اخذ کرنے کی ہدایات مذکور ہیں۔

۲۳۸۔ سورۃ القیٰمۃ میں ''اَولٰی'' کا چار بار ذکر

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۙ	افسوس ہے تجھ پر حسرت ہے تجھ پر۔
ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ؕ	وائے ہے اور خرابی ہے تیرے لیے۔

(القیٰمۃ: ۳۴، ۳۵)

فائدہ: سورۃ القیٰمۃ کی ان آیات میں ''اولیٰ'' کا چار بار ذکر ہے۔

۲۳۹۔ چار آیات میں قیامت کے چار واقعات

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ پس جب ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے۔
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ اور جب آسمان توڑ پھوڑ دیا جائے گا۔
وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ اور جب پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر کے اڑا دیئے جائیں گے۔
وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝ اور جب رسولوں کو وقت مقررہ پر لایا جائے گا۔

(المرسلٰت: ۸تا۱۱)

فائدہ: ان چار آیات میں قیامت کے دن واقع ہونے والی چار چیزوں کا بیان ہے۔

☆ ستاروں کی روشنی جاتی رہے گی۔
☆ آسمان پھٹ جائے گا۔
☆ پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے۔
☆ رسولوں کو وقت مقرر پر (گواہی کے لیے) لایا جائے گا۔

۲۴۰۔ چار چیزوں کو جھٹلانے والوں کی تباہی

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے (منی سے) پیدا نہیں کیا۔
فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ پھر ہم نے اسے مضبوط و محفوظ جگہ میں رکھا۔
اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ ایک مقررہ وقت تک۔
فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ پھر ہم نے اندازہ کیا اور ہم اچھا اندازہ کرنے والے ہیں۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اس دن تکذیب کرنے والوں کی خرابی ہے۔

(المرسلٰت: ۲۰تا۲۴)

فائدہ: ان آیات میں چار چیزوں کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک حقیر پانی سے پیدا کیا۔
☆ اُسے محفوظ جگہ ٹھہرائے رکھا۔
☆ ایک مقررہ مدت تک۔
☆ اللہ تعالیٰ نے پھر اس کا اندازہ کیا۔

۲۴۱۔ چار چیزوں کو جھٹلانے والوں کی تباہی

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۙ	کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا!
اَحْيَآءً وَّ اَمْوَاتًا ۙ	زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔
وَّ جَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّ	اور ہم نے اس میں بلند و بھاری پہاڑ بنا دیئے
اَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ؕ	اور تمہیں سیراب کرنے والا میٹھا پانی پلایا۔
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝	اس دن جھوٹ جاننے والوں کے لیے وائے
(المرسلٰت: ۲۵ تا ۲۸)	اور افسوس ہے۔

فائدہ: ان آیات میں چار چیزوں کو جھٹلانے والوں کی تباہی کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے زمین کو سمیٹ کر رکھنے والی بنایا۔
☆ زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔
☆ اس میں بلند و بالا پہاڑ جمائے۔
☆ اس میں میٹھا پانی رکھا۔

۲۴۲۔ چار آیات میں قیامت کے چار مناظر

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ	بے شک فیصلہ کے دن کا وقت مقرر ہے۔
يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ	جس دن کہ صور پھونکا جائے گا پھر تم سب فوج در فوج چلے آؤ گے۔

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًاۙ ○ — اور آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں دروازے ہو جائیں گے۔

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ○ — اور پہاڑ چلائے جائیں گے۔ پس وہ سراب ہو جائیں گے۔

(النبأ: ۱۷ تا ۲۰)

فائدہ: ان چار آیات میں قیامت کے چار مناظر بیان ہوئے ہیں۔

☆ فیصلے کے دن کا ایک وقت مقرر ہے۔ جس روز صور پھونک دیا جائے گا۔
☆ انسان فوج در فوج نکل آئیں گے۔
☆ آسمان کھول دیا جائے گا اور دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے۔
☆ پہاڑ اُڑائیں جائیں گے اور وہ ریت ہو جائیں گے۔

۲۴۳۔ جہنمیوں کے لیے چار سزائیں

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ○ — بے شک دوزخ گھات کی جگہ ہے۔

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ○ — سرکشوں کا ٹھکانا وہی ہے۔

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ○ — اس میں وہ قرنوں صدیوں تک پڑے رہیں گے۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ○ — نہ کبھی اس میں خنکی کا مزہ چکھیں گے، نہ پانی کا۔

اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ○ — سوائے گرم پانی اور بہتی پیپ کے۔

(النبأ: ۲۱ تا ۲۵)

فائدہ: ان آیات میں جہنمیوں کی چار سزاؤں کا ذکر ہے۔

☆ جہنم میں وہ ٹھنڈک نہیں پائیں گے۔
☆ وہ پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ نہیں چکھیں گے۔
☆ اُن کو گرم پانی ملے گا۔
☆ اُن کو زخموں کا دھوون ملے گا۔

۲۴۴۔ چار آیات میں قیامت کے چار مناظر

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ	جس دن کانپنے والی کانپے گی۔
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۗ	اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی (پیچھے پیچھے) آئے گی۔
قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ	(بہت سے) دل اس دن دھڑکتے ہوں گے۔
اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ	جن کی نگاہیں نیچی ہوں گی۔

(النّٰزعٰت: ۶ تا ۹)

فائدہ: ان چار آیات میں قیامت کے چار مناظر کا ذکر ہے۔

☆ جس دن کانپنے والی کانپ اُٹھے گی۔ (نفخۂ اولیٰ)۔
☆ پیچھے آنے والی اس کے پیچھے آئے گی۔ (نفخۂ ثانیہ)۔
☆ بہت سے دل ہوں گے جو اُس روز خوف سے دھڑکتے ہوں گے۔
☆ اُن کی نظریں نیچی ہوں گی۔

۲۴۵۔ اللہ تعالیٰ کی چار چیزوں کی قسم

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ	نہیں میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والوں کی۔
الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ	چلنے پھرنے والے چھپنے والے ستاروں کی۔
وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۙ	اور رات کی جب جانے لگے۔
وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ	اور صبح کی جب چمکنے لگے۔

(التکویر: ۱۵ تا ۱۸)

فائدہ: ان چار آیات میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کی قسم کھائی ہے۔

☆ میں پیچھے ہٹنے والوں کی قسم کھاتا ہوں۔
☆ چلنے والے چھپنے والے ستاروں کی۔
☆ اور رات کی جب وہ جانے لگے۔

☆ اور صبح کی جب وہ طلوع کرے۔

۲۴۶۔ قیامت کے چار امور

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ جب آسمان پھٹ جائے گا۔
وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔
وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ اور جب سمندر بہہ چلیں گے۔
وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ اور جب قبریں شق کر کے اکھاڑ دی جائیں گی۔

(الانفطار:۱ تا ۴)

فائدہ: ان چار آیات میں قیامت کے چار امور کا ذکر ہے۔ پہلی تین آیات میں قیامت کے پہلے مرحلے کے تین امور بیان ہوئے ہیں اور چوتھی آیت میں دوسرا مرحلہ بیان ہوا ہے۔

☆ جب آسمان پھٹ جائے گا۔
☆ جب ستارے بکھر جائیں گے۔
☆ جب سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے۔
☆ جب قبریں کھول دی جائیں گے۔

۲۴۷۔ انسان کی پیدائش کے ابتدائی چار مراتب

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا۔
الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ ۝ جس (رب نے) تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا پھر (درست اور) برابر بنایا۔
فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ جس صورت میں چاہا تیری ترکیب کی۔

(الانفطار:۶ تا ۸)

فائدہ: ان آیات میں انسان کی پیدائش کے ابتدائی چار مراتب کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔

☆ پھر اُسے ٹھیک ٹھاک کیا۔

☆ پھر اُسے متناسب بنایا۔

☆ جس صورت میں چاہا اُسے جوڑ دیا۔

۲۴۸۔ ہر چیز کی تخلیق میں چار امور

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝	اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کر۔
الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝	جس نے پیدا کیا اور صحیح سالم بنایا۔
وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝	اور جس نے اندازہ کر کے تجویز کیا اور پھر راہ دکھائی۔

(الاعلیٰ:۱تا۳)

فائدہ: ان آیات میں ہر چیز کی تخلیق میں چار امور کا ذکر ہے۔

☆ خلق۔ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔

☆ تسویہ۔ پھر ٹھیک بنایا۔

☆ تقدیر۔ پھر تقدیر بنائی۔

☆ ہدایت۔ پھر راہ دکھائی۔

۲۴۹۔ چار چیزوں کی تخلیق کی مثال

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ ۝	کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کیے گئے ہیں۔
وَاِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ ۝	اور آسمان کو کہ کس طرح اونچا کیا گیا ہے۔
وَاِلَى الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ ۝	اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح گاڑ دیئے گئے ہیں۔
وَاِلَى الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ ۝	اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے۔

(الغاشیہ:۱۷تا۲۰)

فائدہ: ان آیات میں چار چیزوں کی تخلیق کی مثال کا ذکر ہے۔

☆ کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کیے گئے ہیں۔
☆ آسمان کو کہ کیسے اونچا کیا گیا ہے۔
☆ پہاڑوں کو کہ کس طرح گاڑ دیئے گئے ہیں۔
☆ زمین کو کہ کس طرح بچھائی گئی ہے۔

۲۵۰۔ اللہ تعالیٰ کی چار چیزوں کی قسم

وَالْفَجْرِ ۙ	قسم ہے فجر کی۔
وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ	اور دس راتوں کی۔
وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ	اور جفت اور طاق کی۔
وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ	اور رات کی جب وہ چلنے لگے۔

(الفجر: ۱تا۴)

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کی قسم کھائی ہے۔

☆ قسم ہے فجر کی۔
☆ دس راتوں کی۔
☆ جفت اور طاق کی۔
☆ رات کی جب جانے لگے۔

۲۵۱۔ چار آیات میں چار معاشرتی برائیوں کا ذکر

كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۙ	ایسا ہرگز نہیں بلکہ (بات یہ ہے) کہ تم (ہی) لوگ یتیموں کی عزت نہیں کرتے۔
وَلَا تَحٰضُّونَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۙ	اور مسکینوں کے کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے۔

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ○ اور (مردوں کی) میراث سمیٹ کر کھاتے ہو۔

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ○ؕ اور مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو۔

(الفجر: ۱۷ تا ۲۰)

فائدہ: ان چار آیات میں چار معاشرتی برائیوں کا ذکر ہے۔

☆ تم یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے۔

☆ مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو نہیں اُکساتے۔

☆ میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

☆ مال کی محبت میں بُری طرح گرفتار ہو۔

۲۵۲۔ نفس مطمئنہ کو چار باتوں کی خوشخبری

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ۙ ﻗﻠﮯ اے اطمینان والی روح۔

ارْجِعِىْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○ۚ تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش۔

فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ ○ۙ پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔

وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ○ۧ اور میری جنت میں چلی جا۔

(الفجر: ۲۷ تا ۳۰)

فائدہ: ان چار آیات میں نفس مطمئنہ کو چار باتوں کی خوشخبری دی گئی ہے۔

☆ اے اطمینان پانے والی روح! اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔

☆ تو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔

☆ میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔

☆ میری جنت میں داخل ہو جا۔

۲۵۳۔ جہنم سے بچائے جانے والے شخص کی چار صفات

وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ	اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جائے گا جو پرہیز گار ہوگا۔
الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ	جو پاکی حاصل کرنے کے لیے اپنا مال دیتا ہوگا۔
وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ	کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو۔
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ (الیل:۱۷تا۲۰)	بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا چاہنے کے لیے۔

فائدہ: ان چار آیات میں جہنم سے بچائے جانے والے شخص کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ وہ نہایت پرہیز گار ہے۔
☆ وہ پاکیزہ ہونے کی خاطر اپنا مال دیتا ہے۔
☆ اُس پر کسی کا احسان نہیں ہے جس کا بدلہ اُس نے دینا ہو۔
☆ وہ تو اپنے رب کی رضا جوئی کے لیے یہ کام کرتا ہے۔

۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کی چار چیزوں کی قسم

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ	قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔
وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ	اور طور سینا کی۔
وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ	اور اس امن والے شہر کی۔

(التین:۱تا۳)

فائدہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کی قسم کھائی ہے۔

☆ قسم ہے انجیر کی۔
☆ زیتون کی۔
☆ طورِ سینا کی۔

☆ اس امن والے شہر کی۔

۲۵۵۔ صحیح دین کی تعلیم میں چار باتیں

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۝ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ (البینۃ: ۴،۵)

اہل کتاب اپنے پاس ظاہر دلیل آ جانے کے بعد ہی (اختلاف میں پڑ کر) متفرق ہو گئے۔ انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی دین درست اور مضبوط ہے۔

فائدہ: ان آیات میں نہایت صحیح دین کی تعلیم میں چار باتیں مذکور ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔

☆ اپنے دین کو اُس کے لیے خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر۔

☆ نماز قائم کریں۔

☆ زکوٰۃ دیتے رہیں۔

۲۵۶۔ خسارے سے مستثنیٰ انسان کے چار اوصاف

وَالْعَصْرِ ۝ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ (العصر: ۱ تا ۳)

زمانے کی قسم۔ بے شک وبالیقین انسان سرتا سر نقصان میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔

فائدہ: ان آیات میں خسارے سے مستثنیٰ انسان کے چار اوصاف بیان ہوئے ہیں۔

☆ وہ لوگ جو ایمان لائے۔
☆ جنہوں نے نیک اعمال کیے۔
☆ جنہوں نے ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی۔
☆ اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔

۲۵۷۔ چار بداعمال والے کی تباہی

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ	بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو۔
الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ	جو مال کو جمع کرتا جائے اور گنتا جائے۔
يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ	سمجھے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا۔

(الھمزۃ:۱تا۳)

فائدہ: ان آیات میں چار بداعمال والے شخص کی تباہی کا ذکر ہے۔
☆ ہر منہ پر عیب لگانے والا۔
☆ ہر پیٹھ کے پیچھے برائیاں کرنے والا۔
☆ مال کو جمع کرنے والا۔
☆ مال کو گن گن کر رکھنے والا گویا کہ اس کا مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا۔

۲۵۸۔ چار آیات کی سورۃ قریش میں قریش پر چار احسانات کا ذکر

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ	قریش کو الفت دلانے کے لیے (شکریہ میں)۔
اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ	(یعنی) انہیں جاڑے اور گرمی کے سفر کا خوگر کرنے کے لیے (اس کے شکریہ میں)۔
فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ	پس انہیں چاہیے کہ اسی گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں۔

الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝	جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور ڈر وخوف میں امن وامان دیا۔

(قریش:۱تا۴)

فائدہ: اس چار آیات والی سورۃ قریش میں قریش پر چار احسانات کا ذکر ہے۔ جس کی وجہ سے کعبہ کے رب کی عبادت کرنے کی ہدایت۔

☆ قریش کی حفاظت۔

☆ گرمی اور سردی میں سفروں سے مانوس ہوئے۔

☆ بھوک میں کھانا دیا۔

☆ خوف میں امن دیا۔

۲۵۹۔ چار آیات کی سورۃ الاخلاص میں توحید الٰہی پر چار دلائل

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝	آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔
اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝	اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔
لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝	نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا،
وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝	اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

(الاخلاص:۱تا۴)

فائدہ: چار آیات والی اس سورۃ الاخلاص میں توحید الٰہی پر چار جامع دلائل کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔

☆ نہ اُس نے کوئی جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا۔

☆ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

۲۶۰۔ چار چیزوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا ذکر

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ
آپ کہہ دیجیے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ
ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ
اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ
اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی)۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۧ
اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی جب وہ حسد کرے۔

(الفلق: ۱ تا ۵)

فائدہ: ان آیات میں چار چیزوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا ذکر ہے۔

☆ ہر چیز کے شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی۔
☆ تاریک رات کے شر سے۔ جب تاریکی چھا جائے۔
☆ گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے۔
☆ حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

۲۶۱۔ آخری دو سورتوں (معوذتین) میں چار مستعاذ بہ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ
آپ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ
ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ
اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ
اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی)۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝	اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی جب وہ حسد کرے۔
(الفلق: ۱ تا ۵)	
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝	آپ کہہ دیجیے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔
مَلِكِ النَّاسِ ۝	لوگوں کے مالک کی۔
اِلٰهِ النَّاسِ ۝	لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)۔
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝	وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔
الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝	جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝	خواہ وہ جن ہو یا انسان۔

(الناس: ۱ تا ۶)

فائدہ: ان آخری دونوں سورتوں (معوذتین) میں چار مستعاذ بہ (جن کے ذریعے سے پناہ طلب کی جائے) کا ذکر ہے۔

☆ رب الفلق۔ (صبح کا رب)۔
☆ رب الناس۔ (لوگوں کا رب)۔
☆ ملک الناس۔ (لوگوں کا بادشاہ)۔
☆ الٰہ الناس۔ (لوگوں کا معبود)۔

ربانیات

قرآن و حدیث

مولف

انجینیر عبدالمجید انصاری

حصہ دوم

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصّہ دوم

بحوالہ

حدیث شریف

ا۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے چار سوال

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا نَعْرِفُهٗ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِى الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص دکھائی دیا جو سفید رنگ کے بہت اجلے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ اور اس کے بال خوب کالے تھے۔ یہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے نہ ہم اس کو پہچانتے تھے۔ وہ آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور رانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔ پھر اس نے کہا اے محمد! مجھ کو بتاؤ اسلام کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے اس بات کی کہ کوئی معبود سچا نہیں ہے، اللہ کے سوا اور حضرت محمد اس کے رسول ہیں اور نماز کو وقت پر ادا کرے اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تجھے طاقت ہو۔ اس شخص نے کہا سچ ہے۔ ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے پھر آپ ہی سچ کہتا ہے۔ اس کے بعد

تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَآءَ الشَّآءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ السَّآئِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ○

(صحیح بخاری ، ابوداؤد ، ابن ماجہ)

اس شخص نے کہا مجھ کو بتاؤ ایمان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر اور ایمان لائے تو تقدیر پر کہ برا بھلا سب اللہ کی طرف سے ہے۔ اس شخص نے کہا سچ ہے۔ پھر اس شخص نے کہا مجھ کو بتاؤ احسان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اس طرح سے جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ تو ہو کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے کہا مجھ کو بتاؤ قیامت کب ہوگی۔ آپ نے فرمایا: جس شخص سے پوچھا جارہا ہے، وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس شخص نے کہا اچھا مجھے اس کی نشانیاں بتاؤ۔ آپ نے فرمایا: اس کی نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور یہ کہ تو ننگے بدن ننگے پیر محتاج بکریاں چرانے والوں کو دیکھے گا، وہ اونچی اونچی عمارتیں بنائیں گے۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تین دن تک (یا تین ساعت تک) ٹھہرا رہا۔ آپ نے پوچھا اے عمر! تو جانتا ہے یہ پوچھنے والا کون تھا۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ شخص جبرئیل علیہ السلام تھے تم کو دین سکھانے کے لیے آئے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبریل علیہ السلام کے چار سوالوں کا ذکر ہے جن کا

آپ نے تفصیل سے جواب دیا۔

☆ حضرت جبریل علیہ السلام نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ آپ اس بات کی گواہی دیں کہ کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور نماز وقت پر ادا کریں، زکوٰۃ دیں، رمضان کے روزے رکھیں اور طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کریں۔

☆ حضرت جبریل علیہ السلام نے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ آپ یقین کریں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور تقدیر پر کہ بُرا اور بھلا سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔

☆ حضرت جبریل علیہ السلام نے پوچھا کہ احسان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کریں کہ آپ اُسے دیکھ رہے ہیں۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ تو ہو کہ وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔

☆ حضرت جبریل علیہ السلام نے پوچھا کہ قیامت کب ہوگی اور اس کی کیا نشانیاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ننگے پاؤں اور ننگے بدن محتاج بکریاں چرانے والوں کو دیکھیں گے کہ وہ اونچی اونچی عمارتیں بنائیں گے۔

۲۔ کوئی مومن نہیں مگر چار باتوں پر ایمان لانے والا

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْقَدَرِ.

(مشکوٰۃ، ابن ماجہ، ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک ایمان نہ لائے چار چیزوں پر۔ اول اللہ پر کہ وہ اکیلا ہے اپنی ذات و صفات میں، اس کا کوئی شریک نہیں دوسری یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ تیسری ایمان لائے کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے اور چوتھی تقدیر پر۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار باتوں کا بیان ہے جن پر ایمان لائے بغیر کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔

☆ اللہ تعالیٰ پر ایمان کہ وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

☆ حضرت محمد ﷺ پر ایمان کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

☆ مرنے کے بعد اُٹھنے پر ایمان۔

☆ تقدیر پر ایمان۔

۳۔ ایمان کو خارج کر دینے والے چار اعمال

عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ لَا يَـزْنِـى الزَّانِىْ حِيْنَ يَزْنِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْـرِقُ السَّـارِقُ حِيْـنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُـؤْمِنٌ قَـالَ بْـنِ هِشَـامٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَانَ يُـحَـدِّثُـهُ عَـنْ اَبِـىْ هُـرَيْـرَةَ يَقُوْلُ كَـانَ اَبُـوْبَـكْـرٍ يُـلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَـرَفٍ يَّـرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ فِيْهَا حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ .

(صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی ٔ کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی زنا کرے تو عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا، اسی طرح جب کوئی شراب پیتا ہے تو عین شراب پیتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا، اسی طرح جب کوئی چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، اس سند سے حارث بن ہشام نے کہا۔ وہ اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے۔ اس میں اتنا اور بڑھاتے تھے۔ اسی طرح جب کوئی ڈاکہ ڈالنے والا ایک بڑا ڈاکہ ڈالتا ہے جس کی طرف لوگ نگاہ اُٹھا کر دیکھتے ہیں وہ بھی ڈاکہ ڈالتے وقت مومن نہیں ہوتا۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار اعمال کا ذکر ہے جن سے ایمان خارج ہو جاتا ہے۔

☆ زنا کرتے وقت۔

☆ شراب پیتے وقت۔

☆ چوری کرتے وقت۔

☆ بڑا ڈاکہ ڈالتے وقت۔

۴۔ حیاء سے متعلق چار باتیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ. (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ایک ٹکڑا ہے ایمان کا اور ایمان کا انجام جنت ہے اور بے حیائی ظلم ہے اور ظلم کا انجام دوزخ ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں حیا سے متعلق چار باتیں ہیں۔

☆ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

☆ ایمان کا انجام جنت ہے۔

☆ بے حیائی ظلم ہے۔

☆ ظلم کا انجام دوزخ ہے۔

۵۔ مومن میں چار چیزیں نہیں ہوتیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ . (مشکوٰۃ، ترمذی، بیہقی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے مومن طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بے ہودہ گو۔

فائدہ: اس حدیث میں مومن میں چار چیزیں نہ ہونے کا ذکر ہے۔

☆ مومن طعن کرنے والا نہیں ہوتا۔

☆ وہ لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔

☆ وہ فحش بکنے والا نہیں ہوتا۔

☆ وہ بے ہودہ گو نہیں ہوتا۔

۶۔ چار باتوں کا حکم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا الْحَیُّ مِنْ رَّبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْکَ اِلَّا فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَاْخُذُهٗ عَنْکَ وَنَدْعُوْا اِلَيْهِ مَنْ وَّرَآءَ نَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ ۔

(ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ عبدالقیس کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ہم ہمیشہ آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرام کے مہینوں میں سو آپ حکم کر دیجیے ہم کو ایسی چیز کا کہ ہم اس پر عمل کریں اور ترغیب و تحریض کریں اس کی اور لوگوں کو اپنے سوا۔ سو آپ نے فرمایا کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیزوں کا، اول ایمان لانا اللہ پر اور تفسیر کی آپ نے ایمان کی کہ ایمان گواہی دینا ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے، اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور یہ کہ غنیمت سے تم خمس ادا کرو۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار احکام کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

☆ نماز قائم کرنا۔

☆ زکوٰۃ ادا کرنا۔

☆ غنیمت کے مال سے پانچواں حصہ دینا۔

۷۔ جنت کے حصول کے لیے چار نیک اعمال

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ: قَالَ دُلَّنِی عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: (تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا، وَتُقِیْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُوَدِّیْ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ). قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا. فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: (مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا).

(صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھ کو ایسا کام بتائیے جب میں اس کو کروں تو بہشتی ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا، اور فرض نماز درستی سے ادا کرتا رہ، اور فرض زکوٰۃ دیتا رہ اور رمضان کے روزے رکھتا رہ۔ وہ کہنے لگا، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس میں بڑھاؤں گا نہیں۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو بہشتی آدمی دیکھنا اچھا لگتا ہو تو وہ اس شخص کو دیکھے۔

فائدہ: اس حدیث میں جنت حاصل کرنے کے لیے چار نیک اعمال کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا۔

☆ فرض نماز ادا کرنا۔

☆ فرض زکوٰۃ دینا۔

☆ رمضان کے روزے رکھنا۔

۸۔ چار باتوں کا حکم اور چار باتوں کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ: ((قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذَا الْحَیَّ مِنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ عبدالقیس قبیلے کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا

رَبِیْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ کُفَّارُ مُضَرَ ، وَلَسْنَا نَخْلُصُ اِلَیْکَ اِلَّا فِی الشَّھْرِ الْحَرَامِ ، فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَأْخُذُہُ عَنْکَ وَنَدْعُو اِلَیْهِ مَنْ وَرَاءَ نَا. قَالَ: آمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ ، وَاَنْھَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ، الْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ وَشَھَادَةِ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. وَعَقَدَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا . وَاِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَاِیْتَاءِ الزَّکَاةِ ، وَاَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْھَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ . وَقَالَ سُلَیْمَانُ وَاَبُوا النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ: الْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ شَھَادَةِ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ .

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلہ کی ایک شاخ ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کے کافر حائل ہیں۔ ہم سوا حرام مہینے کے دنوں میں آپ تک نہیں پہنچ سکتے تو ہمیں ایک ایسی بات بتا دیجیے جس کو ہم خود بھی آپ سے سیکھ لیں اور (ہماری قوم کے) جو لوگ یہاں نہیں آئے ان کو بھی سکھائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ جن کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں۔ اللہ پر ایمان لانا، اور اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اور آپ ﷺ نے انگلی سے ایک کا اشارہ کیا اور نماز درستی سے ادا کرنا اور زکوۃ دینا اور غنیمت کے مال میں سے پانچواں حصہ داخل کرنا۔ اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے اور سبز لاکھی مرتبان اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن اور سیاہ روغنی برتن سے اور سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان نے حماد سے یوں روایت کی کہ اللہ پر ایمان لانا، اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار باتوں کے حکم اور چار باتوں کی ممانعت کا ذکر۔

مندرجہ ذیل چار باتوں کا حکم۔

☆ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔
☆ نماز قائم کرنا۔
☆ زکوٰۃ دینا۔
☆ غنیمت کے مال سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔

مندرجہ ذیل چار باتوں کی ممانعت۔

☆ کدو کے تونبے سے۔ (بڑے کدو کو کاٹ کر بنایا گیا برتن)۔

☆ سبز لاکھی مرتبان سے۔ (ہرے رنگ کا گھڑا) (القاموس الوحید: ص:382)۔

☆ کریدی ہوئی لکڑی کے برتن سے۔ (لکڑی کے ٹکڑے کو کھوکھلا کر کے بنایا گیا برتن جس میں کھجور کی شراب رکھی جاتی تھی) (القاموس الوحید: ص:1694)۔

☆ سیاہ روغنی برتن سے۔

نوٹ: عرب ان برتنوں میں شراب پیتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو یہ برتن بھی حرام کر دیئے گئے اور ان چار برتنوں کی ممانعت بعد میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے منسوخ ہو گئی تھی۔

۹۔ نماز ظہر اور نماز عصر کی چار رکعت فرض

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْرَءُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْکِتٰبِ وَسُوْرَةٍ وَّیُسْمِعُنَا الْاٰیَةَ اَحْیَانًا وَّیَقْرَءُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ.

(صحیح مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے۔ کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ عَنْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِیْنَ مِنْ خِلَافَتِهٖ اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ.

(ترمذی)

حضرت ابی نضرہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوال کیا گیا عمران بن حصین سے مسافر کی نماز کا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں یعنی چار کی دو پڑھیں۔ اور میں نے حج کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حج کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ برس تک ان کی خلافت میں یا آٹھ برس تک تو دو رکعتیں پڑھیں۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّ صَلَّى الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی۔

فائدہ: ان احادیث میں نماز ظہر اور نماز عصر کی حضر میں چار فرض رکعتوں اور سفر میں دو کا بیان ہے۔

۱۰۔ نبی کریم ﷺ سے چار سوالوں کے جوابات

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّىْ فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اُصَلِّىْ فِىْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ قَالَ لَا.

(مشکوٰۃ، مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم بکری کے گوشت سے وضو کریں۔ فرمایا اگر چاہے تو وضو کر لے اور اگر چاہے وضو نہ کر۔ کہا کیا ہم وضو کریں اونٹ کے گوشت سے۔ فرمایا ہاں اونٹ کے گوشت سے وضو کر لے۔ کہا بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھوں۔ فرمایا ہاں۔ کہا اونٹوں کے باندھنے کی جگہ نماز پڑھ لوں۔ فرمایا نہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے چار سوالوں کے جواب عنایت فرمائے۔

☆ بکری کا گوشت کھانے کے بعد چاہے دوبارہ وضو کریں یا نہ کریں۔

☆ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں۔

☆ بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

☆ اونٹوں کے باندھنے کی جگہ پر نماز نہ پڑھیں۔

۱۱۔ چار باتوں کے بعد نماز کے لیے کھڑا ہونا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَمَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَآءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ.

(مشکوٰۃ، ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا۔ جب تو اذان کہے پس ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جب تکبیر کہے تو جلد کہہ اور اپنی اذان اور تکبیر میں اس قدر ٹھہر کہ کھانا کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے فارغ ہو جائے اور استنجاء کرنے والا جب قضائے حاجت کے لیے بیت الخلاء میں داخل ہوا ہے اور جب تک مجھے نہ دیکھو کھڑے نہ ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھی جائے اور تکبیر جلد۔ اذان اور تکبیر میں اس قدر وقفہ ہو کہ:

☆ کھانا کھانے والا اپنے کھانے سے فارغ ہو جائے۔

☆ پینے والا اپنے پینے سے فارغ ہو جائے۔

☆ بیت الخلاء میں قضائے حاجت کے لیے داخل ہونے والا استنجاء سے فارغ ہو جائے۔

☆ جب تک نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم (امام) کو نہ دیکھ لیں کھڑے نہ ہوں۔

۱۲۔ چار بہترین یا بدترین صفیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا.

(مشکوٰۃ، مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین صف مردوں کی پہلی ہے اور بدترین آخری اُن کی ہے اور عورتوں کی بہترین صف آخری ہے اور بدترین پہلی ان کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار صفوں کا ذکر ہے جو بہترین ہیں یا بدترین۔

☆ مردوں کی پہلی صف بہترین ہے۔
☆ مردوں کی آخری صف بدترین ہے۔
☆ عورتوں کی آخری صف بہترین ہے۔
☆ عورتوں کی پہلی صف بدترین ہے۔

۱۳۔ چار آدمیوں کے لیے نماز مختصر کرنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَمَّ اَحَدُکُمُ النَّاسَ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الصَّغِیْرَ وَالْکَبِیْرَ وَالضَّعِیْفَ وَالْمَرِیْضَ فَاِذَا صَلّٰی وَحْدَهٗ فَلْیُصَلِّ کَیْفَ یَشَآءُ. (صحیح مسلم، ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے۔ اس لیے کہ جماعت میں بچے، بوڑھے، ناتواں اور بیمار ہوتے ہیں۔ اور جب اکیلے نماز پڑھے تو جس طرح جی چاہے پڑھے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار آدمیوں کے لیے نماز مختصر کرنے کا بیان ہے۔

☆ بچے۔
☆ بوڑھے۔
☆ ضعیف۔
☆ بیمار۔

۱۴۔ نماز تسبیح کی چار رکعت

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ یَا عَمِّ اَلَا اَصِلُکَ اَلَا اَحْبُوْکَ اَلَا اَنْفَعُکَ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یَا عَمِّ صَلِّ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَقْرَأُ فِیْ کُلِّ

حضرت ابی رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا! کیا نہ کروں سلوک میں تمہارے ساتھ۔ کیا نہ دوں میں تم کو

رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَ ةُ فَقُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً قَبْلَ اَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ فَسَبْعُوْنَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَهِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَاهِجٍ غَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ قَالَ اِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ جُمْعَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ جُمْعَةٍ فَقُلْهَا فِي شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهٗ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِي سَنَةٍ .

(ترمذی)

عطیہ۔ کیا نفع نہ پہنچاؤں میں تم کو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا! پڑھو چار رکعت اور پڑھو ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورت۔ پھر جب پوری ہو جائے قراءت تو کہو اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ پندرہ بار قبل رکوع کے۔ پھر رکوع کر اور کہہ وہی کلمہ دس بار۔ پھر اٹھا سر اپنا پھر کہہ دس بار۔ پھر سجدہ کر اور کہہ دس بار۔ پھر سر اُٹھا اپنا اور کہہ دس بار قبل کھڑے ہونے کے یعنی جلسہ استراحت میں۔ سو یہ پچھتر بار ہوئی ہر رکعت میں اور تین سو ہوئے چار رکعت میں۔ اگر تیرے گناہ ہوں گے مثل ریگ درہم برہم کے تو بھی اللہ تعالیٰ بخشے گا اس کو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! کون کہہ سکتا ہے اس کو ہر روز۔ فرمایا اگر نہیں کہہ سکتے تم ہر روز تو کہو ہر جمعہ میں اور اگر نہیں ہو سکتا کہ کہو تم ہر جمعہ میں تو کہو ہر مہینے میں۔ پھر یوں ہی فرماتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہاں تک کہ فرمایا سال میں ایک بار۔

فائدہ: اس حدیث میں نماز تسبیح کی چار رکعت کا بیان۔

۱۵۔ نماز کسوف کی دو رکعت میں چار رکوع

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فَاَطَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہن ہوا۔ سو آپ نماز میں کھڑے ہوئے اور بہت دیر تک قیام

الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَاطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُوْنَ فَاطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَاطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَاكَعَ فَاطَالَ الرُّكُوعَ وَ هُوَ دُوْنَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَاطَالَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَايَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَكَبِّرُوْا وَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا يَآ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اِنْ مِّنَ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَآ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَآ اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ.

(صحیح مسلم)

کیا۔ پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے اور لمبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا۔ مگر پہلے رکوع سے کم۔ پھر سجدہ کیا (یہ ایک رکعت میں دو رکوع ہوئے۔ اور شافعیؒ کا یہی مذہب ہے) پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک قیام کیا مگر قیامِ اول سے کم۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم۔ پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے مگر قیام اول سے کم۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم (یہ بھی دو رکوع ہوئے) پھر سجدہ کیا اور فارغ ہوئے اور آفتاب اتنے میں کھل گیا تھا۔ پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اور ان میں گہن نہیں لگتا نہ کسی کی موت سے نہ زندگی سے۔ پھر جب تم گہن دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑھو اور خیرات کرو۔ اے امت محمد! اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اس بات میں کہ اس کا غلام یا باندی زنا کرے۔ اے محمد کی اُمت! اللہ کی قسم جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے ہوتے تو بہت روتے اور تھوڑا ہنستے۔ سُن لو! میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا اور مالک کی روایت میں یہ ہے کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں نمازِ کسوف کا بیان ہے جس کی دو رکعت میں چار رکوع کرنے کا ذکر ہے۔ ہر رکعت میں دو دو رکوع۔

۱۶۔ نماز میں اخیر تشہد کے بعد چار چیزوں سے پناہ مانگنا

عَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ۔ (ابوداوٗد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص تم میں سے اخیر تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسرے قبر کے عذاب سے تیسرے زندگی اور موت کے فتنے سے چوتھے مسیح دجال کے فتنے سے۔

فائدہ: اس حدیث میں نماز میں اخیر تشہد کے بعد چار چیزوں سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے۔

- ☆ جہنم کے عذاب سے۔
- ☆ قبر کے عذاب سے۔
- ☆ زندگی اور موت کے فتنے سے۔
- ☆ مسیح الدجال کے فتنے سے۔

۱۷۔ جمعہ فرض ہے مگر چار آدمیوں پر نہیں

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا اَرْبَعَةً عَبْدٌ مَّمْلُوْكٌ اَوِامْرَاَةٌ اَوْصَبِيٌّ اَوْمَرِيْضٌ قَالَ اَبُوْدَاوٗد طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا ۔ (مشکوٰۃ، ابوداوٗد)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ فرض ہے ہر مسلمان پر جماعت سے، مگر چار آدمیوں پر، ایک غلام پر دوسرے عورت پر تیسرے بچے پر چوتھے بیمار پر، کہا ابو داوٗد نے طارق بن شہاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، مگر ان سے سنا نہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں ہر مسلمان پر جماعت سے جمعہ فرض ہونے کا ذکر ہے مگر چار آدمیوں پر۔

☆ غلام۔

☆ عورت۔

☆ بچہ۔

☆ بیمار شخص۔

۱۸۔ جمعۃ المبارک کے دن چار واقعات

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ فِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِی الْجُمُعَةِ. (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ان دنوں میں سے جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں گئے اور اسی میں وہاں سے نکلے اور قیامت نہ ہوگی مگر اسی دن۔

فائدہ: اس حدیث میں جمعۃ المبارک کے دن واقع ہونے والی چار چیزوں کا ذکر ہے۔

☆ حضرت آدم علیہ السلام جمعۃ المبارک کے دن پیدا ہوئے۔

☆ وہ جمعۃ المبارک کے دن جنت میں گئے۔

☆ وہ اس دن جنت سے نکلے۔

☆ قیامت جمعۃ المبارک کے دن ہوگی۔

۱۹۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے لیے چار رکعت نماز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَآءَهٗ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِیْ فَمَا اَجِدُنِیْ اَقْدِرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں قرآن میرے سینہ سے نکلا جاتا ہے اور میں اس

عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَا الْحَسَنِ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِيْ صَدْرِكَ قَالَ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلِّمْنِيْ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَقُوْمَ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَّشْهُوْدَةٌ وَّالدُّعَآءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ اَخِيْ يَعْقُوْبُ لِبَنِيْهِ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ يَقُوْلُ حَتّٰى تَاْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ وَسْطِهَا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ اَوَّلِهَا فَصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةِ يٰسٓ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلِ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَاَحْسِنِ الثَّنَآءَ عَلَى اللّٰهِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَاَحْسِنْ وَعَلٰى سَآئِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِكَ الَّذِيْنَ سَبَقُوْكَ بِالْاِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ

کے حفظ پر قادر نہیں، سو آپ نے فرمایا: اے ابوالحسن میں تمہیں ایسے کلمات سکھا دوں کہ تم کو بھی نفع دیں اور جسے سکھاؤ اسے بھی اور جو سیکھو قرآن سے وہ سینہ میں رہے۔ انہوں نے عرض کی کہ ہاں سکھایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کی رات ہو اگر اٹھ سکے تو آخری تہائی رات میں وہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا اس وقت مقبول ہے اور میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وعدہ دیا کہ میں مغفرت مانگوں گا اپنے رب سے تمہارے لیے یعنی جب رات جمعہ کی آئے گی۔ پھر اگر نہ ہو سکے تجھ سے تو کھڑا ہو رات کے درمیان میں ورنہ اوّل رات میں اور چار رکعت پڑھ کہ پہلی میں فاتحہ اور یٰسٓ اور دوسری میں فاتحہ اور حٰمٓ دخان اور تیسری میں فاتحہ اور الٓمٓ تنزیل السجدہ اور چوتھی میں فاتحہ اور تبارک جو مفصل میں ہے۔ پھر جب تشہد پڑھ چکے تو حمد وثنا کر اللہ کی اور خوب درود بھیج مجھ پر اور تمام پیغمبروں پر اور مغفرت مانگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے اور ان بھائیوں کے لیے جو تجھ سے پہلے ایمان سے مشرف ہو چکے ہیں۔ پھر آخر میں کہہ اللّٰھم سے الا باللہ العلی العظیم تک یعنی اے اللہ رحم کر مجھ پر ساتھ گناہ چھوڑ دینے کے جب تک مجھے زندہ رکھے اور رحم کر کہ بے فائدہ تکلف نہ کروں اور

مَالَا يَعْنِيْنِىْ وَارْزُقْنِىْ حُسْنَ النَّظْرِ فِيْهَا
يُرْضِيْكَ عَنِّىْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ
الَّتِىْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ
بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِىْ
حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِىْ وَارْزُقْنِىْ
اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْرِ الَّذِىْ يُرْضِيْكَ
عَنِّىْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِىْ لَا تُرَامُ
اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ
وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ
بَصَرِىْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِىْ وَاَنْ تُفَرِّجَ
بِهٖ عَنْ قَلْبِىْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِىْ وَاَنْ
تُغْسِلَ بِهٖ بَدَنِىْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِىْ عَلَى
الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا
اَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْ
خَمْسًا اَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِىْ
بَعَثَنِىْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ بْنُ
عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَالَبِثَ عَلِيٌّ اِلَّا خَمْسًا اَوْ
سَبْعًا حَتّٰى جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِىْ مِثْلِ
ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ
كُنْتُ فِيْمَا خَلَالَا اٰخُذُ اِلَّا اَرْبَعَ اٰيَاتٍ وَّ
نَحْوَ هُنَّ فَاِذَا قَرَاْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِىْ تَفَلَّتْنَ
وَ اَنَا اَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً وَّنَحْوَهَا فَاِذَا

عنایت کر مجھے خوب غور کرنا تیرے پسندیدہ
امور میں۔ اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں
اور زمین کے۔ جلال اور بزرگی والے اور ایسی
عزت والے کہ کوئی اس عزت کی خواہش نہ
کر سکے۔ مانگتا ہوں تجھ سے اے بڑی رحمت
کرنے والے تیرے جلال اور تیرے منہ کی
روشنی کے ساتھ کہ لازم کر دے میرے دل پر یاد
رکھنا اپنی کتاب کا جیسے کہ سکھائی تو نے اور توفیق
دے کہ اسے پڑھوں میں جس طرح تو پسند
کرے اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور
زمین کے جلال اور بزرگی والے اور ایسی عزت
والے کہ جس کا کوئی ارادہ نہ کر سکے، مانگتا ہوں
تجھ سے اے اللہ تیری بزرگی اور تیرے چہرے
کی روشنی کے ساتھ کہ پرنور کر دے تو میری
آنکھیں اپنی کتاب سے اور جاری کر دے اس کو
میری زبان پر اور کھول دے اس سے میرا دل
اور کھول دے میرا سینہ اور دھو دے اس سے میرا
بدن اس لیے کہ میری مدد حق پر کوئی نہیں کرتا سوا
تیرے اور نہیں مدد کرتا کوئی مگر تو اور نہیں طاقت
گناہ سے بچنے کی اور قوت نیکی کرنے کی مگر اللہ
عظمت والے کی طرف سے، پھر فرمایا: اے
ابوالحسن! ایسا ہی کرو تم تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا
سات جمعہ کہ قبول ہوگی دعا تمہاری اللہ کے حکم
سے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے بھیجا
مجھ کو حق کے ساتھ کہ محروم نہ رہے گا اس کو پڑھ کر

قَرَأْتُهَا عَلٰی نَفْسِیْ فَکَاَنَّمَا کِتَابُ اللّٰہِ بَیْنَ عَیْنَیَّ وَلَقَدْ کُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِیْثَ فَاِذَا اَرَدْتُّہٗ تَفَلَّتَ وَاَنَا الْیَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِیْثَ فَاِذَا تَحَدَّثْتُ بِھَا لَمْ اَخْرِمْ بِھَا حَرْفًا فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِکَ مُؤْمِنٌ وَّرَبِّ الْکَعْبَۃِ اَبَا الْحَسَنِ.
(ترمذی)

کوئی مومن کبھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پانچ یا سات جمعہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ویسے ہی مجلس میں اور عرض کی یا رسول اللہ پہلے میں چار آیتیں یاد کرتا تھا اور جب پڑھتا تھا بھول جاتا تھا اور اب چالیس آیتیں یاد کرتا ہوں اور جب پڑھتا ہوں تو گویا قرآن میرے آگے اور میں حدیث سنتا تھا اور بار بار اس کو کہتا تھا پھر دل سے اتر جاتی تھی۔ اور اب جو سنتا ہوں جب بیان کرتا ہوں اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا۔ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے ربِ کعبہ کی ابوالحسن بے شک مومن ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں قرآن مجید کو سینہ میں محفوظ کرنے اور اس کے حفظ پر قادر ہونے کے لیے چار رکعت نماز پڑھنے اور دعا مانگنے کا ذکر ہے۔

۲۰۔ چار اجناس پر زکوٰۃ ہے

عَنْ مُوْسَی ابْنِ طَلْحَۃَ قَالَ عِنْدَنَا کِتَابُ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ الصَّدَقَۃَ مِنَ الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ.
(مشکوٰۃ، شرح السنۃ)

حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا خط ہے جو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ کر دیا تھا۔ آپ نے اس میں حکم دیا تھا کہ گندم، جو، منقہ اور کھجوروں سے زکوٰۃ وصول کرے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار اجناس کا بیان ہے جن پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے۔

☆ گندم۔

☆ جو۔

☆ منقہ۔

☆ کھجور۔

۲۱۔ میقاتِ حج چار ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَّلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ وَكَذَا فَكَذَاكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا.

(صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کی اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ اور یہ سب میقاتیں ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جو ان ملکوں میں رہتے ہیں اور ان کے لیے بھی ہیں جو اور ملکوں سے وہاں آئیں جو حج کا ارادہ رکھتے ہوں یا عمرہ کا۔ پھر جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہوں یعنی مکہ سے قریب تو وہ وہیں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ اہل مکہ، مکہ سے اہلال پکاریں۔

فائدہ: اس حدیث میں چار میقات حج کا بیان ہے۔ حج یا عمرہ کا ارادہ رکھنے والے لوگ جو دوسرے ملکوں سے آتے ہیں وہ ان میقات پر احرام باندھتے ہیں۔

☆ اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ۔

☆ اہل شام کے لیے جحفہ۔

☆ اہل نجد کے لیے قرن۔

☆ اہل یمن کے لیے یلملم۔

۲۲۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان میں چار باتیں

عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِاَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ اِلٰى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَّا مُدَّةَ لَهُ فَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ.

(ترمذی)

حضرت زید بن اثیع سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حکم دے کر تم بھیجے گئے تھے نبی کریم ﷺ کے پاس سے۔ تو کہا میں چار حکم لے کر بھیجا گیا تھا۔ ایک تو یہ کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر مسلمان شخص اور دوسرے یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بندہ بیت اللہ کا ننگے ہو کر اور تیسرے یہ کہ حج میں مسلمانوں کے ساتھ مشرک جمع نہ ہوں اس سال کے بعد۔ اور یہ کہ نبی کریم ﷺ اور جس کے درمیان میں معاہدہ ہے ایک مدت مقرر تک تو یہ معاہدہ اسی مدت تک رہے گا اور جس معاہدہ میں کچھ مدت مقرر نہیں اس کو چار مہینے تک مہلت ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کے چار احکام کا ذکر ہے۔

☆ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر مسلمان شخص۔

☆ کوئی بیت اللہ کا ننگے ہو کر طواف نہ کرے۔

☆ حج میں مسلمانوں کے ساتھ مشرک اس سال کے بعد جمع نہ ہوں۔

☆ جن کے ساتھ معاہدہ ہے وہ مقررہ مدت تک رہیں گے اور جن کے ساتھ معاہدہ میں کوئی مدت مقرر نہیں اُن کو چار مہینے تک مہلت ہے۔

۲۳۔ نبی کریم ﷺ کے چار عمرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَّةِ وَالثَّانِيَةُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے

حِيْنَ تَوَاطَئُوْا عَلٰى عُمْرَةٍ مِّنْ قَابِلٍ وَّالثَّالِثَةُ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَالرَّابِعَةُ الَّتِيْ قَرَنَ مَعَ حَجَّتِهٖ .

(ابوداؤد)

چار عمرے کیے...... ایک عمرہ حدیبیہ کا (حدیبیہ ایک کنواں یا درخت کا نام ہے مکے سے نو میل پر یہاں آپ کو کافروں نے روکا تھا آپ عمرہ کے ارکان ادا نہ کر سکے) دوسرا وہ عمرہ قضا کا تیسرا عمرہ جعرانہ کا چوتھا جو حجۃ الوداع کے ساتھ تھا۔

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَآئِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا۔ تمام عمرے ذوالقعدہ میں کیے مگر وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا ایک عمرہ حدیبیہ سے ذی قعدہ میں دوسرا عمرہ آئندہ سال ذی قعد میں۔ ایک عمرہ جعرانہ سے جہاں حنین کی غنیمتیں تقسیم کیں ذوالقعدہ میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ۔

فائدہ: ان احادیث میں اُن چار عمروں کا ذکر ہے جو نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے۔

- ☆ عمرۃ الحدیبیہ۔
- ☆ عمرۃ القضاء۔
- ☆ عمرۃ جعرانہ۔
- ☆ عمرہ مع حجۃ الوداع۔

۲۴۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار اعمال

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَّمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ

حضرت عبید بن جریج نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن میں نے تم کو چار باتیں کرتے دیکھا ہے کہ تمہارے اور اصحاب

مَاهُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبَغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَّ يَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْبَغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبَغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ.

(صحیح مسلم)

میں سے کسی کو کرتے نہیں دیکھا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہیں اے ابن جریج! انہوں نے کہا۔ اول تو میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم کعبہ کے کونوں میں سے طواف کے وقت ہاتھ نہیں لگاتے ہو مگر دو کونوں میں جو یمن کی طرف ہیں۔ دوسرے تم نعال سبتی پہنتے ہو۔ تیسرے داڑھی رنگتے ہو زردی سے (یعنی زعفران ودرس وغیرہ سے)۔ چوتھے جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھ کر لبیک پکارتے ہیں اور تم یوم الترویہ یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی لبیک پکارتے ہو۔ پس عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ سنو! ارکان کو تو میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوتے ہوں سوا ان کے جو یمن کی طرف ہیں اور نعال سبتی تو میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ایسی نعال پہنتے تھے جس میں بال نہ ہوں اور اسی میں وضو کرتے تھے (یعنی وضو کر کے گیلے پیر میں اس کو پہن لیتے تھے) سو میں بھی دوست رکھتا ہوں کہ اسی کو پہنوں۔ رہی زردی تو میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس سے رنگتے تھے (یعنی بالوں کو یا کپڑوں کو) تو میں دوست رکھتا ہوں کہ اس سے رنگوں اور لبیک تو میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے لبیک پکاری ہو مگر جب کہ اونٹنی آپ کو سوار کر کے اٹھی (یعنی مسجد ذوالحلیفہ کے پاس)۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار اعمال کا ذکر ہے جن کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا۔

☆ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم طواف کے وقت کعبہ کے دوکونوں یعنی رکنین یمانیین کو چھوتے تھے۔
☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نعل سبتی پہنتے تھے۔
☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زردی سے بال، کپڑے رنگتے تھے۔
☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس اونٹنی پر سوار ہو کر لبیک پکاری۔

۲۵۔ حج اور عمرہ چار آدمیوں کے لیے جہاد

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جِهَادُ الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھے اور بچے اور ناتواں اور عورتوں کا جہاد، حج اور عمرہ ہے۔

(نسائی)

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار شخصوں کا ذکر ہے جن کا حج اور عمرہ ہی جہاد ہے۔

☆ بوڑھے۔
☆ بچے۔
☆ ناتواں لوگ۔
☆ عورتیں۔

۲۶۔ چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں

عَنْ عُبَيْدِبْنِ فَيْرُوْزٍ ، قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدِّثْنِيْ بِمَا كَرِهَ اَوْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَضَاحِيِّ . فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، هٰكَذَا بِيَدِهِ . وَيَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ اَرْبَعٌ لَا تَجْزِئُ فِي

حضرت عبیدہ بن فیروز سے روایت ہے۔ اُنہوں نے براء بن عازب سے کہا مجھ سے بیان کرو جن قربانیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ جانا یا اُن سے منع کیا۔ حضرت براء نے کہا آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور میرا

اَلْاَضَاحِيّ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا. وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا. وَالْكَسِيْرَةُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ. قَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ نَقْصٌ فِي الْاُذُنِ. قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ، فَدَعْهُ. وَلَا تُحَرِّمْهُ. عَلٰى اَحَدٍ

(ابن ماجہ، نسائی، ترمذی، احمد، دارمی، مشکوٰۃ)

ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے تو فرمایا: چار جانور قربانی میں درست نہیں ہیں۔ ایک تو کانا جس کا کانا پن کھلا ہوا ہو۔ دوسرے بیمار جس کی بیماری کھلی ہوئی ہو۔ تیسرے لنگڑا جس کا لنگڑا پن کھلا ہوا ہو۔ چوتھی دُبلی جس کی ہڈیوں میں مغز (گودا) نہ رہا ہو۔ عبید نے کہا میں برا جانتا ہوں اس جانور کو بھی جس کے کان میں نقص ہو۔ حضرت براء نے کہا جس جانور کو تو برا سمجھے اُس کو چھوڑ دے لیکن دوسرے کو منع نہ کر اس کے لینے سے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہ ہونے کا ذکر ہے۔

- ☆ کانا جس کا کانا پن صاف معلوم ہو۔
- ☆ بیمار جس کی بیماری صاف ظاہر ہو۔
- ☆ لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔
- ☆ ناتواں جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو۔

۲۷۔ جہاد پر نکلنے والے چار آدمیوں کے لیے اجر نہیں

عَنْ مُعَاذٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَنُبْهَهٗ اَجْرٌ كُلُّهٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَّ رِيَاءً وَّ سُمْعَةً وَّ عَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ.

(مشکوٰۃ، ابوداؤد، نسائی)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد دو طرح پر ہے جو شخص اللہ کی رضا مندی طلب کرے۔ امام کی اطاعت کرے اور اچھا مال خرچ کرے۔ ساتھی سے معاملہ درست کرے۔ فساد سے بچے۔ اس کا سونا اس کا بیدار ہونا سب کا سب ثواب ہے اور جو شخص فخر اور ریا کے طور پر جہاد کرے۔ امام کی نافرمانی

کرے۔ زمین میں فساد کرے بے شک وہ
بدلے کے ساتھ بھی واپس نہیں لوٹتا۔

فائدہ: اس حدیث میں جہاد کے لیے نکلنے والے چار آدمیوں کے لیے اجر نہ ہونے کا ذکر ہے۔

☆ جو شخص فخر کے طور پر جہاد کرے۔

☆ جو ریا کے طور پر جہاد کرے۔

☆ جو امام کی نافرمانی کرے۔

☆ جو زمین میں فساد کرے۔

۲۸۔ جہاد کرنے والے کی چار صفات

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَامَ فِیْهِمْ فَذَكَرَلَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُكَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرَ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَیْفَ قُلْتَ فَقَالَ اَرَءَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَیُكَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَا فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرَ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ قَالَ لِیْ ذَالِكَ.

(مشکوٰۃ۔ مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اس کے ساتھ ایمان لانا سب اعمال سے افضل ہے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ فرمائیں اگر میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں میرے سب گناہ مجھ سے دور کردیئے جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تو اللہ کی راہ میں قتل کردیا جائے جبکہ تو صبر کرنے والا اور طالب ثواب ہو۔ آگے کی طرف توجہ کرنے والا ہو۔ پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کیا کہا ہے۔ اس نے کہا آپ خبر دیں اگر میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں کیا میرے گناہ مجھ سے دور کردیئے جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہاں جبکہ تو صبر کرنے والا ہو۔ ہو طالب ثواب ہو۔ متوجہ ہو۔ پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو۔ مگر قرض معاف نہیں ہوگا۔ جبریل نے مجھ کو یہ بات کہی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے جہاد کرنے والے کی چار صفات بیان فرمائی ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جائے تو اس کے سارے گناہ دور کردیئے جائیں گے بشرطیکہ وہ مقروض نہ ہو۔

☆ وہ صبر کرنے والا ہو۔
☆ وہ طالب ثواب ہو۔
☆ آگے کی طرف توجہ کرنے والا ہو۔ لڑائی میں آگے بڑھنے والا ہو پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو۔
☆ مقروض نہ ہو۔

۲۹۔ گھوڑے باندھنے سے متعلق چار احکام

عَنْ اَبِیْ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ الْجُشَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَاَعْجَازِهَا اَوْقَالَ اَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ .

(مشکوٰۃ، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابووہب رضی اللہ عنہ جشمی سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کو باندھو۔ ان کی پیشانیوں اور پیٹھوں پر ہاتھ پھیرا کرو یا اعجاز کی جگہ پر آپ ﷺ نے اکفال کا لفظ فرمایا۔ ان کے گلے میں گانیاں ڈالو اور ان کی گردنوں میں کمان کے چلے (تانت) نہ ڈالو۔

فائدہ: اس حدیث میں گھوڑے باندھنے سے متعلق چار احکام بیان ہوئے ہیں۔

☆ گھوڑوں کو باندھو۔
☆ ان کی پیشانیوں اور پیٹھوں اور ان کے اعجاز کی جگہ یا اکفال (پچھلے حصوں) پر ہاتھ پھیرا کرو۔
☆ اُن کے گلے میں گانیاں ڈالو۔

☆ اُن کی گردنوں میں کمان کے چلے نہ ڈالو۔

۳۰۔ چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن مجید جمع کیا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْاَنْصَارِ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّاَبُوْزَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْزَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِىْ.
(صحیح مسلم، ترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمع کیا قرآن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار شخصوں نے کہ سب انصار سے تھے۔ ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابوزید۔ راوی نے کہا میں نے کہا ابوزید کون ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا وہ میرے چچاؤں میں ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن مجید کو چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے سے جمع کرنے کا ذکر ہے۔

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔
☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔
☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔
☆ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ۔

۳۱۔ چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس علم ڈھونڈنے کی وصیت

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ نِ الْمَوْتُ قِيْلَ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا قَالَ اَجْلِسُوْنِىْ فَقَالَ اِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوْا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ

حضرت یزید بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو موت قریب ہوئی تو لوگوں نے کہا ہم کو وصیت کرو۔ انہوں نے کہا مجھ کو بٹھاؤ۔ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہ میں موجود ہے۔ جو ان کو ڈھونڈے وہ بے شک پائے۔ تین بار یہی کہا۔ اور کہا کہ علم

عُوَيْمِرٍ اَبِيْ الدَّرْدَآءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامِ نِ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ.

(مشکوٰۃ، ترمذی)

کو ڈھونڈو چار شخصوں کے پاس۔ ایک ابو الدرداء رضی اللہ عنہ۔ دوسرے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔ تیسرے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ چوتھے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو یہودی تھے اور اللہ نے ان کو شرف اسلام عنایت فرمایا اور میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ وہ ان دس میں ہیں جو جنتی ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وصیت ہے کہ چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس علم ڈھونڈو۔

- ☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔
- ☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔
- ☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔
- ☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔

۳۲۔ چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیروی کرو میرے بعد ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی اور خصلت اختیار کرو عمار رضی اللہ عنہ کی اور وصیت اور نصیحت پر چلو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی۔

(ترمذی)

فائدہ: اس حدیث میں چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا ذکر ہے۔

- ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیروی کرو۔
- ☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پیروی کرو۔

☆ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی خصلت اختیار کرو۔
☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وصیت اور نصیحت پر چلو۔

۳۴۔ چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قرآن مجید سیکھنے کا حکم

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذَاکَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَأَ بِهِ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: لَا أَدْرِي، بَدَأَ بِأُبَيٍّ أَوْ بِمُعَاذٍ).

(صحیح بخاری)

حضرت مسروق سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے سامنے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود ایسے شخص ہیں جن سے میں محبت کرتا ہوں۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ قرآن چار آدمیوں سے پڑھو، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، پہلے ان کا نام لیا اور حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے جو ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے۔ مسروق (یا عبداللہ) نے کہا مجھے یاد نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابی رضی اللہ عنہ کا نام لیا یا پہلے معاذ رضی اللہ عنہ کا۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سیکھو۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔
☆ حضرت سالم رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔
☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔
☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔

۳۴۔ قرآن مجید پڑھنے والے کی چار مثالیں

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَّ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَّ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِیْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَیْسَ لَهَا رِیْحٌ وَّ طَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِهٖ کَالْاُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِهٖ کَالتَّمْرَةِ.

(مشکوٰۃ، متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج (لیموں، مالٹا) جیسی ہے جس کی خوشبو اور ذائقہ طیب ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ جس کی خوشبو نہیں اور اس کا مزہ شیریں ہے۔ منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا تمے کی سی ہے جس کی خوشبو نہیں اور ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحانہ کی سی ہے جس کی خوشبو عمدہ ہے اور ذائقہ کڑوا ہے (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے کہ قرآن پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے مومن کی مثال ترنج کی سی ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں قرآن مجید پڑھنے والے کی چار مثالیں بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ قرآن مجید پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج جیسی ہے جس کی خوشبو اور ذائقہ اور مزہ طیب ہے۔
- ☆ قرآن مجید نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے جس کی خوشبو نہیں اور اس کا مزہ شیریں ہے۔
- ☆ قرآن مجید نہ پڑھنے والے منافق کی مثال تمے کی سی ہے جس کی خوشبو نہیں اور ذائقہ کڑوا ہے۔
- ☆ قرآن مجید پڑھنے والے منافق کی مثال ریحانہ کی سی ہے جس کی خوشبو عمدہ اور ذائقہ کڑوا ہے۔

۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ عزیز ہے

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً.

(ابوداؤد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں اس قوم کے ساتھ بیٹھوں جو فجر کی نماز سے آفتاب نکلنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں تو مجھے بہت پیارا ہے (یعنی اس قدر ذکر کرنا) اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کر دینے سے بھی۔ اگر میں اس قوم کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز سے آفتاب ڈوبنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو مجھے بہت پیارا ہے چار غلام آزاد کرنے سے۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر سے مغرب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ عزیز ہے۔

۳۶۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی چار فضیلتیں

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ ن الْخُدْرِيِّ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ.

(ترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جماعت ایسی نہیں کہ یاد کرتی ہو اللہ کو مگر گھیر لیتے ہیں اس کو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت اور اترتی ہے ان پر تسکین اور یاد کرتا ہے ان کو اللہ اپنے پاس والوں میں (یعنی فرشتوں کے آگے)۔

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی مجلس کی چار فضیلتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس مجلس کو گھیر لیتے ہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔
☆ ان پر تسکین اترتی ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے پاس والے فرشتوں میں یاد کرتا ہے۔

۴۷۔ چار افضل کلمات

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ.

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہوں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو مجھے پیارا ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔

عَنْ سَمُرَةُ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: قَالَ: اَرْبَعٌ: اَفْضَلُ الْكَلَامِ: لَا یَضُرُّكَ بِاَیِّهِنَّ بَدَاْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

(ابن ماجہ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار باتیں افضل ہیں تمام کلاموں میں اور جس بات کو تو پہلے کہے کچھ نقصان نہیں ان چاروں میں سے وہ یہ ہیں۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِشَجَرَةٍ یَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطُ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذِهٖ.

(ترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک درخت پر جس کے پتے سوکھے تھے۔ سو مارا اس کو اپنی لاٹھی سے اور پتے اس کے جھڑ پڑے۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چاروں کلمے الحمد للہ و سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں چار کلمات کے افضل ہونے کا ذکر ہے۔ یہ کلمات بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہیں۔

☆ سبحان اللہ۔

☆ والحمد للہ۔

☆ ولا الہ الا اللہ۔

☆ واللہ اکبر۔

۳۸۔ مجلس میں بُرے کلام کا کفارہ چار کلمات

عَنْ عَآئِشَةَ ؓ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تُكَلِّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابَعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنْ تُكَلِّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَّهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.

(مشکوٰۃ، نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے چند کلمات کہتے۔ میں نے آپ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو بھلائی کی بات کرے گا قیامت تک اس پر مہر ہوں گے اور اگر بُرا کلام کرے گا اس کا کفارہ ہوگا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ پاک ہے تو اے اللہ ساتھ اپنی تعریف کے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو ہی۔ میں تجھ سے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مجلس میں بھلائی کی بات کرے گا تو قیامت تک یہ چار کلمات مہر ہوں گے اور اگر بُرا کلام کرے گا تو یہ کلمات اس کا کفارہ ہوں گے۔

☆ سبحانک اللھم وبحمدک۔

☆ ولا الہ الا انت۔

☆ استغفرک۔

☆ واتوب الیک۔

۳۹۔ آسمان میں چار انگل جگہ نہیں مگر فرشتے سجدہ کرتے ہیں

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَاَطَّ مَافِیْهَا مَوْضَعَ اَرْبَعَ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَّاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَّاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَّمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَی الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ .

(ترمذی)

حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ چر چراتا ہے آسمان اور حق ہے اس کو کہ چر چرائے اس لیے کہ نہیں ہے اس میں چار انگل کی جگہ مگر ایک فرشتہ سر رکھے ہوئے نہ ہو۔ سجدہ کرنے کو اللہ عزوجل کے واسطے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر جانو تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت اور لذت نہ اُٹھاؤ عورتوں سے بچھونے پر اور بے شک نکل جاؤ تم میدانوں میں فریاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یعنی اپنے گناہوں کی مغفرت کے لیے اور حضرت ابوذر کہتے ہیں کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ اسے کاٹ ڈالتے۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ آسمان میں چار انگل کی جگہ نہیں جہاں فرشتے اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کر رہے ہوں۔

۴۰۔ درہم چار شخصوں کے لیے

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْکًا وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ مَالٌ غَیْرُهٗ فَبَلَغَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْهِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ (مُتَّفَق

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے غلام کو مدبّر کیا (مرتے وقت آزاد کر دیا) اور اس کے پاس اس غلام کے سوا کوئی مال نہ تھا۔ یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِبْدَءْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُوْلُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

(مشکوٰۃ، بخاری، مسلم)

پہنچی۔آپ ﷺ نے فرمایا کون شخص ہے جو مجھ سے اس کو خریدے۔نعیم بن نحام نے اس کو آٹھ سو درہموں میں خریدا۔ روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے۔مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ نعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو درہم میں خریدا۔تو وہ آٹھ سو درہم نبیٔ کریم ﷺ کی خدمت میں لایا۔آپ ﷺ نے وہ درہم اس شخص کو دیئے۔فرمایا اس کو اپنی جان پر خرچ کر۔ اور اس کے سبب سے ثواب حاصل کر اگر بچ رہے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کر۔پھر بچ رہے تو تیرے رشتہ داروں کے لیے ہے۔پھر اگر بچ جائے تو اپنے دائیں اور بائیں والوں پر۔

فائدہ: اس حدیث میں ان شخصوں کا ذکر ہے جن پر درہم خرچ کرنے کا حکم ہے۔

- ☆ ایک شخص درہم کو اپنی جان پر خرچ کرے۔
- ☆ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے۔
- ☆ اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرے۔
- ☆ اپنے دائیں اور بائیں والوں پر خرچ کرے۔

۴۱۔ دینار چار چیزوں کے لیے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ رَقَبَةٍ وَّدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَّدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دینار وہ ہے جس کو تو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ایک وہ دینار ہے جس کو تو گردن آزاد کرنے میں خرچ کرتا ہے۔ایک وہ دینار

عَلٰی اَھْلِکَ.

(مشکوٰۃ، مسلم)

ہے جس کو تو مسکین پر صدقہ کرتا ہے۔ایک وہ دینار ہے جس کو تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے۔ان سب دیناروں میں اجر کے لحاظ سے سب سے بڑا وہ دینار ہے جس کو تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار چیزوں کا بیان ہے جن پر دینار خرچ کرنے کا حکم ہے۔

☆ ایک دینار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ پر خرچ ہوتا ہے۔

☆ ایک وہ دینار ہے جو گردن آزاد کرنے پر خرچ ہوتا ہے۔

☆ ایک وہ دینار ہے جو مسکین پر صدقہ ہوتا ہے۔

☆ ایک وہ دینار جو اپنے گھر والوں پر خرچ ہوتا ہے جو کہ اجر کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے۔

۴۲۔ دینار کے خرچ کی چار ترجیحات

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ عِنْدِیْ دِیْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی نَفْسِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی وَلَدِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی اَھْلِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی خَادِمِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ.

(مشکوٰۃ، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک دینار ہے۔آپ نے فرمایا اس کو اپنے نفس پر خرچ کرلو۔ اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے۔فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کرلو۔ اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے۔آپ نے فرمایا اس کو اپنے اہل پر خرچ کر۔ اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے۔آپ نے فرمایا اپنے خادم پر خرچ کر۔ اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے۔فرمایا اب تو خوب جانتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار ترجیحات کا ذکر ہے جن پر دینار خرچ کرنے کا حکم ہے۔

☆ اپنے نفس پر خرچ کرو۔

☆ اپنی اولاد پر۔

☆ اپنے اہل پر۔

☆ اپنے خادم پر۔

۴۳۔ چار قسم کے صدقہ کا بڑا اجر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلَ الْغِنٰی وَلَا تُمْهِلَ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ .

(مشکوٰۃ، متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! اجر کے لحاظ سے کون سا صدقہ بڑا ہے! فرمایا تو صدقہ کرے جبکہ تو تندرست ہو۔ حرص رکھتا ہو۔ فقر سے ڈرتا ہو اور دولت کی امید رکھتا ہو اور ڈھیل نہ کر یہاں تک کہ جب جان حلقوم تک پہنچ جائے تو کہنے لگے فلاں شخص کو اتنا دے دو فلاں کو اتنا دے دو۔ اب وہ مال فلاں کے لیے ہو چکا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار قسم کے صدقہ کا ذکر ہے جن کا بڑا اجر ہے۔

☆ تندرست شخص کا صدقہ ہے۔

☆ حرص رکھنے والے شخص کا صدقہ ہے۔

☆ فقر سے ڈرنے والے شخص کا صدقہ ہے۔

☆ دولت کی امید رکھنے والے شخص کا صدقہ ہے۔

۴۴۔ چار باتوں کا حکم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِیْذُوْهُ وَمَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص

سَأَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَّعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَاتُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْلَهٗ حَتّٰى تُرَوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ .

(مشکوٰۃ، احمد، ابوداؤد، نسائی)

اللہ کا نام لے کر تم سے پناہ مانگے اس کو پناہ دے دو۔ جو اللہ کا نام لے کر تم سے سوال کرے اس کو دو۔ جو شخص تم کو بلائے اس کی دعوت قبول کرو۔ جو شخص تمہاری طرف احسان کرے اس کو بدلہ دو۔ اگر تمہارے پاس کچھ بدلہ دینے کے لیے نہ ہوتو۔ اس کے لیے دُعا کرو یہاں تک کہ تم دیکھو کہ اس کا بدلہ تم نے دے دیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار باتوں کا حکم ہے۔

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ مانگے اس کو پناہ دو۔

☆ جو اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے اس کو دو۔

☆ جو تم کو دعوت دے اس کو قبول کرو۔

☆ جو تم پر احسان کرے اس کو بدلہ دو۔ اگر تمہارے پاس بدلہ دینے کے لیے کچھ نہ ہوتو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھو کہ اس کا بدلہ ہوگیا۔

۴۵۔ چار قبائل پر لعنت

عَنْ خِفَافِ ابْنِ اَيْمَآءِ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ غِفَارُ غَفَرَاللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ .

(صحیح مسلم)

حضرت خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میں دعا کی۔ یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل کو اور ذکوان کو اور عصیہ کو جنہوں نے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اور بخش دے اللہ تعالیٰ غفار کو اور سلامت رکھے اللہ تعالیٰ اسلم کو۔

فائدہ: اس آیت میں چار قبائل پر نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کا ذکر ہے۔

☆ بنی لحیان۔

☆ رعل۔

☆ ذکوان۔

☆ عصیہ۔

۴۶۔ چار قبائل کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ یَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْعَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُوا الْحَارِثِ ابْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْا اُسَیْدٍ اُتَّهَمُ اَنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ کُنْتُ کَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِیْ بَنِیْ سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذٰلِکَ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ قَالَ خُلِّفْنَا فَکُنَّا اٰخِرَ الْاَرْبَعِ اَسْرِجُوْا لِیْ حِمَارِیْ اٰتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَکَلَّمَهُ ابْنُ اَخِیْهِ سَهْلٌ فَقَالَ اَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْلَمُ اَوَ لَیْسَ حَسْبُکَ اَنْ تَکُوْنَ رَابِعَ اَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ وَاَمَرَ بِحِمَارِهٖ فَحُلَّ عَنْهُ.

(صحیح مسلم)

حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔اُنہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بہتر گھر انصار میں بنی نجار کا ہے پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا۔ اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔ابوسلمہ نے کہا ابو اسید نے کہا کیا میں تہمت کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا۔یہ خبر سعد بن عبادہ کو پہنچی اُن کو رنج ہوا اور کہنے لگے ہم چاروں کے اخیر میں ہوئے۔ میرے گدھے پر زین کسو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا۔اُس کے بھتیجے سہیل نے ان سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات رد کرنے کو جاتے ہو۔حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں۔کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ چار میں سے چوتھے تم ہو۔ یہ سُن کر سعد لوٹے اور فرمایا اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدھے کی زین کھول دینے کا تو وہ اتار لی گئی۔

فائدہ: اس حدیث میں انصار کے چار قبائل کے بہتر ہونے کا ذکر ہے۔

☆ بنی نجار۔

☆ بنی عبداشہل۔

☆ بنی حارث بن خزرج۔

☆ بنی ساعدہ۔

۴۷۔ چار قبائل بہتر ہیں چار قبائل سے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَرَاَیْتُمْ اَنْ كَانَ جُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَیْرًا مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَبَنِیْ اَسَدٍ وَمِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطْفَانَ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: خَابُوا وَخَسِرُوْا. فَقَالَ: هُمْ خَیْرٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَمِنْ اَسَدٍ وَمِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطْفَانَ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ.

(صحیح بخاری)

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبیؐ کریم ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جھینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہیں بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے۔ ایک شخص (اقرع بن حابس) نے کہا وہ تباہ اور برباد ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں جھینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ چاروں بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَیْنَةَ اَوْ جُهَیْنَةُ خَیْرٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَبَنِیْ عَامِرٍ وَالْحَلِیْفَیْنِ اَسَدٍ وَغَطْفَانَ.

(صحیح مسلم، ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ کریم ﷺ نے فرمایا۔ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جُھینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور اسد اور غطفان سے۔

فائدہ: ان احادیث میں چار قبائل کا ذکر ہے جو بہتر ہیں چار قبائل سے۔

☆ جھینہ۔

☆ مزینہ۔

☆ اسلم۔

☆ غفار۔

مندرجہ بالا چار قبائل بہتر ہیں مندرجہ ذیل چار قبائل سے۔

☆ بنی تمیم۔

☆ بنی اسد۔

☆ بنی عبداللہ بن غطفان۔

☆ بنی عامر بن صعصعہ۔

۴۸۔ چار چیزوں سے غسل

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ.

(مشکوۃ، ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تھے چار چیزوں سے۔ایک تو جنابت سے۔دوسری جمعہ کے دن۔ تیسری پچھنے لگا کر۔ چوتھی میت کو غسل دے کر۔ (مگر جنابت کے سوا اور کوئی غسل فرض نہیں ہے۔)

فائدہ: اس حدیث میں چار موقعوں پر غسل کرنے کا ذکر ہے۔

☆ جنابت سے غسل۔

☆ جمعہ کے دن غسل۔

☆ سینگی لگوانے کے بعد غسل۔

☆ میت کو غسل دینے کے بعد غسل۔

۴۹۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کی چار باتیں

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ

حضرت ابوعبداللہ جدلی سے روایت ہے۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

لَمْ یَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیُ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰكِنْ یَعْفُوْ وَیَصْفَحُ . (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کا پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نہ بد اور بُرے اور نہ فحش کہنے والے اور نہ بازاروں میں چیخنے والے اور بدلہ نہ دیتے تھے بُرائی کا بُرائی سے لیکن عفو کرتے اور درگزر فرماتے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کی چار باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بُری عادت نہ رکھتے تھے۔
☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فحش کہنے والے نہ تھے۔
☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بازاروں میں چیخنے والے نہ تھے۔
☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے تھے بلکہ عفو کرتے اور درگزر فرماتے۔

۵۰۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ چار چیزوں کے لیے

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَقَدْ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحِیْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِیْذَ وَالْمَآءَ وَاللَّبَنَ. (مشکوٰۃ، مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس پیالہ سے پینے کی ہر چیز پلائی ہے۔ شہد، نبیذ، پانی اور دُودھ۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے کا ذکر ہے جو چار پینے کی چیزوں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

☆ شہد۔
☆ نبیذ۔
☆ پانی۔
☆ دودھ۔

۵۱۔ چار چیزیں نبیٔ کریم ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑیں

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ تَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ صِيَامُ عَاشُوْرَآءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(مشکوٰۃ، نسائی)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ چار چیزیں نبیٔ کریم ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑیں۔ عاشورہ کا روزہ۔ ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کے روزے اور ہر ماہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعت پڑھنا۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار چیزوں کا بیان ہے جن کو نبیٔ کریم ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑا۔

- ☆ عاشورہ کا روزہ۔
- ☆ ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کے روزے۔
- ☆ ہر ماہ کے تین روزے۔
- ☆ فجر سے پہلے دو رکعت پڑھنا۔

۵۲۔ نبیٔ کریم ﷺ کے چار محبوب ترین قرابت دار

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَفَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا وَالْحَسَنِ رضی اللہ عنہ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ.

(مشکوٰۃ، ترمذی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے متعلق فرمایا۔ جو ان سے لڑے گا میں ان سے لڑوں گا۔ جو اِن سے صلح کرے گا میں ان سے صلح کروں گا۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم ﷺ نے اپنے چار محبوب ترین قرابت داروں کا ذکر فرمایا۔

- ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔
- ☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔
- ☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ۔

☆ حضرت حسین رضی اللہ عنہ۔

۵۳۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار وزیر

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِیْلُ وَمِیْكَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَّعُمَرُ رضی اللہ عنہ

(مشکوٰۃ، ترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا نبی نہیں جس کے وزیر نہ ہوں دو آسمان میں فرشتوں سے اور دو زمین والوں سے۔ تو میرے دو وزیر آسمان والوں سے حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام ہیں۔ زمین والوں سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چار وزیروں کا ذکر فرمایا ہے۔

☆ حضرت جبرئیل علیہ السلام۔

☆ حضرت میکائیل علیہ السلام۔

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

۵۴۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی چاروں انگلیوں سے پانی جاری ہوا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ بَعْضِ مَخَارِجِهٖ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَانْطَلَقُوْا یَسِیْرُوْنَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ یَجِدُوْا مَاءً یَتَوَضَّؤُوْنَ. فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَاءٍ یَسِیْرٍ، فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں نکلے، آپ کے ساتھ اصحاب بھی تھے۔ چلتے چلتے نماز کا وقت پہنچا۔ پانی نہ ملا کہ لوگ وضو کرلیں۔ آخر لوگوں میں سے ایک شخص گیا، وہ تھوڑا سا پانی ایک پیالے میں لے کر آیا۔ آپ نے وہ

ﷺ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ مَدَّ اَصَابِعَهُ الاَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ، ثُمَّ قَالَ: قُومُوْا فَتَوَضَّؤُوْا، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوْا فِيْمَا يُرِيْدُوْنَ مِنَ الْوَضُوْءِ ، وَكَانُوْا سَبْعِيْنَ اَوْنَحْوَهُ . (صحیح بخاری)

پانی لے لیا اور وضو کیا، پھر اپنی چاروں انگلیاں اس پیالے پر پھیلا دیں، اور لوگوں سے فرمایا اٹھو وضو کرو، سب نے وضو کرلیا جو ان کا مطلب تھا (یعنی وضو کرنا) وہ پورا ہوگیا۔ یہ لوگ ستر (۷۰) آدمی تھے یا ستر کے قریب۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ ایک سفر میں نبیٔ کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ تھے۔ پانی ختم ہوگیا۔ ایک صحابی ایک پیالے میں تھوڑا سا پانی لائے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن پر رکھا اور آپ ﷺ کی چاروں انگلیوں سے پانی جاری ہوگیا۔ سارے لشکر نے وضو کیا۔

۵۵۔ سونا چار آدمیوں میں تقسیم ہوا

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ ، فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْاَرْبَعَةِ: الاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ ، وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ ، فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ قَالُوْا: يُعْطِي صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا. قَالَ: اِنَّمَا اَتَأَلَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقٌ فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُ؟ اَيَأْمَنُنِيْ اللّٰهُ عَلَى اَهْلِ الْاَرْضِ فَلَا تَأْمَنُوْنِيْ؟ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ . اَحْسِبُهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (یمن کے ملک سے) نبیٔ کریم ﷺ کو تھوڑا سا سونا بھیجا۔ آپ نے وہ سونا چار آدمیوں کو یعنی اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی اور عیینہ بن بدر فزاری اور زید طائی بنی نبہان اور علقمہ بن علاثہ عامری بنی کلاب کو تقسیم کر دیا۔ قریش اور انصار کے لوگوں کو اس پر غصہ آیا وہ کہنے لگے نجد کے رئیسوں کو دیتے ہیں، ہم کو نہیں دیتے (حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا بے شک قریش اور انصار زیادہ حقدار ہیں مگر میں نے ان لوگوں کا دل ملانے کے لیے ان کو دیا۔ کیونکہ ابھی حال میں مسلمان ہوئے ہیں، اتنے میں ایک شخص آپہنچا، (ذوی الخویصرہ

خَالِدُ بْنَ الْوَلِيْدِ ـ فَمَنَعَهُ ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ: اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا ـ اَوْ فِي عَقِبِ هٰذَا ـــ قَوْمٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ ، لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَا قْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ .

(صحیح بخاری، نسائی)

حرقوص بن زہیر) جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئیں کلے پھولے ہوئے۔ پیشانی بلند۔ داڑھی گھنی ہوئی (گنجان)۔ سر منڈا ہوا۔ کہنے لگا، اللہ سے ڈرو محمد! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں (حالانکہ میں اس کا رسول ہوں) تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا؟ اللہ نے تو مجھ کو زمین والوں پر امانت دار سمجھ کر بھیجا ہے۔ اور تم کو میرا اعتبار نہیں۔ یہ سن کر ایک صحابی نے، میں سمجھتا ہوں وہ خالد بن ولید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ اس کو مار ڈالے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھو اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہوں گے جو ظاہر میں قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلے کے نیچے نہیں اُترے گا، یہ لوگ دین اسلام سے ایسے باہر ہو جائیں گے جیسے تیر جانور سے پار نکل جاتا ہے۔ اس میں کچھ لگا نہیں رہتا۔ ان مردودوں کا کام یہ ہوگا کہ مسلمانوں کو تو قتل کریں گے اور بت پرست کافروں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو جیسے عاد کی قوم والے ہلاک کیے گئے کوئی نہ بچا اس طرح ان کو قتل کروں گا۔ ایک کو زندہ نہ چھوڑوں گا۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار آدمیوں کا ذکر ہے جن میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن سے آئے ہوئے سونے کو تقسیم کیا۔

☆ اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی۔

☆ عینیہ بن بدر فزاری۔

☆ زید طائی (بنی نبہان والے)۔

☆ علقمہ بن علاثہ عامری (بنی کلاب والے)۔

۵۶۔ رفیقوں میں چار رفیق بہتر ہیں

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ الاٰفٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ ۔

(ابوداؤد، دارمی، ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین مصاحبوں اور رفیقوں میں چار رفیق ہیں اور چھوٹے لشکروں میں بہتر چار سو کا لشکر ہے اور بڑے لشکروں میں چار ہزار کا لشکر بہتر ہے اور بارہ ہزار قلت کے سبب ہرگز مغلوب نہیں ہوتے۔

فائدہ: اس حدیث میں رفیقوں میں چار رفیق بہتر ہونے کا ذکر ہے۔

۵۷۔ اُحد پہاڑ پر چار رفیق

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ، فَرَجَفَ بِهِمْ،فَقَالَ: اُثْبُتْ اُحُدُ، فَاِنَّ عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ ۔

(صحیح بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بھی چڑھے، اتنے میں پہاڑ کو جنبش ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، احد پہاڑ ٹھہرا رہ۔ تجھ پر اور کوئی نہیں ایک پیغمبر ہیں، ایک صدیق اور دو شہید۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ چار رفیق یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تین صحابہ کرام احد پہاڑ پر تھے کہ پہاڑ لرزا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کو حکم دیا کہ ٹھہرا رہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔
☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔

۵۸۔ چار چیزیں سب پیغمبروں کی سنت

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ الْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاکُ وَالنِّکَاحُ ۔

(ترمذی)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار چیزیں سب پیغمبروں کی سنت ہیں شرم اور عطر لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

فائدہ: اس حدیث میں چار چیزیں مذکور ہیں جو تمام پیغمبروں کی سنت ہیں۔

☆ شرم۔
☆ عطر لگانا۔
☆ مسواک کرنا۔
☆ نکاح کرنا۔

۵۹۔ عورت سے چار چیزوں پر نکاح

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تُنْکَحُ النِّسَاءُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ ۔

(صحیح مسلم، ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت سے نکاح کیا جاتا ہے چار چیزوں کے سبب سے۔ اس کے مال کے سبب سے اور اس کے حسب ونسب کے سبب سے اور اس کی خوبصورتی کے سبب سے اور اس

کی دینداری کے سبب سے۔تو دیندار عورت کو
طلب کر تیرے ہاتھوں میں خاک اگر تو نے
دیندار کو چھوڑا۔

فائدہ: اس حدیث میں ان چار چیزوں کا ذکر ہے جن کے سبب عورت سے نکاح کیا جاتا ہے۔

☆ مال۔
☆ حسب ونسب۔
☆ خوبصورتی۔
☆ دینداری۔

۶۰۔ چار سے زائد ازواج کی ممانعت

عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحرِثِ ، قَالَ اَسْلَمْتُ وَعِنْدِی ثَمَانِ نِسْوَةٍ.فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ ذٰلِکَ لَهُ . فَقَالَ اخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا.

(ابن ماجہ)

حضرت قیس بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔اُنہوں نے کہا کہ میں مسلمان ہوا اور میرے پاس آٹھ عورتیں تھیں۔ میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار چن لے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ اَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ . فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ خُذْمِنْهُنَّ اَرْبَعًا .

(ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ (ثقفی) اسلام لایا۔ اس کے نکاح میں دس عورتیں تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُن میں سے چار کو چن لے۔

فائدہ: ان احادیث میں چار سے زیادہ ازواج کی ممانعت کا ذکر ہے۔

۶۱۔ چار عورتوں کے درمیان لعان نہیں

عَنْ عَمْرِو ﷺ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَرْبَعٌ مِّنَ النِّسَآءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ .

(مشکوٰۃ، ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا چار قسم کی عورتوں کے درمیان لعان نہیں۔ ایک نصرانیہ عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہو۔ دوسری یہودیہ عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہو۔ تیسری وہ آزاد عورت کہ غلام کے نکاح میں ہو۔ چوتھی لونڈی کہ آزاد مرد کے نکاح میں ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں چار قسم کی عورتوں کا ذکر ہے جن کے درمیان لعان نہیں۔

☆ نصرانیہ عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہو۔
☆ یہودیہ عورت جو مسلمان کے نکاح میں ہو۔
☆ آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہو۔
☆ لونڈی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہو۔

۶۲۔ چار افضل عورتیں

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِّسَآءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ .

(مشکوٰۃ، ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ کریم ﷺ نے فرمایا کہ کافی ہے تجھ کو جہان کی عورتوں سے مریم بنت عمران اور خدیجہ بنتِ خویلد اور فاطمہ بنت محمد ﷺ اور آسیہ بی بی فرعون کی یعنی یہ چاروں سارے جہان سے افضل ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں چار عورتوں کا ذکر ہے جو سارے جہاں سے افضل ہیں۔

☆ حضرت مریم علیہا السلام بنت عمران۔

☆ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد۔

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

☆ حضرت آسیہ زوجہ فرعون۔

۶۴۔ چار باتوں کی ممانعت

عَنْ قَزْعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَي عَشْرَةَ غَزْوَةً ۔قَالَ: أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔ أَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْجَبْنِيْ وَآنَقْنَنِيْ: أَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ. وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى. وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ . وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى .

(صحیح بخاری)

حضرت قزعہ سے روایت ہے جو حضرت زیاد کے غلام تھے انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا۔انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد کیے تھے۔ وہ کہتے تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنیں۔یا چار باتیں ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے۔وہ کہتے تھے یہ باتیں مجھ کو بھلی لگیں۔ایک یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا خاوند یا کوئی ذو محرم مرد نہ ہو۔ دوسرے عید الفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ تیسرے عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک اور فجر کے بعد سورج نکلنے تک نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ چوتھے کجاوے تین ہی مسجدوں کی طرف باندھے جائیں۔ایک مسجد حرام، دوسری میری مسجد، تیسری مسجد اقصیٰ کی طرف۔

فائدہ: اس حدیث میں چار باتوں سے منع فرمایا گیا ہے۔

☆ کوئی عورت بغیر محرم کے دودن کا سفر نہ کرے۔

☆ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ نہ رکھا جائے۔

☆ عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کے بعد سورج نکلنے تک نماز نہ پڑھی جائے۔
☆ تین مسجدوں کے علاوہ سفر نہ کیا جائے ایک مسجد حرام، دوسری مسجد نبوی اور تیسری مسجد اقصیٰ۔ اِن کی طرف ہی سفر کیا جائے۔

۶۴۔ چار عورتوں پر لعنت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لعنت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واصلہ اور مستوصلہ اور واشمہ اور مستوشمہ کو۔

(صحیح مسلم، ترمذی)

فائدہ: اس حدیث میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار عورتوں پر لعنت کرنے کا ذکر ہے۔
☆ واصلہ: وہ عورت جو بالوں میں جوڑ لگائے۔
☆ مستوصلہ: وہ عورت جو بالوں میں جوڑ لگوائے۔
☆ واشمہ: وہ عورت جو گدنا گودے۔
☆ مستوشمہ: وہ عورت جو گدوائے۔

۶۵۔ ماں کے پیٹ میں بچے کی قسمت پر چار چیزیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقِ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِىْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ، ثُمَّ يَكُوْنَ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنَ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ ، وَاَجَلَهُ ، وَرِزْقَهُ ، وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ . ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ . فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو وعدہ کیا گیا وہ بھی سچ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک آدمی اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے، پھر چالیس دن خون کی پھٹکی بنا رہتا ہے، پھر چالیس دن گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں رہتا ہے۔

النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ، فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُ النَّارَ.

(صحیح بخاری)

پھر (تین چلوں کے بعد) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے۔ وہ اس کی چار باتیں لکھتا ہے، عمل، عمر، رزق اور نیک بختی یا بدبختی، پھر اس میں روح انسانی پھونکی جاتی ہے۔ تو کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ (ساری عمر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ دوزخ سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتا ہے، پھر تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے، وہ بہشتیوں کے کام کر کے بہشت میں جاتا ہے۔ اور کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ ساری عمر بہشتیوں کے کام کرتا ہے، حتیٰ کہ بہشت سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتا ہے۔ اس وقت تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے، وہ دوزخیوں کے کام کر کے دوزخ میں چلا جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ماں کے پیٹ میں بچے کی قسمت پر چار چیزیں لکھے جانے کا ذکر ہے۔

☆ عمل۔

☆ عمر۔

☆ رزق۔

☆ نیک بختی یا بدبختی۔

٦٦۔ منافق کی چار خصلتیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ کَانَ مُنَافِقًا ، اَوْ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار باتیں جس میں ہوں گی تو وہ منافق ہے۔ یا جس میں

مِنْ اَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

(صحیح بخاری، ابوداؤد، نسائی)

چار علامتوں میں سے ایک بات ہوگی اس میں نفاق کی ایک علامت ہوگی، جب تک اس کو چھوڑ نہ دے، وہ چار باتیں یہ ہیں۔ جب بات کہے تو جھوٹی، جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، جب عہد کرے تو دغا دے، جب جھگڑے تو بدزبانی کرے۔

فائدہ: اس حدیث میں منافق کی چار خصلتیں بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ جب بات کرے تو جھوٹ کہے۔
- ☆ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔
- ☆ جب اقرار کرے تو توڑے۔
- ☆ جب کسی سے جھگڑے تو بدزبانی کرے۔

۶۷۔ منافق کی نماز چار ٹھونگیں مارنا ہے

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيْلًا.

(مشکوٰۃ، مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نماز منافق کی ہے کہ سورج کا انتظار کرتے ہوئے بیٹھا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب زرد ہوجاتا ہے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہوجاتا ہے تو یہ کھڑا ہوتا ہے پس چار ٹھونگیں مارتا ہے اللہ کا ذکر ان میں نہیں کرتا مگر تھوڑا۔

فائدہ: اس حدیث میں منافق کی نماز کا بیان ہے کہ وہ نماز دیر سے پڑھتا ہے اور چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر اس میں نہیں کرتا مگر تھوڑا۔

۶۸۔ چار کبیرہ گناہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْکَبَآئِرِ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ .
(صحیح مسلم، ترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل کرنا کسی جان کا اور جھوٹ کہنا یا جھوٹی گواہی دینا۔

فائدہ: اس حدیث میں چار کبیرہ گناہ بیان ہوئے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔
☆ والدین کی نافرمانی کرنا۔
☆ کسی جان کو ناحق قتل کرنا۔
☆ جھوٹ کہنا یا جھوٹی گواہی دینا۔

۶۹۔ چار غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَانَتْ لَہٗ عِدْلَ اَرْبَعِ رِقَابٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ .

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے دس بار لا الہ الا اللہ سے قدیر تک اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔

(ترمذی)

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ دس بار لا الہ الا اللہ سے قدیر تک پڑھنے والے کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔

۷۰۔ غلاموں کے چار نام رکھنے کی ممانعت

عَنْ سَمُرَةَ: قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُسَمِّيَ رَقِيْقَنَا اَرْبَعَةَ اَسْمَاءٍ: اَفْلَحُ وَنَافِعٌ وَرَبَاحٌ وَيَسَارٌ .

(ابن ماجہ، ابوداؤد)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چار ناموں سے افلح اور نافع اور رباح اور یسار سے یعنی اپنے غلاموں کے یہ نام رکھنے سے۔

فائدہ: اس حدیث میں غلاموں کے چار نام رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

☆ افلح۔

☆ نافع۔

☆ رباح۔

☆ یسار۔

۷۱۔ غرا نامی کڑاہے کو چار آدمی اُٹھاتے تھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى اُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ يَعْنِيْ وَقَدْ ثُرِدَ فِيْهَا فَالْتَفُّوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ مَاهٰذِهِ الْجِلْسَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوْا مِنْ حَوَالِيْهَا وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا فِيْهَا .

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کڑاہ تھا جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے اس کا نام غرا تھا۔ جب اشراق کا وقت ہوا اور لوگوں نے اشراق کی نماز ادا کی تو وہ کڑاہ لایا گیا۔ اس میں ثرید بھرا ہوا تھا، تو سب لوگ اس پر جمع ہوگئے۔ جب کثرت ہوئی لوگوں کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے۔ ایک اعرابی بولا بھلا یہ کیا بیٹھک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے نیک بندہ بنایا اور نہیں بنایا مجھ کو متکبر غرور کرنے والا،

اس کے بعد فرمایا اس کے کناروں میں سے کھاؤ۔ اس کو درمیان میں چھوڑ دو۔ اس میں برکت ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث میں اس غرا نامی کڑا ہے کا ذکر ہے جس میں ثرید بنایا جاتا تھا اور جس کو چار آدمی اُٹھاتے ہیں۔

۷۲۔ اُمت میں چار فتنے ہونے کی پیشگوئی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَرْبَعُ فِتَنٍ فِيْ اٰخِرِهَا الْفَنَاءُ.

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں چار فتنے ہوں گے (یعنی بڑے بڑے) ان کے بعد پھر فنا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُمت مسلمہ میں قیامت سے پہلے چار بڑے فتنے ہونے کا ذکر۔

۷۳۔ چار بار زنا کرنے والی لونڈی کو بیچ دینے کا حکم

عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا. فَاِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا. فَاِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا فَاِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا. ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ.

(ابن ماجہ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر اس کو بیچ ڈالو اگر چہ ایک رسی کے بدلے سہی۔

فائدہ: اس حدیث میں لونڈی کو بیچ دینے کا حکم اگر وہ چوتھی بار زنا کرے۔

۷۴۔ زانی پر چار بار گواہی پر حد

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؛ قَالَ: جَاءَ مَا عِزُبْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّیْ زَنَيْتُ. فَاَعْرَضَ عَنْهُ ؛ ثُمَّ قَالَ: اِنِّیْ قَدْ زَنَيْتُ. فَاَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: اِنِّیْ زَنَيْتُ. فَاَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: قَدْ زَنَيْتُ. فَاَعْرَضَ عَنْهُ. حَتّٰى اَقَرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ. فَاَمَرَبِهٖ اَنْ يُرْجَمَ. فَلَمَّا اَصَابَتْهُ الْحِجَارَةُ اَدْبَرَيَشْتَدُّ. فَلَقِيَهُ رَجُلٌ بِيَدِهٖ لَحْیُ جَمَلٍ. فَضَرَبَهٗ فَصَرَعَهٗ. فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِرَارُهٗ حِيْنَ مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ. قَالَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ.

(ابن ماجہ، ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا میں نے زنا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے مونہہ پھیر لیا۔ پھر انہوں نے کہا میں نے زنا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر انہوں نے کہا میں نے زنا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ پھر اُنہوں نے کہا میں نے زنا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ چار بار اقرار کیا زنا کا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ان کے سنگسار کرنے کا۔ جب ان کو پتھروں کی چوٹ لگی تو پیٹھ موڑ کر بھاگے۔ ایک شخص نے ان کو پایا اس کے ہاتھ میں اُونٹ کے جبڑے کی ہڈی تھی اس سے مار کر ان کو گرا دیا۔ یہ قصہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا کہ وہ بھاگے جب ان کو پتھر پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم نے ان کو چھوڑ کیوں نہ دیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَكْرِبْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَقَرَّاَنَّهٗ زَنٰى بِامْرَاَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهٗ مِائَةً وَّكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْاَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجَلَدَهٗ حَدَّالْفِرْيَةِ.

(ابن ماجہ، ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص بنی بکر بن لیث میں سے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے ایک عورت کے ساتھ اپنے زنا کرنے کا چار مرتبہ اقرار کیا۔ سو اس کو سو درے مارے اور وہ شخص کنوارا تھا۔ پھر اس سے عورت پر گواہی طلب کی۔ سو عورت بولی یا رسول اللہ! خدا کی قسم ہے یہ جھوٹا ہے۔ تو

اس شخص پر حد قذف لگائی اور اسی کوڑے مارے گئے۔

فائدہ: ان احادیث میں زانی پر چار بار گواہی پر حد لگنے کا ذکر ہے۔ اگر زانی شادی شدہ ہے تو رجم کی حد ہے اور اگر کنوارا ہے تو سو کوڑے کی سزا۔

۷۵۔ لعان پر چار بار گواہی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَعْدَبْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا اُمْهِلُهٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ قَالَ نَعَمْ.

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو کیا میں اس کو مہلت دوں چار گواہ جمع کرنے تک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِیْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَادَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مَكَانِیْ اِلٰی مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِیْ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِیْ فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَاجَآءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلٍ لَهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَنَا رَاٰی امْرَاَتَهٗ عَلٰی فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مجھ سے کسی نے مسئلہ لعان کرنے والی عورت اور مرد کا پوچھا جب مصعب بن زبیر کی سلطنت تھی اور پوچھا کیا جدائی کر دی جائے لعان کرنے والے بیوی شوہر میں۔ مجھے معلوم نہ ہوا کہ میں کیا کہوں۔ سو میں اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا عبداللہ بن عمر کے گھر تک اور میں نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ سو لوگوں نے کہا وہ تو قیلولہ کرتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر نے میری بات سنی اور کہا اے ابن جبیر آؤ۔ تم کسی کام ہی کو آئے ہو گے۔ پھر میں داخل ہوا اور وہ لیٹے تھے ایک بچھائی ہوئی موٹی چادر پر جو اونٹ پر ڈالی جاتی ہے۔ میں نے کہا اے ابا

تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَةَ فَدَعَى الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ م بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ م بِاللّٰهِ اَنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا .

(ابوداؤد)

عبدالرحمٰن! کیا لعان والے شوہر بیوی جدا کردیئے جائیں۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ ہاں جدا کردیئے جائیں اور پہلے جس نے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں تھا فلاں شخص کا بیٹا نبیؐ کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! بھلا دیکھئے تو اگر کوئی ہم میں سے دیکھے اپنی عورت کو زنا میں تو کیا کرے۔ اگر بولے تو بڑی بات ہے اور چپ رہے تو بھی بڑی مشکل ہے۔ راوی نے کہا پھر چپ ہو رہے نبیؐ کریم ﷺ اور جواب نہ دیا پھر جب تھوڑے دن ہو گئے اس کے بعد آیا وہ نبیؐ کریم ﷺ کے پاس اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے پوچھا تھا اسی میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ سو اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں والذین یرمون سے آخر آیات تک اور پڑھی آپ ﷺ نے یہاں تک کہ ختم کیا سب آیتوں کو۔ سو اس آدمی کو بلایا اور اس کے سامنے وہ آیتیں پڑھیں اور اس کو سمجھایا اور عذاب آخرت یاد دلایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے۔ اُس نے کہا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میں نے اُس عورت پر جھوٹ نہیں باندھا۔ پھر آپ نے وہ آیتیں عورت کے سامنے پڑھیں اور اُس کو بھی سمجھایا۔ اور عذاب یاد دلایا اور خبر دی کہ دنیا کا عذاب آسان ہے آخرت کے عذاب سے۔ اس عورت نے کہا

قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ اس نے سچ نہیں ذکر کیا (یعنی اس کے شوہر نے)۔ راوی نے کہا پھر شروع کیا رسول اللہ ﷺ نے مرد سے اور گواہی دی اس نے چار مرتبہ اللہ کے ساتھ کہ وہ سچا ہے (یعنی اس بات میں کہ اس عورت نے زنا کیا ہے) اور پانچویں دفعہ یہ گواہی دی کہ لعنت ہے اللہ کی اس کے اوپر اگر ہو وہ جھوٹوں میں ہو۔ پھر دوبارہ شروع کیا عورت سے اور گواہی دی اس نے چار مرتبہ کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ گواہی دی کہ غضب ہے اللہ کا اس پر (یعنی مجھ پر) اگر وہ سچوں میں ہو۔ پھر جدا کر دیا آپ نے ان دونوں کو۔

فائدہ: اس حدیث میں لعان کرنے والے شوہر کو چار بار گواہی دینے کا حکم ہے۔ پانچویں دفعہ یہ گواہی دینا ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں ہو۔

اسی طرح عورت بھی چار بار گواہی دے گی اور پانچویں بار وہ یہ گواہی دے گی کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر اس کا شوہر سچا ہو۔

۷۶۔ امت میں کفار کی چار رسمیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَنْ یَّدَعَهُنَّ النَّاسُ النِّیَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِی الْاَحْسَابِ وَالْعَدْوٰی اَجْرَبَ بَعِیْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةَ بَعِیْرٍ مَنْ اَجْرَبَ الْبَعِیْرَ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چار چیزیں میری امت میں کفار کی رسموں میں سے ہیں ان کو لوگ نہیں چھوڑیں گے ایک تو پیٹنا اور چلانا ہے موت کے وقت اور دوسرے

اَلْاَوَّلَ وَالْاَنْوَآءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا. (ترمذی)

طعن کرنا حسب اور نسب میں اور تیسرے عدویٰ یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے اور یہ بولنا کھجلی ہوئی ایک اونٹ کو اور لگ گئی سو اونٹوں کو۔ بھلا پہلے اونٹ کو کس کی لگی تھی۔ چوتھے عقیدہ رکھنا ستاروں کا اور کہنا کہ ہم پر مینہ برسا جب فلانا ستارا فلانی جگہ آیا۔

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَآءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ. (صحیح مسلم)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں جاہلیت (یعنی زمانہ کفر) کی چار چیزیں ہیں کہ لوگ ان کو نہ چھوڑیں گے، ایک اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسرے دوسروں کے نسب پر طعن کرنا۔ تیسرے تاروں سے پانی کی امید رکھنا، اور چوتھے بین کر کے رونا۔ اور فرمایا کہ بین کرنے والی اگر توبہ نہ کرے اپنے مرنے سے پہلے تو قیامت جب ہوگی تو اس پر گندھک کے پیرہن کی اوڑھنی ہوگی۔

فائدہ: ان احادیث میں بیان ہے کہ امت میں کفار کی چار رسمیں ہیں۔

☆ موت کے وقت، پیٹنا، بین کرنا۔

☆ دوسروں کے حسب اور نسب پر طعن کرنا اور اپنے حسب اور نسب پر فخر کرنا۔

☆ یہ اعتقاد رکھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔

☆ یہ عقیدہ رکھنا کہ ستاروں کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔

۷۷۔ چار شخصوں کی دنیا کے ساتھ معاملہ کی مثال

عَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَیْهِنَّ وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ مَانَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَیْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بَابَ فَقْرٍ اَوْ کَلِمَةٍ بِنَحْوِهَا وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ یَتَّقِیْ رَبَّهٗ فِیْهِ وَیَصِلُ بِهٖ رَحِمَهٗ وَیَعْلَمُ لِلّٰهِ فِیْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ یَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّیَّةِ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِیَّتِهٖ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ یَرْزُقْهُ عِلْمًا یَخْبِطُ فِیْ مَالِهٖ بِغَیْرِ عِلْمٍ لَّا یَتَّقِیْ فِیْهِ رَبَّهٗ وَلَا یَصِلُ فِیْهِ رَحِمَهٗ وَلَا یَعْلَمُ لِلّٰهِ فِیْهِ حَقًّا فَهُوَ بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ یَرْزُقْهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِیَّتِهٖ فَوِزْرُهُمَا سَوَآءٌ.

(ترمذی)

حضرت ابی کبشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا۔ تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں اور میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ کہ تم اس کو یاد رکھو پہلی یہ بات کہ کسی بندہ کا صدقہ دینے سے مال نہیں گھٹتا۔ دوسری یہ بات کہ کسی شخص پر کسی طرح کا ظلم نہیں ہوا مگر اُس نے صبر کیا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت بڑھائی۔ کسی بندہ نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ نہیں کھولا مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دیا اور فرمایا آپ نے درواز ہ محتاجی یا کوئی اور کلمہ اسی کے ہم معنی۔ پھر فرمایا کہ بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک بات کہ یاد رکھو اس کو۔ آپ نے فرمایا دنیا چار شخصوں کی ہے۔ ایک بندہ وہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عنایت فرمایا۔ سو وہ ڈرتا ہے اپنے پروردگار سے اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں اور حسنِ سلوک کرتا ہے اس مال سے اپنے ناتہ داروں کے ساتھ اور پہچانتا ہے یعنی ادا کرتا ہے اس میں حق اللہ تعالیٰ کا اس کا درجہ سب درجوں سے افضل ہے دوسرا بندہ وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو علم عنایت فرمایا لیکن مال نہ دیا حالانکہ وہ صادق النیت ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کاش مجھے مال ملتا تو میں ایسے ہی عمل

کرتا جیسے فلاں شخص کرتا ہے یعنی شخص اول پس
وہ اپنی نیت کا اجر پانے والا ہے اور اُن دونوں کا
اجر برابر ہے تیسرا بندہ وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
اس کو مال دیا لیکن علم نہیں دیا۔ وہ بغیر علم کے
اپنے مال کو خراب کرتا ہے وہ اس کے کمانے اور
خرچ کرنے میں اپنے پروردگار سے نہیں ڈرتا
اور اپنے قرابت والے سے حسن سلوک نہیں کرتا
اور اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کا کچھ حق نہیں جانتا۔
اس کا درجہ سب درجوں سے بدتر ہے۔ اور چوتھا
بندہ وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ مال دیا اور
نہ علم۔ وہ کہتا ہے ہائے! اگر مجھے مال ملتا تو میں
عمل کرتا جیسے فلاں شخص عمل کرتا ہے۔ یعنی وہ
جاہل مال دار۔ وہ اپنے نیت کا وبال پانے والا
ہے اور عذاب اور بارِ گناہ ان دونوں کا برابر ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں دنیا کو چار شخصوں کی مثال سے بیان کیا گیا ہے۔

☆ پہلا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا۔ وہ مال کو کمانے اور خرچ کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتا ہے۔ وہ اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کا حق جانتا ہے اور اسے ادا کرتا ہے۔ اس کا درجہ سب درجوں سے افضل ہے۔

☆ دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا۔ وہ صادق النیت ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کاش مجھے مال ملتا تو فلاں شخص کی طرح عمل کرتا یعنی پہلا شخص۔ وہ اپنی نیت کا اجر پانے والا ہے اور ان دونوں کا اجر برابر ہے۔

☆ تیسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن علم نہیں دیا۔ وہ اپنے مال کو بغیر علم کے خراب کرتا ہے اور اس کے کمانے اور خرچ کرنے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ وہ اپنے قرابت دار سے حسن سلوک نہیں کرتا اور اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں جانتا اور نہ ادا کرتا ہے۔ اس کا درجہ سب درجوں سے بدتر ہے۔

☆ چوتھا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا اور نہ علم۔ وہ کہتا ہے۔ ہائے! اگر مجھے مال ملتا تو میں فلاں شخص یعنی تیسرے شخص کی طرح عمل کرتا۔ وہ اپنی نیت کا وبال پانے والا ہے اور عذاب اور بارِ گناہ ان دونوں کا برابر ہے۔

۷۸۔ چار چیزوں پر تاوان نہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ الْبِئْرُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُرْحُهٗ جُبَارٌ وَّالْعُجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(مشکوٰۃ، متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنوئیں کا زخم لغو ہے اور کان کا زخم لغو ہے اور جانور کا زخم لغو ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ان چار چیزوں کا ذکر ہے جن پر کوئی تاوان نہیں۔

☆ کنویں کا زخم۔ یعنی کسی کنویں میں گر کر ہلاک ہونے والے کا کوئی قصاص و دیت نہیں ہے۔

☆ کان کا زخم۔ یعنی کان میں کام کرنے والا کان کے بیٹھنے سے مر جائے تو کان کے مالک کے ذمے کوئی قصاص و دیت نہیں ہے۔

☆ جانور کا زخم۔ یعنی اگر جانور نقصان کرے لیکن اس کے مالک کا کوئی قصور نہ ہو یا مالک اس کے ساتھ نہ ہو تو کچھ تاوان نہ ہوگا۔

☆ رکاز (خزانہ) میں پانچواں حصہ۔

۷۹۔ نصاریٰ کی چار خصلتیں

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِیِّ اَنَّهٗ قَالَ عِنْدَ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ

حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے روبرو کہا کہ میں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ فرماتے تھے قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔ عمرو نے کہا دیکھ تو کیا کہتا ہے۔

مَاسَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَاکَ اِنَّ فِیْهِمْ لِخِصَالًا اَرْبَعًا اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِیْبَةٍ وَاَوْشَکُهُمْ کَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَیْرُهُمْ لِمِسْکِیْنٍ وَیَتِیْمٍ وَّضَعِیْفٍ وَّخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِیْلَةٌ وَّاَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوْکِ.

(صحیح مسلم)

مستورد نے کہا۔ میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ عمرو نے کہا اگر تو یہ بات کہتا ہے (تو سچ ہے) کیوں کہ نصاریٰ میں چار خصلتیں ہیں۔ وہ مصیبت کے وقت نہایت بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہیں اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے حملہ کرتے ہیں اور بہتر ہیں سب لوگوں میں مسکین یتیم اور ضعیف کے لیے اور ایک پانچویں خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگوں سے زیادہ وہ بادشاہوں کے ظلم کو روکتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں نصاریٰ کی چار خصلتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ وہ مصیبت کے وقت نہایت بردبار ہیں۔

☆ وہ مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہیں۔

☆ وہ بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں۔

☆ وہ مسکین، یتیم اور ضعیف کے لیے سب لوگوں سے بہتر ہیں۔

۸۰۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں چار باتیں

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَرْبَعٍ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّنَامَ وَیَرْفَعُ الْقِسْطَ وَیَخْفِضُهٗ وَیُرْفَعُ اِلَیْهِ عَمَلُ النَّهَارِ بِاللَّیْلِ وَعَمَلُ اللَّیْلِ بِالنَّهَارِ.

(صحیح مسلم)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں کھڑے ہوکر چار باتیں بیان کیں یہ کہ اللہ تعالیٰ نہیں سوتا اور نہ اُس کے لائق ہے سونا۔ اُٹھاتا ہے ترازو کو اور جھکاتا ہے۔ اٹھایا جاتا ہے اُس کی طرف دن کا عمل رات کو اور رات کا عمل دن کو۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی صفات میں چار باتیں بیان کیں۔

☆ اللہ تعالیٰ سوتا نہیں۔
☆ سونا اللہ تعالیٰ کے لائق نہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ تھکن سے پاک ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ ترازو کو اونچا کرتا ہے اور جھکاتا ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے دن کا عمل رات کو اور رات کا عمل دن کو۔

۸۱۔ چار دن کے بعد بائع ذمہ دار نہیں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عُهْدَةَ بَعْدَ اَرْبَعٍ. (ابن ماجہ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار دن کے بعد بائع ذمہ دار نہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں بائع کا چار دن کے بعد ذمہ دار نہ ہونے کا ذکر ہے۔

۸۲۔ چار چیزوں کی بیع حرام

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَتُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ. (صحیح مسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔انہوں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ جس سال مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے مکہ میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام کردیا ہے شراب اور مردار اور سور اور بتوں کی بیع کو۔لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ مردار کی چربی تو کشتیوں میں لگائی جاتی ہے اور کھالوں میں ملی جاتی ہے۔ اور لوگ اُس سے روشنی کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے۔پھر فرمایا اُسی وقت اللہ تعالیٰ تباہ کردے یہود کو جب اللہ تعالیٰ نے اُن پر چربی کو حرام کیا (یعنی کھانا اس کا) تو انہوں نے اس کو پگھلایا۔پھر بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

فائدہ: اس حدیث میں چار چیزوں کی بیع حرام ہونے کا ذکر ہے۔

☆ شراب۔

☆ مردار۔

☆ سور۔

☆ بتوں کی بیع۔

۸۳۔ چار بار شراب پینے والے کی توبہ قبول نہیں ہوتی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہِ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَۃَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ یَتُبِ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَقَاہُ مِنْ نَھْرِ الْخَبَالِ قِیْلَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَھْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَھْرٌ مِنْ صَدِیْدِ اَھْلِ النَّارِ.

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے شراب پی، نہیں قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی تو توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی۔ پھر اگر اس نے دوبارہ شراب پی، نہیں قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی تو توبہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی۔ پھر اگر اس نے تیسری بار شراب پی، نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر توبہ کرے تو توبہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی۔ پھر اگر اس نے چوتھی بار شراب پی، نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ توبہ اس کی۔ اس کو اللہ تعالیٰ نہر سے کیچڑ پلائے گا۔ لوگوں نے پوچھا اے ابا عبدالرحمٰن یہ کیچڑ کی نہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ دوزخیوں کی پیپ کی نہر ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار بار شراب پینے والے کی توبہ قبول نہ ہونے کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ شراب پینے والے کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں کرے گا اگر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ دوسری بار شراب پینے والے کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں کرے گا اگر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ تیسری بار شراب پینے والے کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں کرے گا۔ اگر اُس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ چوتھی بار شراب پینے والے کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں کرے گا۔ اگر اُس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول نہیں کرے گا۔

۸۴۔ چار حرمت والے مہینے

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ ﷺ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُّتَوَالِیَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذَاالْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ قربانی کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ زمانہ اس حالت کی طرف گھوم چکا ہے جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینوں کا ہے ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں تین پے درپے ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم چوتھا مہینہ مضر کا وہ رجب ہے جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے۔ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ خاموش ہوگئے۔ ہم نے خیال کیا شائد آپ کوئی اور نام لیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔

فَاَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآئَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ

(مشکوٰۃ، متفق علیہ)

آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے۔ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے سکوت فرمایا۔ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ بلدہ (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے۔ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے سکوت فرمایا۔ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ نحر کا دن نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت ہے، اس شہر کی حرمت ہے، اس مہینہ کی حرمت ہے۔ تم اپنے رب کو ملو گے وہ تم سے تمہارے اعمال پوچھے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ ہو کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ کاٹنا۔ آگاہ رہو کیا میں نے پہنچا دیا۔ صحابہ نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا اے اللہ! گواہ رہ۔ حاضر غائب کو پہنچا دے۔ بعض اوقات پہنچانے والے سننے والے سے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں چار حرمت والے مہینوں کا ذکر۔

☆ ذوالقعدہ۔

☆ ذوالحجہ۔

☆ محرم۔

☆ رجب۔

۸۵۔ چار جانوروں کو مارنے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ. نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ الصُّرَدِ وَالضِّفْدَعِ وَالنَّمْلَةِ وَالْهُدْهُدِ.

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا (ممولا) چڑیا اور مینڈک اور چیونٹی اور ہُد ہُد کے قتل سے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار جانوروں کو مارنے کی ممانعت ہے۔

☆ چڑیا (ممولا)۔

☆ مینڈک۔

☆ چیونٹی۔

☆ ہُد ہُد۔

۸۶۔ چار جانوروں کو مارنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ. نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ وَالنَّحْلِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ.

(ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کے قتل سے چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہُد ہُد اور ممولا۔

فائدہ: اس حدیث میں چار جانوروں کو نہ مارنے کا حکم ہے۔

☆ چیونٹی۔

☆ شہد کی مکھی۔

☆ ہُد ہُد۔

☆ چڑیا (ممولا)۔

۸۷۔ چار باتوں کا حکم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ وَفِیْ رِوَایَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ.

(مشکوٰۃ، متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسایہ کو تنگ نہ کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے ایک روایت میں الجار کے بدلے اس طرح ہے جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار باتوں کا حکم ہے۔

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی عزت کرے۔
☆ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تنگ نہ کرے۔
☆ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے۔
☆ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔

۸۸۔ چار ناپسندیدہ شخص

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ كَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَ عَنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں

الْمُنْكَرِ.

(مشکوٰۃ، ترمذی)

کی عزت نہیں کرتا۔ معروف کے ساتھ حکم نہیں کرتا اور برائی سے روکتا نہیں وہ ہم میں سے نہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار شخصوں کا ذکر ہے جن کو نبیٔ کریم ﷺ نے ان کے ناپسندیدہ اعمال کی وجہ سے فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں۔

☆ وہ شخص جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا۔
☆ وہ جو ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا۔
☆ وہ جو معروف کے ساتھ حکم نہیں کرتا۔
☆ وہ جو برائی سے نہیں روکتا۔

۸۹۔ متقی کی چار صفات

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ النَّقِیُّ التَّقِیُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ.

(مشکوٰۃ، احمد، ابن ماجہ، بیہقی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ کونسا آدمی افضل ہے۔ فرمایا ہر صاف دل اور سچی زبان والا۔ صحابہ نے عرض کیا سچی زبان کو ہم جانتے ہیں صاف دِل سے کیا مراد ہے۔ فرمایا پاک دل پرہیزگار۔ اس پر گناہ نہیں نہ ظلم کرنا اور حد سے گزرنا نہ کدورت و کینہ نہ حسد۔

فائدہ: اس حدیث میں پاک دل متقی کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

☆ اس پر گناہ نہیں۔
☆ اُس میں نہ ظلم کرنا اور نہ حد سے گزرنا۔
☆ اس میں کدورت اور کینہ نہیں۔
☆ اس میں حسد نہیں۔

۹۰۔ مسلمان کو چار صفات کی وجہ سے دنیا کا خوف نہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا کُنَّ فِیْکَ فَلَا عَلَیْکَ مَا فَاتَکَ الدُّنْیَا حِفْظُ اَمَانَۃٍ وَّصِدْقُ حَدِیْثٍ وَحُسْنُ خَلِیْقَۃٍ وَعِفَّۃٌ فِیْ طُعْمَۃٍ.

(مشکوٰۃ، احمد، بیہقی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار خصلتیں جب تم میں ہوں تو تم پر دنیا کی کسی چیز کے ضائع ہو جانے کا خوف نہیں ہے۔ امانت کی حفاظت کرنی، سچی بات کہنی، نیک خلقی اور کھانے میں پارسائی۔

فائدہ: اس حدیث میں ان چار صفات کا ذکر ہے جو اگر ایک مسلمان میں ہوں تو اس کو دنیا کی کسی چیز کے گم ہونے کا خوف نہیں ہوتا۔

- ☆ امانت کی حفاظت کرنا۔
- ☆ سچی بات کہنا۔
- ☆ نیک خلقی۔
- ☆ کھانے میں پارسائی۔

۹۱۔ چار باتوں کا حکم

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ ﷺ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِیْنَۃَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْھَہٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْھَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ فَکَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ.

(مشکوٰۃ، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے میں آیا اور میں نے آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہی اندازہ لگا لیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ سب سے پہلے آپ نے فرمایا: اے لوگو! سلام خوب پھیلایا کرو۔ کھانا کھلایا کرو اور صلہ رحمی کرو اور رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ جب نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو چار چیزوں کا حکم فرمایا۔

☆ سلام کو عام کرو۔
☆ کھانا کھلایا کرو۔
☆ صلہ رحمی کرو۔
☆ رات کو نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

۹۲۔ چار چیزیں دو بہترین دو بدترین

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ (مشکوٰۃ، مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین راہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور بدترین چیز وہ ہے جو دین میں نئی نکالی گئی ہو اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار چیزوں کا بیان جو بہترین ہیں یا بدترین۔

☆ بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔
☆ بہترین راہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔
☆ بدترین چیز وہ ہے جو دین میں نئی نکالی گئی ہو۔
☆ ہر بدعت گمراہی ہے۔

۹۳۔ ذمی کے ساتھ سلوک میں چار باتیں

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اٰبَآئِهِمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ

حضرت صفوان بن سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بہت سے بیٹوں سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اپنے باپوں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! جو شخص ذمی

شَيْـئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

(مشکوٰۃ، ابوداؤد)

پر ظلم کرے یا اس کے حق کو کم کرے یا طاقت سے بڑھ کر اس کو تکلیف دے یا اس کی رضامندی کے بغیر کوئی چیز لے۔ قیامت کے دن میں اس کے ساتھ جھگڑا کرنے والا ہوں گا۔

فائدہ: اس حدیث میں ذمی کے ساتھ سلوک میں چار باتوں کا ذکر۔ قیامت کے دن نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص سے جھگڑا کریں گے جو یہ سلوک کرے گا۔

☆ جو شخص ذمی پر ظلم کرے۔

☆ جو ذمی کے حق کو کم کرے۔

☆ جو طاقت سے بڑھ کر ذمی کو تکلیف دے۔

☆ جو ذمی کے رضامندی کے بغیر کوئی چیز لے۔

۹۴۔ چار باتوں کا حکم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَآءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

(مشکوٰۃ، بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑا اور فرمایا: تم دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم مسافر ہو بلکہ راہ کے گزرنے والے ہو اور ابنِ عمر فرمایا کرتے تھے۔ جس وقت تو شام کرے صبح کی انتظار نہ کر اور جس وقت صبح کرے شام کا انتظار نہ کر اور اپنی تندرستی کو بیماری کے لیے غنیمت جان اور اپنی زندگی کو اپنی موت کے لیے غنیمت سمجھ۔

فائدہ: اسی حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے چار باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم مسافر ہو۔

☆ جس وقت تم شام کرو صبح کا انتظار نہ کرو۔ جس وقت تم صبح کرو شام کا انتظار نہ کرو۔
☆ تندرستی کو بیماری کے لیے غنیمت جانو۔
☆ زندگی کو موت کے لیے غنیمت سمجھو۔

۹۵۔ اللہ تعالیٰ سے حیا میں چار باتیں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَ صْحَابِهِ اسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَآءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰهِ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَیْسَ ذَالِکَ وَلٰکِنْ مَنِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَآءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰی وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَکَ زِیْنَةَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذَالِکَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَآءِ ۔

(مشکوٰۃ، ترمذی، احمد)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ نبیٔ کریم ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے۔ صحابہ نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں۔ اے اللہ کے نبی اور اللہ کے لیے تعریف ہے۔ آپ نے فرمایا اس طرح نہیں۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے جس طرح حق ہے حیا کا۔ پس چاہیے کہ سر اور جو اس میں ہے اس کی حفاظت کرے اور پیٹ اور اس نے جو جمع کیا ہے اس کی حفاظت کرے اور موت اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرے اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرے دنیا کی زینت کو چھوڑ دے۔ جس نے ایسا کیا پس اس نے اللہ تعالیٰ سے حیا کا حق ادا کر دیا۔

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ سے حیا میں چار چیزیں بیان ہوئی ہیں۔
☆ جو شخص اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے جس طرح حق ہے تو اس کو چاہیے کہ سر اور جو اس میں ہے اس کی حفاظت کرے۔
☆ پیٹ اور اس نے جو جمع کیا ہے اس کی حفاظت کرے۔

☆ موت اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرے۔
☆ جو شخص آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑے۔

۹۶۔ چار شخصوں پر لعنت

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰو وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ.
(مشکوٰۃ، نسائی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ نے سود لینے والے اور دینے والے، اس کے لکھنے والے اور زکوٰۃ روک لینے والے پر لعنت فرمائی اور آپ نوحہ کرنے سے منع کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار شخصوں پر لعنت کا بیان ہے۔
☆ سود لینے والے۔
☆ سود دینے والے۔
☆ سود کے لکھنے والے۔
☆ زکوٰۃ روک لینے والے۔

۹۷۔ چار شخصوں پر لعنت

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبٰو وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ.
(مشکوٰۃ، مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اُس کے گواہوں پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا کہ گناہ میں یہ سب برابر ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں چار شخصوں پر لعنت کا ذکر ہے۔
☆ سود کھانے والے۔

☆ سود کھلانے والے۔

☆ سود کے لکھنے والے۔

☆ سود کے گواہ۔

۹۸۔ اسراف اور تکبر کے بغیر چار چیزوں کا حکم

عَنْ عَمْرِوْبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَالَمْ يُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَّلَا مَخِيْلَةٌ.

(مشکوٰۃ، احمد، نسائی، ابوداؤد)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ اور پیو، صدقہ کرو اور پہنو جب تک کہ اسراف اور تکبر نہ ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں اسراف اور تکبر کے بغیر چار چیزوں کا حکم ہے۔

☆ کھاؤ۔

☆ پیو۔

☆ صدقہ کرو۔

☆ پہنو۔

۹۹۔ چار حلال چیزیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ.

(مشکوٰۃ، احمد، ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے دو مُر دار اور دو خون حلال کیے گئے ہیں دو مُردار مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں چار حلال چیزوں کا ذکر ہے جن میں دو مردار اور دو خون ہیں۔

☆ مچھلی۔

☆ ٹڈی۔
☆ کلیجی۔
☆ تلی۔

۱۰۰۔ چار شخصوں کی گواہی منظور نہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَـائِـنَةٍ وَّلَا زَانٍ وَّلَا زَانِیَةٍ وَّلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَیْتِ.

(مشکوٰۃ، ابوداؤد)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد شعیب سے اور اپنے دادا عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خائن مرد اور خائن عورت۔ زانی مرد اور زانیہ عورت اور کینہ ور کی اس کے بھائی کے خلاف گواہی منظور نہیں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھر کے لوگوں کے ساتھ قناعت کرنے والے کی گواہی نامنظور کی۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار شخصوں کا ذکر ہے جن کی گواہی منظور نہیں۔

☆ خائن مرد اور خائنہ عورت۔
☆ زانی مرد اور زانیہ عورت۔
☆ کینہ ور کی اس کے بھائی کے خلاف۔
☆ گھر کے لوگوں کے ساتھ قناعت کرنے والا۔

۱۰۱۔ عاملین کو چار ہدایات

عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بْـنِ الْـخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَـعَـثَ عُمَّالَهٗ شَرَطَ عَلَیْهِمْ اَنْ لَّا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْكُلُوْا نَقِیًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا دَقِیْقًا وَّلَا تُـغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَـعَـلْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذَالِكَ فَقَدْ حَلَّتْ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے روایت ہے کہ جب وہ کسی کو عامل بنا کر بھیجتے تو اس پر شرط لگاتے کہ ترکی گھوڑوں پر سوار نہ ہوں۔ میدہ کی روٹی نہ کھائیں، باریک کپڑے نہ پہنیں اور لوگوں کے حوائج پر دروازے بند نہ کریں۔

بِكُمُ الْعُقُوبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ.

(مشکوٰۃ، بیہقی)

اگر تم نے ان باتوں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کیا تو تم کو سزا ملے گی۔ پھر اُن کو الوداع کہنے کے لیے ساتھ جاتے۔

فائدہ: اس حدیث میں عاملین کو چار ہدایات کا بیان ہے۔

- ☆ وہ ترکی گھوڑوں پر سوار نہ ہوں۔
- ☆ وہ میدہ کی روٹی نہ کھائیں۔
- ☆ وہ باریک کپڑے نہ پہنیں۔
- ☆ وہ لوگوں کے حوائج پر دروازے بند نہ کریں۔

۱۰۲۔ بادشاہ کی چار صفات

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ السُّلْطٰنَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَأْوِيْ اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ.

(مشکوٰۃ، بیہقی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بادشاہ زمین میں اللہ کا سایہ ہوتا ہے۔ اس کے بندوں میں سے ہر مظلوم اس کی طرف ٹھکانا پکڑتا ہے۔ جب وہ انصاف کرے تو اس کے لیے اجر وثواب ہے۔ اور رعیّت کے ذمہ شکر واجب ہے اور جب ظلم کرتا ہے اس پر گناہ ہے اور رعیّت پر صبر ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں بادشاہ کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ بادشاہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے۔
- ☆ اس کے بندوں میں سے ہر مظلوم اس کی طرف ٹھکانا پکڑتا ہے۔
- ☆ جب وہ انصاف کرتا ہے۔ اس کے لیے اجر وثواب ہے اور رعیت کے ذمہ شکر واجب ہے۔
- ☆ جب وہ ظلم کرتا ہے اس پر گناہ ہے اور رعیت پر صبر ہے۔

۱۰۳۔ قتل خطا کی دیت میں چار قسم کی اونٹنیاں

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمَدِ ثَلَاثًا ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ جِذْعَةً وَّ اَرْبَعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ وَّ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الْخَطَاءِ اَرْبَاعًا خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جِذْعَةً وَّخَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ.

(مشکوٰۃ، ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا شبہ عمد کی دیت تین حصوں پر ہوگی تینتیس چار سالہ اونٹنیاں۔ تینتیس پانچ سالہ اونٹنیاں اور چونتیس چھ سالہ سے لے کر آٹھ سالہ تک کی اونٹنیاں۔ ایک روایت میں ہے۔ فرمایا: قتل خطا میں چار قسم کے اونٹ ہوں گے پچیس تین سالہ۔ پچیس پانچ سالہ۔ پچیس دو سالہ اور پچیس یکسالہ اونٹنیاں۔

فائدہ: اس حدیث میں چار قسم کی اونٹنیوں کا ذکر ہے جو قتل خطا کی دیت میں دی جائیں گی۔

- ☆ پچیس تین سالہ اونٹنیاں۔
- ☆ پچیس پانچ سالہ اونٹنیاں۔
- ☆ پچیس دو سالہ اونٹنیاں۔
- ☆ پچیس یکسالہ اونٹنیاں۔

۱۰۴۔ نذر سے متعلق چار باتیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهٖ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَّمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيْقُهٗ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اَطَاقَهٗ فَلْيَفِ بِهٖ.

(مشکوٰۃ، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غیر معین نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو گناہ کی نذر مانے اس کا کفارہ بھی قسم کا کفارہ ہے۔ اور جو شخص ایسی نذر مانے جس کو پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو نذر کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ اس کو پورا کرے۔

فائدہ: اس حدیث میں نذر کو پورا کرنے اور کفارہ ادا کرنے سے متعلق چار باتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ جو غیر معین نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

☆ جو گناہ کی نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

☆ جو شخص ایسی نذر مانے جس کو پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

☆ جو نذر کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ تو وہ اس کو پورا کرے۔

۱۰۵۔ بنی آدم کی چار باتوں کی شہادت

عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَکَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَیْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِیْثَاقَ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاِنِّیْ اُشْهِدُ عَلَیْکُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَیْکُمْ اَبَاکُمْ اٰدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ غَیْرِیْ وَلَا رَبَّ غَیْرِیْ وَلَا تُشْرِکُوْا بِیْ شَیْئًا اِنِّیْ سَاُرْسِلُ اِلَیْکُمْ رُسُلِیْ یُذَکِّرُوْنَکُمْ عَهْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ وَاُنْزِلُ عَلَیْکُمْ کُتُبِیْ قَالُوْا شَهِدْنَا بِاَنَّکَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَیْرُکَ وَلَآ اِلٰهَ لَنَا غَیْرُکَ فَاَقَرُّوْا بِذٰلِکَ وَرُفِعَ عَلَیْهِمْ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ رَاٰی الْغَنِیَّ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں کہ جب تیرے رب نے آدم کے بیٹوں سے ان کی پشتوں سے ان کی اولاد نکالی راوی نے کہا کہ ان سب کو جمع کیا، ان کو قسم قسم بنا دیا، پھر ان کو صورت بخشی۔ پھر ان کو گویا کیا، تو وہ سب بولے، پھر ان سے عہد اور میثاق لیا اور اُن کو ان کی جانوں پر گواہ بنایا۔ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا: میں تم پر ساتوں آسمانوں، ساتوں زمینوں اور تمہارے باپ آدم کو گواہ بناتا ہوں کہ قیامت کے دن تم یہ نہ کہہ دو کہ ہم نہیں جانتے۔ جان لو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے سوا کوئی پروردگار نہیں۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ میں تمہاری طرف اپنے رسول بھیجوں گا وہ میرا عہد اور میثاق تمہیں یاد کرائیں گے۔ میں اپنی کتابیں تم پر نازل کروں گا۔ انہوں نے کہا ہم

وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِکَ فَقَالَ رَبِّ لَوْ لَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِکَ قَالَ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ وَرَاٰى الْاَنْبِيَآءَ فِيْهِمْ مِثْلُ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ اٰخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِيْ تِلْکَ الْاَرْوَاحِ فَاَرْسَلَهٗ اِلٰى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ اُبَيٍّ اَنَّهٗ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا.

(مشکوٰۃ،احمد)

گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا پروردگار اور ہمارا معبود ہے تیرے سوا ہمارا کوئی پرودگار نہیں اور نہ کوئی معبود ہے۔ انہوں نے اس بات کا اقرار کیا آدم ان پر بلند کیے گئے۔ وہ اُن کو دیکھتے تھے۔انہوں نے غنی،فقیر خوبصورت اور بدصورت سب کو دیکھا۔ اُنہوں نے کہا اے میرے رب تو نے اپنے بندوں کو ایک جیسا کیوں پیدا نہیں کیا۔ فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے۔ انبیاء کو ان میں دیکھا وہ ان میں چراغوں کی مانند ہیں۔ اُن پر ایک خاص قسم کا نور ہے۔ رسالت و نبوت کے متعلق ان سے ایک الگ عہد لیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے اور جب ہم نے نبیوں سے وعدہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان میں عیسیٰ بن مریم بھی ان روحوں میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حضرت مریم علیہا السلام کی طرف بھیج دیا۔ ابی سے حدیث بیان کی گئی ہے کہ ان کی روح مریم کے منہ کی طرف سے داخل ہوئی۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی پشت سے کل ذریت نکالی اور اُن سے عہد لیا۔ اُنہوں نے چار باتوں کی شہادت دی۔

☆ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا پروردگار ہے۔
☆ تو ہمارا معبود ہے۔
☆ تیرے سوا کوئی پروردگار نہیں۔
☆ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۰۶۔ دنیا اور آخرت کی بھلائی کی چار چیزیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَّلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّبَدَنٌ عَلَى الْبَلَآءِ صَابِرًا وَّ زَوْجَةٌ لَّا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ.

(مشکوٰۃ، بیہقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں جس شخص کو وہ دی گئیں گویا کہ وہ دنیا اور آخرت کی بھلائی دیا گیا۔ دل شکر کرنے والا۔ زبان ذکر کرنے والی اور بدن مصائب پر صبر کرنے والا اور بیوی اپنے نفس اور خاوند کے مال میں خیانت نہ کرنے والی۔

فائدہ: اس حدیث میں ان چار چیزوں کا ذکر ہے جو ایک شخص کو دنیا اور آخرت میں بھلائی دینے کا سبب بنتی ہیں۔

☆ دل جو شکر کرنے والا ہو۔

☆ زبان جو ذکر کرنے والی ہو۔

☆ بدن جو مصائب پر صبر کرنے والا ہو۔

☆ بیوی جو اپنے نفس اور خاوند کے مال میں خیانت نہ کرنے والی ہو۔

۱۰۷۔ چار باتوں کا حکم

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَّ الْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَّالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَّالزَّعِيْمُ غَارِمٌ.

(مشکوٰۃ، ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، فرماتے تھے: عاریۃً لی ہوئی چیز واپس کی جائے۔ منحہ کو (دودھ پینے کے لیے کسی دوسرے شخص کو دی گئی گائے یا بھینس) واپس کیا جائے قرض کو ادا کیا جائے اور ضامن ضمانت بھرنے والا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار باتوں کا حکم ہے۔

- ☆ عاریۃً لی ہوئی چیز واپس کی جائے۔
- ☆ منحہ کو واپس کیا جائے۔ یعنی دودھ پینے کے لیے کسی دوسرے شخص کو دی ہوئی گائے، بھینس وغیرہ۔
- ☆ قرض کو ادا کیا جائے۔
- ☆ ضامن ضمانت بھرے۔

۱۰۸۔ اللہ تعالیٰ کی چار صفات کا ذکر

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْلَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلِمَةٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ

(مشکوٰۃ، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، دارمی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غلہ مہنگا ہو گیا۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بھاؤ مقرر کر دیں۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ہی بھاؤ مقرر کرنے والا ہے۔ تنگ کرنے والا اور فراخ کرنے والا ہے اور رزق دینے والا ہے میں امید کرتا ہوں کہ میں اپنے رب کو ملوں گا اس حال میں کہ تم میں سے کوئی بھی مجھ سے کسی خون یا مال کا مطالبہ نہیں کرے گا۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ جب غلہ مہنگا ہو گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھاؤ مقرر کرنے کی درخواست کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی بھاؤ مقرر کرنے والا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی چار صفات بیان فرمائیں۔

- ☆ المسعر یعنی اللہ تعالیٰ بھاؤ مقرر کرنے والا ہے۔
- ☆ القابض یعنی وہی تنگ کرنے والا ہے۔
- ☆ الباسط یعنی وہی فراخ کرنے والا ہے۔
- ☆ الرزاق یعنی وہی رزق دینے والا ہے۔

۱۰۹۔ چار چیزوں کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدٍ وَّاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ.

(مشکوٰۃ، مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے سے منع کیا ہے۔ اسی طرح ایک جوتے میں چلنے سے اور صمّاء سے (اس طرح چادر اوڑھنا کہ ہاتھ وغیرہ نہ نکل سکیں) یا کپڑے کے ساتھ گوٹھ مارنے سے جس سے ستر کھل جائے، منع کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار باتوں کی ممانعت کا ذکر ہے۔

☆ بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے سے۔

☆ ایک جوتا پہن کر چلنے سے۔

☆ صماء سے یعنی اس طرح کپڑا اوڑھنے سے جس سے ہاتھ وغیرہ نہ نکل سکے۔

☆ احتباء سے یعنی گوٹھ مار کر کپڑا اوڑھنے سے جس سے ستر کھل جائے۔

۱۱۰۔ چار چیزوں کی ممانعت

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَزَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهٗ اِلَّا بِذَالِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَهٗ وَيَكُوْنُ ذَالِكَ بَيْعُهَا عَنْ غَيْرِ نَظْرٍ وَّلَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کے بیعوں سے منع کیا ہے۔ ملامست اور منابذت سے منع کیا ہے۔ ملامست یہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ سے دوسرے آدمی کا کپڑا رات یا دن کو چھوتا ہے اس کو الٹتا نہیں اور منابذت یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکتا ہے اور دوسرا پہلے کی

تَرَاضٍ وَالْلِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّآءِ وَالصَّمَّآءُ اَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلٰى اَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُوْا اَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰى اِحْتِبَآءُهُ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ.

(مشکوٰۃ، متفق علیہ)

طرف پھینکتا ہے وہ دیکھتے نہیں اور نہ رضامند ہوتے ہیں۔ اور دو قسم کے پہناوے یہ ہیں۔ صماء طریق پر کپڑا پہننا۔ صماء یہ ہے کہ ایک کندھے پر کپڑا ڈالے اور دوسرا کندھا ظاہر ہو جس پر کپڑا نہ ہو اور دوسرا پہناوا کپڑے سے گوٹھ مارنا ہے اور وہ بیٹھے اور اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں چار چیزوں یعنی دو طرح کے پہناوے اور دو طرح کی بیعوں سے منع کیا گیا ہے۔

☆ ملامست یعنی ایک آدمی اپنے ہاتھ سے دوسرے آدمی کا کپڑا چھوتا ہے لیکن اس کو اُلٹتا نہیں یعنی چیک کیے بغیر خریدتا ہے۔

☆ منابذت یعنی ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکتا ہے اور دوسرا پہلے کی طرف پھینکتا ہے۔ اور بغیر دیکھے بیع کرنا۔

☆ صماء طریق پر کپڑا پہننا یعنی ایک کندھے پر کپڑا اڈالنا اور دوسری طرف ظاہر ہو۔ اُس پر کپڑا نہ ہو۔

☆ احتباء یعنی گوٹھ مار کر بیٹھ کر کمر اور پنڈلیوں کو کپڑے سے باندھ لینا اور اس طرح شرمگاہ پر کپڑا نہ ہونا۔

۱۱۱۔ چار چیزوں کی ممانعت

عَنْ حُذَيْفَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ.

(مشکوٰۃ، متفق علیہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ریشمی کپڑا اور دیباج نہ پہنو اور سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو نہ اس کی رکابیوں میں کھاؤ کیونکہ وہ کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار چیزوں کی ممانعت کا ذکر ہے۔

☆ ریشمی کپڑا پہننا۔

☆ دیباج پہننا۔

☆ سونے کے برتن میں کھانا پینا۔

☆ چاندی کے برتن میں کھانا پینا۔

۱۱۲۔ راستہ میں بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں مگر چار اعمال سے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا خَیْرَ فِیْ جُلُوْسٍ فِی الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ هَدَی السَّبِیْلَ وَرَدَّ التَّحِیَّةَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَی الْحَمُوْلَةِ.

(مشکوٰۃ، شرح السنۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راستہ میں بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے مگر وہ شخص جو راہ بتلائے اور سلام کا جواب دے اور نگاہ بند کرے اور بوجھ لدوانے پر مدد کرے۔

فائدہ: اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ راستہ میں بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں مگر چار اعمال کرنے والے کے لیے۔

☆ راستہ میں بیٹھنے والا شخص راستہ بتائے۔

☆ سلام کا جواب دے۔

☆ نگاہ بند رکھے۔

☆ بوجھ لدوانے پر مدد کرے۔

۱۱۳۔ چار چیزوں کی ممانعت

عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِی الرُّکُوْعِ.

(مشکوٰۃ، مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی اور زرد رنگ کے کپڑے پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے اور حالتِ رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار چیزوں کی ممانعت کا ذکر ہے۔

☆ قسی (مصری) کے کپڑے پہننا اس میں ریشم کی ملاوٹ ہوتی تھی۔

☆ زرد رنگ کے کپڑے پہننا۔

☆ سونے کی انگوٹھی پہننا۔

☆ رکوع میں قرآن مجید پڑھنا۔

۱۱۴۔ حاکم اور رعیت کی چار مثالیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّ کُلُّکُمْ مَّسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاَمِیْرُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَّھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْھُمْ وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ بَعْلِھَا وَ وَلَدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ۔

(صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت سے متعلق۔ پھر جو کوئی بادشاہ ہے وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا۔ اور آدمی حاکم ہے اپنے گھر والوں کا اس سے سوال ہوگا ان کا۔ اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی اس سے ان کا سوال ہوگا۔ اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اس کا سوال ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک شخص ذمہ دار ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت سے متعلق سوال ہوگا۔ جس کی چار مثالیں مذکور ہیں۔

☆ ایک حاکم سے اس کی رعیت سے متعلق سوال ہوگا۔

☆ ایک مرد کا اس کے اہل وعیال سے متعلق پوچھا جائے گا۔

☆ ایک عورت سے اس کے شوہر اور بچوں سے متعلق پوچھا جائے گا۔

☆ ایک غلام سے اُس کے آقا کے مال سے متعلق پوچھا جائے گا۔

۱۱۵۔ شہداء چار ہیں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَلَا اَدْرِيْ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ.

(ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے شہداء چار ہیں۔ پہلا وہ مرد مومن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یعنی یقین کیا ثواب کا یہاں تک کہ قتل کیا گیا۔ پس وہ ایسا بلند رتبہ میں ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف اپنی آنکھیں اُٹھائیں گے اس طرح اور آپ نے اپنا سر بلند کیا یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا ٹوپی عمر کی گری یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اور دوسرا وہ مرد مومن اچھے ایمان والا کہ دشمن سے ملا گویا کہ اس کی جلد طلح کے کانٹے سے ماری گئی ہو۔ پھر وہ تیر از غیب سے قتل ہوا۔ پس وہ دوسرے درجہ میں ہے اور تیسرا وہ مرد مومن کہ اس نے نیک عمل اور بد عمل کیے۔ دشمن سے ملا اور تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا۔ پس وہ تیسرے درجہ میں ہے۔ اور چوتھا مرد مومن کہ اسراف کیا اس نے اپنی جان پر یعنی بہت گنہگار تھا دشمن سے ملا پھر تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا اور وہ چوتھے درجہ میں ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں شہداء کے چار درجات کا ذکر ہے۔

☆ وہ مومن اچھے ایمان والا دشمن سے لڑا اور اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی اور قتل کیا گیا وہ بلند درجہ میں ہے۔

☆ وہ مومن اچھے ایمان والا کہ دشمن سے لڑا، اور تیر از غیبے سے قتل ہوا وہ دوسرے درجہ میں ہے۔

☆ وہ مومن جس نے نیک اور بد عمل کیے۔ دشمن سے لڑا اور اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی اور قتل ہوا وہ تیسرے درجہ میں ہے۔

☆ وہ مومن جو بہت گنہگار، دشمن سے لڑا اور اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی اور قتل ہوا وہ چوتھے درجہ میں ہے۔

۱۱۶۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں چار مرنے والے شہید ہیں

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ فَصَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ اَوْ وَقَصَهٗ فَرَسُهٗ اَوْ بَعِیْرُهٗ اَوْ لَدَغَتْهُ هَآمَّةٌ اَوْمَاتَعَلٰی فِرَاشِهٖ بِاَیِّ حَتْفٍ شَآءَ اللّٰہُ فَاِنَّهٗ شَهِیْدٌ وَّاِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ.

(مشکوٰۃ، ابوداؤد)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ وہ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں نکلا وہ مر گیا یا قتل کر دیا گیا یا اس کو اس کا گھوڑا یا اونٹ کچل دے یا کوئی زہریلا جانور کاٹ کھائے یا بستر پر کسی طرح سے موت آجائے وہ شہید ہے اور اُس کے لیے جنت ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں چار مرنے والے شخص شہید ہونے کا ذکر ہے۔

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا اور مر گیا یا قتل ہوا وہ شہید ہے۔

☆ جسے گھوڑا یا اونٹ کچل دے وہ شہید ہے۔

☆ جسے کوئی زہریلا جانور کاٹ لے وہ شہید ہے۔

☆ جو کسی وجہ سے بستر پر مر جائے وہ شہید ہے۔

۱۱۷۔ شہید کی چار قسمیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِیْدَ فِیْكُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَّمَنْ مَّاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَّمَنْ مَّاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَّمَنْ مَّاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ.

(مشکوٰۃ، مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کس کو شہید گنتے ہو صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول جو اللہ کی راہ میں قتل کردیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب میری امت کے شہید تھوڑے ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں جو قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ اللہ کی راہ میں جو مر جائے وہ شہید ہے۔ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے۔ جو شخص پیٹ کی بیماری سے مرے وہ شہید ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں شہید کی چار قسموں کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔
☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو مر جائے وہ شہید ہے۔
☆ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے۔
☆ جو شخص پیٹ کی بیماری سے مرے وہ شہید ہے۔

۱۱۸۔ چار شخص شہید ہیں

عَنْ سَعِیْدِ ﷺ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَّمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ.

(مشکوٰۃ، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے جو اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنے اہل کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار شخصوں کے شہید ہونے کا بیان ہے۔

☆ جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔
☆ جو اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔
☆ جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔
☆ جو اپنے اہل کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

۱۱۹۔ فتح مکہ میں چار مردوں کو قتل کرنے کا حکم

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَاَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِيْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ وَمَقِيْسُ بْنُ صُبَابَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِبْنِ اَبِي السَّرْحِ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ فَاُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ اِلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيْدٌ عَمَّارًا وَكَانَ اَشَبَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهٗ وَاَمَّا مَقِيْسُ بْنُ صُبَابَةَ فَاَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوْقِ فَقَتَلُوْهُ وَاَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَاَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ فَقَالَ اَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ اَخْلِصُوْا فَاِنَّ اٰلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هٰهُنَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِيْ مِنَ الْبَحْرِ اِلَّا الْاِخْلَاصُ لَا

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا اور کہا کہ جس دن مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو امن دیا مگر چار مردوں اور دو عورتوں کو، فرمایا وہ جہاں ملیں ان کو قتل کرو اگرچہ کعبے کے پردوں سے لٹکے ہوں۔ وہ چار مرد یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی السرح۔ عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ملا، اس کے مارنے کو دو شخص لپکے ایک سعید بن حریث دوسرے عمار بن یاسر لیکن سعید جوان تھے عمار سے۔ انہوں نے اس کو قتل کیا آگے بڑھ کر اور مقیس بن صبابہ بازار میں ملا وہیں لوگوں نے اس کو مار ڈالا اور عکرمہ بن ابی جہل سمندر میں سوار ہو گیا۔ وہاں طوفان میں پھنسا۔ کشتی والوں نے کہا اب سب خالص خدا کو پکارو کیونکہ تمہارے اور معبود یہاں کچھ نہیں کر سکتے۔ عکرمہ نے کہا قسم اللہ کی اگر دریا میں

يُنَجِّينِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا إِنْ أَنْتَ عَافَيْتَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ أَنْ آتِيَ مُحَمَّدًا ﷺ حَتّٰى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِهِ فَلَا جِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيمًا فَجَاءَ فَأَسْلَمَ وَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتّٰى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَأْبٰى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلَهُ فَقَالُوا وَمَا يُدْرِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا فِي نَفْسِكَ هَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ أَعْيُنٍ.

(نسائی)

سوا اس کے کوئی مجھ کو نہیں بچا سکتا تو خشکی میں بھی کوئی سوا اس کے نہیں بچا سکتا، اے پروردگار! میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس بلا سے جس میں پھنسا ہوں تو مجھے بچادے گا تو میں حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤں گا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھوں گا اور میں ضرور ان کو اپنے اوپر معاف کرنے والا مہربان پاؤں گا۔ پھر وہ آیا اور مسلمان ہو گیا اور عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان کے پاس چھپا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا بیعت کے لیے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو لاکر نبیٔ کریم ﷺ کے سامنے کھڑا کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بیعت کیجیے عبداللہ سے، آپ نے اپنا سر اُٹھایا اور تین بار عبداللہ کی طرف دیکھا گویا ہر بار بیعت سے انکار کیا۔ پھر تین بار کے بعد آخر اس سے بیعت کر لی۔ اس کے بعد صحابہ کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کیا تم میں کوئی ایک بھی سمجھدار نہ تھا جو اٹھ کھڑا ہوتا اس کی طرف۔ جب مجھے دیکھتا بیعت سے ہاتھ روکتے ہوئے وہ قتل کرتا اس کو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو آپ کے دل کی بات کیونکر معلوم ہوتی آپ نے آنکھ سے اشارہ کیوں نہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ چور آنکھ رکھے۔ (یعنی اس کی آنکھ میں خیانت ہو)

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

اُصِيْبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ مِنْهُمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوْا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً.

(ترمذی)

جب جنگ اُحد ہوئی تو انصار کے چونسٹھ آدمی شہید ہوگئے اور مہاجرین کے چھ۔ ان میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کفار نے مُثلہ کردیا تھا۔ پس انصار نے کہا اگر ہم بھی کسی دن اس طرح ان سے ملے تو ہم اس سے دگنے لوگوں کا مثلہ کریں گے۔ ابی بن کعب نے کہا کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَاِن عاقبتم سے صابرین تک یعنی اگر تم اُن سے بدلہ لو تو اتنا لو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہے۔ اور اگر تم صبر کرو تو وہ بہتر ہے صابروں کے لیے۔ تب ایک مرد نے کہا آج سے قریش کا نام نہ رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ روکے رہو قوم کے (قتل سے) مگر چار شخص سے۔

فائدہ: ان احادیث میں ذکر ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مردوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

☆ عکرمہ بن ابی جہل۔
☆ عبداللہ بن خطل۔
☆ مقیس بن صبابہ۔
☆ عبداللہ بن سعد بن ابی السرح۔

۱۲۰۔ چار چیزوں سے پناہ مانگنے کا حکم

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ.

(صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لوگو) بلا اور آفت کی شدت اور بدبختی سے اور تقدیر کی خرابی اور دشمنوں کی ہنسی سے اللہ کی پناہ چاہو۔

فائدہ: اس حدیث میں چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا حکم ہے۔

☆ بلا اور آفت کی شدت سے۔
☆ بدبختی سے۔
☆ تقدیر کی خرابی سے۔
☆ دشمنوں کی ہنسی سے۔

۱۲۱۔ ایک دعا میں چار باتیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَآءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اَدَعُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ.

(مشکوٰۃ، ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک یہ دُعا بھی یاد کی ہے جس کو میں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اے اللہ مجھے بنا کہ میں تیرا بڑا شکر کروں اور تیرا بہت زیادہ ذکر کروں اور تیری نصیحت کی پیروی کروں اور تیری وصیت کو یاد رکھوں۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک دعا کا ذکر ہے جس میں چار باتیں ہیں۔

☆ اے اللہ مجھے بنا کہ میں تیرا بڑا شکر کروں۔
☆ تیرا بہت زیادہ ذکر کروں۔
☆ تیری نصیحت کی پیروی کروں۔
☆ تیری وصیت کی پیروی کروں۔

۱۲۲۔ ایک دعا میں چار باتیں

عَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ

حضرت اُمِّ مَعْبَد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ اے اللہ میرے دل

وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ.
(مشکوٰۃ، بیہقی)

کونفاق سے پاکیزہ کردے اور میرے عمل کو ریاء سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاکیزہ فرما۔ تو آنکھوں کی خیانت اور دل کے بھیدوں کو جانتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک دعا کا ذکر ہے جس میں چار باتیں ہیں۔

☆ اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کردے۔
☆ میرے عمل کو ریاء سے پاک کردے۔
☆ میری زبان کو جھوٹ سے پاک کردے۔
☆ میری آنکھ کو خیانت سے پاک کردے۔

۱۲۳۔ ایک دعا میں چار باتیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعِفَافَ وَالْغِنٰی.
(مشکوٰۃ، مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت کا، تقویٰ کا، پاک دامنی کا اور (لوگوں سے) بے نیاز ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک دعا کا ذکر ہے جس میں چار باتیں ہیں۔

☆ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔
☆ تقویٰ کا سوال کرتا ہوں۔
☆ پاک دامنی کا سوال کرتا ہوں۔
☆ دنیا کے مال سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

۱۲۴۔ چار چیزوں پر بددعا کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تَدْعُوْا عَلٰی اَوْلَادِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی خَدَمِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَمْوَالِکُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰہِ سَاعَةً نِیْلَ فِیْھَا عَطَاءٌ فَیَسْتَجِیْبَ لَکُمْ.

فرمایا: مت بددعا کرو اپنے اوپر، نہ اپنی اولاد پر، نہ اپنے خادموں پر، نہ اپنے مالوں پر، کہیں ایسا نہ ہو وہ گھڑی ایسی ہو جس میں دعا قبول ہوتی ہو۔

(ابوداؤد)

فائدہ: اس حدیث میں چار چیزوں پر بددعا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

☆ اپنے نفس پر۔
☆ اولاد پر۔
☆ خادموں پر۔
☆ اپنے مالوں پر۔

۱۲۵۔ چار باتوں سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ.

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری برص اور دیوانگی اور جذام سے اور سب بُری بیماریوں سے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک دعا میں اللہ تعالیٰ کی چار چیزوں سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے۔

☆ برص سے۔ ایک ایسی بیماری جس سے بدن پر سفید داغ پڑ جاتے ہیں۔
☆ دیوانگی سے۔
☆ جذام (کوڑھ) سے۔ ایک ایسی بیماری ہے جس سے اعضائے جسم گل سڑ کر الگ ہونے لگتے ہیں۔
☆ سب بُری بیماریوں سے۔

۱۲۶۔ چار چیزوں سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ.

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری ایسے دل سے جس میں خوف نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ میں پناہ مانگتا ہوں تیری ان چاروں سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ.

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ چار باتوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ ایسے دل سے جو نہ ڈرے۔ ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

فائدہ: ان احادیث میں چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی دعا ہے۔

- ☆ ایسے دل سے جس میں خوف نہ ہو۔
- ☆ ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔
- ☆ ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو۔
- ☆ ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔

۱۲۷۔ چار چیزوں سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

اِسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اِسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

(ترمذی)

پناہ مانگو اللہ کی عذاب جہنم سے اور پناہ مانگو اللہ کی عذابِ قبر سے اور پناہ مانگو اللہ کی فتنۂ مسیح دجال سے اور پناہ مانگو اللہ کی فتنہ زندگی اور موت سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَآءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے ہوں۔ اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذابِ دوزخ سے اور عذابِ قبر سے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے۔ اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

فائدہ: ان احادیث میں چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی دعا ہے۔

- ☆ اے اللہ میں عذابِ دوزخ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔
- ☆ عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔
- ☆ مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔
- ☆ زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

۱۲۸۔ چار چیزوں سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ.

(مشکوٰۃ، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تجھ سے محتاجی سے۔ کمی سے اور ذلت سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے ساتھ اس بات کی پناہ پکڑتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک دعا ہے جس میں چار چیزوں سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے۔

☆ اے اللہ محتاجی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

☆ قلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

☆ ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

☆ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔

۱۲۹۔ جنگ اُحد میں چار شخصوں کے لیے بددعا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شُبِّحَ فِيْ وَجْهِهٖ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَّتُهٗ وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلٰى كَتِفِهٖ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُهٗ وَيَقُوْلُ كَيْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ.

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک میں زخم لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچلی توڑی گئی اور ایک پتھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ مبارک پر مارا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر خون بہنے لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خون پونچھتے تھے اور کہتے تھے کیوں کر نجات پائے گی وہ امت کہ جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ بدسلوکی کی اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا تھا۔ پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ لیس لک الآیۃ یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ عطا کرے ان کو یا عذاب کرے اس لیے کہ وہ ظالم ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احد کے دن۔ یا اللہ لعنت کر ابوسفیان پر یا اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ پر کہا راوی نے کہ پس نازل

فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَاَسْلَمُوْا فَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ.

(ترمذی)

ہوئی یہ آیت مبارکہ لیس لک من الامر شیٔ یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے ان کو انتہیٰ۔ پس توبہ دی ان کو اور وہ لوگ اسلام لائے اور اچھا ہوا اسلام ان کا یعنی مضبوط ہو گئے اسلام میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْا عَلٰى اَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ الْاِسْلَام.

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بددعا کرتے تھے چار شخصوں کے لیے۔ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت لیس لک الآیۃ اور ہدایت کی ان کو اسلام کی طرف۔

فائدہ: ان احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار شخصوں کے لیے بددعا دینے کا ذکر جب جنگ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم آئے۔

- ☆ ابوسفیان۔
- ☆ صفوان بن اُمیہ۔
- ☆ سہیل بن عمرو۔ (ابن کثیر)
- ☆ حارث بن ہشام۔

۱۳۰۔ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى عَلٰى اَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا. تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

(صحیح بخاری)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی۔ چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون کے ساتھ اس حدیث کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے بھی (سلیم بن حیان سے) روایت کیا۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ، وَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لاَخِيْكُمْ. وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلّٰى فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا.

(صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن حبش کا بادشاہ نجاشی (حبش کے ملک میں) مرا اسی دن اپنے اصحاب کو اس کے مرنے کی خبر دی اور فرمایا اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو اور اسی سند سے صالح بن کیسان سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعید بن میتب نے مجھ سے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں (مدینہ کے باہر) صفیں بندھوائیں اور نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔

فائدہ: ان احادیث میں نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنے کا ذکر ہے۔

۱۳۱۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں چار آدمی اُترے

عَنْ اَبِی مَرْحَبٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ نَزَلَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ اَرْبَعَةً.

(ابوداؤد)

حضرت ابومرحب سے روایت ہے، کہ عبدالرحمٰن بن عوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں اترے تھے ابومرحب نے کہا گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں ان چاروں آدمیوں کو (علی اور فضل بن عباس، اور اسامہ اور عبدالرحمٰن بن عوف)۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر ہے جو نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں اُترے تھے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔
☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما۔
☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما۔
☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ۔

۱۳۲۔ قیامت اچانک آنے کی چار مثالیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَيُكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلُ الَّذِىْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِىْ بِهٖ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِى الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذَالِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِىْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهٖ وَلَا يَطْوِيَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا يَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَهٗ فَلَا يَسْقِىْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دوگروہ باہم جنگ کریں گے اوران کے درمیان ایک بہت بڑی جنگ ہوگی۔ ان کا دعویٰ ایک ہوگا اور یہاں تک کہ تیس کے قریب دجال اور کذاب ظاہر ہوں گے۔ ہرایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا۔ زلزلے بہت زیادہ آئیں گے۔ زمانہ قریب قریب ہوجائے گا۔ فتنے ظاہر ہوں گے، ہرج یعنی قتل بہت ہوں گے۔تم میں مال بہت زیادہ ہوجائے گا یہاں تک کہ مالدار شخص پریشان ہوگا کہ اس کا صدقہ کون لے۔ کسی شخص کو وہ صدقہ دینا چاہے گا وہ کہے گا مجھے آج اس کی کچھ ضرورت نہیں۔ لوگ بلند عمارات بنانے میں فخر کریں گے یہاں تک کہ ایک شخص کسی شخص کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کاش اس کی جگہ میں دفن ہوتا۔ سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا جب وہ طلوع ہوگا۔ لوگ اُس کو دیکھ لیں گے۔ سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کسی جان کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے سکے گا جب کہ پہلے ایمان نہ لائے یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ

وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا.
(مشکوٰۃ، متفق علیہ)

کی۔ اس قدر جلد قیامت قائم ہو جائے گی۔ کہ دو آدمیوں نے کپڑا اپنے درمیان کھولا ہوگا وہ خرید وفروخت نہیں کر سکیں گے کہ قیامت آجائے گی۔ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آرہا ہوگا اس کو پی نہیں سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔ ایک شخص اپنے حوض کو لیپ پوت رہا ہوگا اس میں پانی نہیں چلائے گا کہ قیامت آجائے گی۔ ایک شخص اپنے منہ کی طرف لقمہ اٹھا رہا ہوگا اُس کو کھا نہ سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے قیامت اچانک آنے کا ذکر کرتے ہوئے چار مثالیں بیان فرمائیں۔

☆ قیامت اس قدر جلد قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا کھولا ہوگا وہ خرید وفروخت نہیں کرسکیں گے کہ قیامت آجائے گی۔
☆ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آرہا ہوگا اس کو پی نہیں سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔
☆ ایک شخص اپنے حوض کو لیپ پوت رہا ہوگا اس میں پانی نہیں چلائے گا کہ قیامت آجائے گی۔
☆ ایک شخص اپنے منہ کی طرف لقمہ اٹھا رہا ہوگا اس کو کھا نہ سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔

۱۳۳۔ اللہ تعالیٰ چار شخصوں کو دوست رکھتا ہے

عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَّاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَّاَبُوْ ذَرٍّ وَّالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے حکم کیا ہے چار شخصوں کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! ان کے نام فرمائیے۔ آپ

وَاَمَرَنِیْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ.
(مشکوٰۃ، ترمذی)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ ان میں سے ہیں یہ تین بار فرمایا اور نام لیتے تھے ابوذر اور مقداد اور سلمان رضی اللہ عنہم کا اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھ کو ان کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار شخصوں سے محبت کرنے کا حکم دیا اور وہ خود بھی ان کو دوست رکھتا ہے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔
☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ۔
☆ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ۔
☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔

۱۳۴۔ مسلمان کی اچھائی پر چار مسلمانوں کی گواہی سے جنت

عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ ـ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَاُثْنِیَ عَلٰی صَاحِبِهَا خَیْرًا، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰی فَاُثْنِیَ عَلٰی صَاحِبِهَا خَیْرًا، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: وَجَبَتْ . ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِیَ عَلٰی صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ: فَقَالَ اَبُوا الْاَسْوَدِ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَیُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَیْرٍ

حضرت ابو الاسود سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں مدینہ میں آیا۔ ان دنوں میں وہاں بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک جنازہ سامنے سے گزرا۔ لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا واجب ہوگئی۔ پھر ایک تیسرا جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی برائی کی۔ انہوں نے کہا واجب ہوگئی۔ ابوالاسود نے کہا۔ اے امیر المومنین! کیا چیز

اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ: فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: وَثَلَاثَةٌ. فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ.

(صحیح بخاری)

واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے وہی کہا جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جس مسلمان کی اچھائی پر چار مسلمان گواہی دیں۔ اللہ اس کو جنت میں لے جائے گا۔ ہم نے عرض کیا اگر تین مسلمان گواہی دیں۔ آپ نے فرمایا تین بھی۔ ہم نے عرض کیا اگر دو مسلمان گواہی دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بھی۔ پھر ہم نے ایک مسلمان کی گواہی کے بارے میں نہیں پوچھا۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ جس مسلمان کی اچھائی پر چار مسلمان گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل کرے گا۔

۱۳۵۔ چار نیک اعمال والے لوگ جنت میں داخل ہوں گے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

(ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں جھروکے ہیں کہ دکھائی دیتی ہیں پشتیں ان کی ان کے اندر سے اور باطن ان کے باہر سے۔ سو کھڑا ہوا ایک اعرابی اور عرض کی کہ کس کے لیے ہیں وہ یا رسول اللہ! فرمایا: جو اچھی طرح بات کرے یعنی نرمی سے اور کھلائے کھانا اور اکثر رکھے روزہ اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار نیک اعمال والے لوگوں کا جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔

☆ اچھی طرح سے بات کرنا یعنی نرمی سے۔

☆ کھانا کھلانا۔

☆ اکثر روزے رکھنا۔

☆ رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

۱۳۶۔ چار شخص جنتی ہیں

عَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِي عَمِّيْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَ الْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ.

(مشکوٰۃ، ابوداؤد)

حضرت حسناء بنتِ معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مجھے میرے چچا نے حدیث بیان کی اُنہوں نے کہا کہ میں نے نبیؑ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جنت میں کون جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی جنتی ہے۔ شہید جنتی ہے۔ بچہ جنتی ہے۔ زندہ گاڑی گئی لڑکی جنتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار شخصوں کا ذکر ہے جو جنتی ہیں۔

☆ نبی۔

☆ شہید۔

☆ بچہ۔

☆ زندہ گاڑی گئی لڑکی۔

۱۳۷۔ چار نیک اعمال والے لوگ جنت میں داخل ہوں گے

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

(مشکوٰۃ، احمد، ترمذی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی پانچ نمازیں پڑھو۔ اپنے مہینے کے روزے رکھو۔ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکم کی تابعداری کرو۔ اپنے رب کی جنت میں تم داخل ہو جاؤ گے۔

فائدہ: اس حدیث میں چار نیک اعمال والے لوگوں کا جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔

☆ پانچ نمازیں پڑھنا۔

☆ اپنے مہینے کے روزے رکھنا۔

☆ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا۔

☆ اپنے حاکم کی تابعداری کرنا۔

۱۳۸۔ جنت کی چار نہریں

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ.

(مشکوٰۃ، ترمذی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر کا درجہ ہے کہ اسی میں جنت کی چاروں نہریں بہتی ہیں اور اس کے اوپر عرش ہے۔ پھر جب تم سوال کرو اللہ تعالیٰ سے تو سوال کرو فردوس کا۔

فائدہ: اس حدیث میں جنت کی چار نہروں کا ذکر ہے۔

۱۳۹۔ اللہ تعالیٰ چار آدمیوں کو دشمن رکھتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِیْ وَالْاِمَامُ الْجَائِرُ.

(نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار آدمیوں کو اللہ دشمن رکھتا ہے۔ ایک تو بیچنے والا قسمیں کھا کر، دوسرا محتاج مغرور، تیسرا بوڑھا بدکار، چوتھا حاکم ظلم کرنے والا۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار آدمیوں کا ذکر ہے جن کو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے۔

☆ قسمیں کھا کر سامان بیچنے والا۔

☆ محتاج مغرور۔

☆ بوڑھا بدکار۔

☆ حاکم ظلم کرنے والا۔

۱۴۰۔ چار صفات والے دو شخص اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں

عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مُحَبَّتِىْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِىَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِىَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِىَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِىَّ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِىْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِىِّ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِىْ جَلَالِىْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يُغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ.

(مشکوٰۃ۔ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری محبت ان دو شخصوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے مل کر بیٹھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور میرے واسطے مال خرچ کرتے ہیں۔ روایت کیا اس کو مالک نے اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری تعظیم کے لیے جو آپس میں محبت کرتے ہیں اُن کے لیے نور کے منبر ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں ان چار صفات کا ذکر جن کی وجہ سے دو شخص اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

☆ جو اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں۔

☆ جو اللہ تعالیٰ کے لیے مل کر بیٹھے ہیں۔

☆ جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

☆ جو اللہ تعالیٰ کے لیے مال خرچ کرتے ہیں۔

۱۴۱۔ اللہ تعالیٰ چار صفات والے شخص کو دوست رکھتا ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِيَالِ.

(مشکوٰۃ، ابن ماجہ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے مسلمان، فقیر، پارسا، عیال دار بندے کو دوست رکھتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار صفات کا ذکر ہے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو دوست رکھتا ہے۔

☆ مسلمان۔

☆ فقیر۔

☆ پارسا۔

☆ عیال دار۔

۱۴۲۔ چار صفات والا شخص جنت میں داخل ہوگا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(مشکوٰۃ، مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج صبح کس نے روزہ رکھا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون آج کسی کے جنازہ کے پیچھے گیا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا جی میں۔ آپ نے فرمایا آج کسی مسکین کو کس نے کھانا کھلایا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خصلتیں جس شخص میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث میں چار صفات بیان ہوئی ہیں جن کا حامل شخص جنت میں داخل ہوگا۔

☆ نفلی روزہ رکھنا۔
☆ مسلمان بھائی کے جنازے میں شامل ہونا۔
☆ مسکین کو کھانا کھلانا۔
☆ بیمار کی عیادت کرنا۔

۱۴۳۔ چار خصوصیات والی عورت جنت میں داخل ہوگی

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَتْ.

(مشکوٰۃ، ابونعیم فی الحلیۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت پانچوں نمازیں ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے۔ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے تو وہ بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ چار خصوصیات والی عورت بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوگی۔

☆ وہ عورت جو پانچوں نمازیں ادا کرے۔
☆ جو رمضان کے روزے رکھے۔
☆ جو اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے۔
☆ جو اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے۔

۱۴۴۔ چار شخصوں پر آگ حرام

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ.
(مشکوٰۃ، احمد، ترمذی)

فرمایا: میں تم کو بتاؤں آگ پر کون شخص حرام ہے اور کس پر آگ حرام ہے۔ ہر آہستہ مزاج (روادار)، نرم طبیعت، لوگوں کے نزدیک ہونے والا اور نرم خو۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار شخصوں کا ذکر جن پر آگ حرام ہے۔

☆ ھیّن یعنی آہستہ مزاج شخص۔
☆ لیّن یعنی نرم طبیعت شخص۔
☆ قریب یعنی لوگوں کے قریب ہونے والا شخص۔
☆ سہل یعنی نرم خو شخص۔

۱۴۵۔ چار شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَّلَا قَمَّارٌ وَّلَا مَنَّانٌ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ.
(مشکوٰۃ، دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، جوا کھیلنے والا، احسان جتلانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار شخصوں کا ذکر ہے جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

☆ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔
☆ جوا کھیلنے والا۔
☆ احسان جتلانے والا۔
☆ ہمیشہ شراب پینے والا۔

۱۴۶۔ چار شخص اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ فرماتے

دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَّهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَّا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ.

(مشکوٰۃ، احمد، ابوداؤد، بیہقی)

تھے کہ جس کی سفارش اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کے درمیان حائل ہوگئی اس نے اللہ کی مخالفت کی اور جو باطل میں جھگڑا جبکہ اس کو علم ہے کہ وہ باطل پر ہے وہ ہمیشہ اللہ کی ناراضگی میں رہتا ہے یہاں تک کہ باز آجائے اور جس نے مومن کے متعلق ایسی بات کہی جو اس میں ہے نہیں اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے لہو اور پیپ میں رکھے گا یہاں تک کہ اس چیز سے نکل جائے جو اس نے کہا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے۔ بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے کہ جو کوئی جھگڑے پر کسی کی مدد کرے اور وہ جانتا نہیں کہ وہ حق پر ہے یا باطل پر وہ اللہ کے غضب میں رہتا ہے یہاں تک کہ باز آجائے۔

فائدہ: اس حدیث میں اُن چار شخصوں کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتے ہیں۔

☆ وہ شخص جس کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے کسی حد کے درمیان حائل ہوگئی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی۔

☆ وہ شخص جو باطل میں جھگڑا جبکہ اس کو علم ہے کہ وہ باطل پر ہے۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے یہاں تک کہ باز آجائے۔

☆ وہ شخص جس نے مومن کے متعلق ایسی بات کہی جو اس میں ہے نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے لہو اور پیپ میں رکھے گا یہاں تک کہ اس چیز سے نکل جائے جو اُس نے کہا۔

☆ وہ شخص جو جھگڑے پر کسی کی مدد کرے اور وہ جانتا نہیں کہ وہ حق پر ہے یا باطل پر۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتا ہے یہاں تک کہ باز آجائے۔

——— ☆☆☆☆ ———

مآخذ

قرآن مجید (تفسیر ابن کثیر): ترجمہ: حضرت مولانا محمد میمن جونا گڑھی
تفسیر: حضرت علامہ حافظ عماد الدین ابن کثیر

قرآن مجید: ترجمہ وتفسیر: حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی

قرآن مجید: ترجمہ: حضرت مولانا محمد جونا گڑھی
تفسیر: حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف

قرآن مجید (تفسیر تفہیم القرآن): ترجمہ وتفسیر: مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

قرآن مجید: ترجمہ: حضرت مولانا محمود الحسن
تفسیر: حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی

قرآن مجید (تفسیر ضیاء القرآن): ترجمہ وتفسیر: حضرت پیر محمد کرم شاہ

صحیح بخاری: حضرت امام ابوعبداللہ بن اسماعیل بخاری
ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

صحیح مسلم: حضرت امام مسلم بن الحجاج ابوالحسن
ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

سنن ابوداؤد: حضرت امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث
ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

سنن ابن ماجہ: حضرت امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ
ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

الجامع الترمذی: حضرت امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سلمی ترمذی
ترجمہ: حضرت علامہ بدیع الزمان

سنن نسائی: حضرت امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی شعیب
ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

مشکوٰۃ: حضرت امام ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب
شائع کردہ: رحمانیہ کتب خانہ اُردو بازار لاہور

مشکوٰۃ: ترجمہ: حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

سیرت الرسول: حضرت محمد بن عبدالوہاب
ترجمہ: حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق

سیرت النبی: حضرت علامہ شبلی نعمانی
حضرت علامہ سید سلیمان ندوی

سیرت النبی (رحمۃ للعالمین): حضرت قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری

کتاب التوحید: حضرت محمد بن عبدالوہاب
ترجمہ: حضرت مولانا عطاءاللہ ثاقب

خاندانِ نبوت: حضرت محمد ادریس بھوجیانی

تاریخ محمد ﷺ: حضرت ایم ڈی فاروق

کتاب الروح: حضرت علامہ حافظ ابن قیم
ترجمہ: حضرت مولانا راغب رحمانی

حجۃ اللہ البالغہ: حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی

ترجمہ: حضرت مولانا عبدالرحیم

کتاب الوسیلہ: حضرت امام ابن تیمیہ

ترجمہ: حضرت ضیغم الانصاری

راہِ سعادت: حضرت علامہ ابن قیم جوزی

ترجمہ: حضرت عبدالعلیم اصلاحی

....

تصدیق نامہ

میں نے اس کتاب میں قرآنی آیات کو حرفاً حرفاً غور سے پڑھا ہے۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ اس میں اعراب کی ایسی کوئی غلطی نہیں جس سے معنی ومفہوم بدل جائے۔

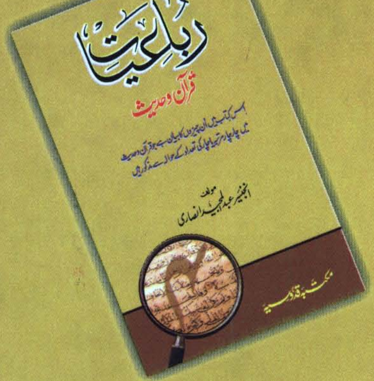
قاری عبیداللہ رحمانی

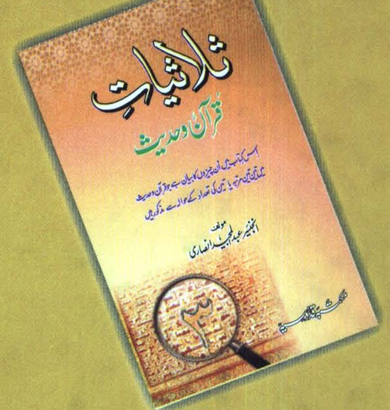
ناظم جامعہ اسلامیہ للبنات السّلفی

نیوشادباغ رحیم پارک شیرشاہ روڈ لاہور

۳ اپریل ۲۰۰۷ء

—— ☆☆☆☆ ——





رباعیات قرآن وحدیث کی چند خصوصیات

- ★ اس کتاب کا موضوع ایسا اچھوتا اور نادر ہے جس پر غالباً پہلے قلم نہیں اُٹھایا گیا۔
- ★ اس کتاب کے پڑھنے سے قرآن وحدیث کے ایک قابل ذکر حصے سے براہ راست واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔
- ★ اس کتاب میں شروع سے آخر تک دلچسپی کا عنصر قائم رہتا ہے۔
- ★ قرآن مجید کے تمام متعلقہ مضامین قرآنی ترتیب سے درج کیے گئے ہیں حتیٰ کہ ایک مضمون کی زیادہ آیات بھی ترتیب سے درج ہیں۔
- ★ قرآنی آیات اور احادیث کے اُردو ترجمے کے علاوہ اُن کا خلاصہ بھی دیا گیا ہے۔

www.quddusia.com